دس عربی قلمی نسخوں کو سامنے رکھ کر طبع کیے جانے والے نسخہ کا مکمل اردو ترجمہ مع تخریج پہلی بار

اردو ترجمہ

دلائل النبوۃ

اور صاحبِ شریعت صلی اللہ علیہ وسلم کے احوال کی معرفت

جلد ۲

حصہ سوم، چہارم، پنجم

تصنیف: امام ابی بکر احمد بن الحسین البیہقی رحمہ اللہ

ترجمہ: مولانا محمد اسماعیل الجاروی

www.ahlehaq.org

دارالاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی پاکستان 2213768

جملہ حقوق ملکیت بحق دارالاشاعت کراچی محفوظ ہیں

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی
طباعت : مئی ۲۰۰۹ء علمی گرافکس
ضخامت : 806 صفحات

قارئین سے گزارش

اپنی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمدللہ اس بات کی نگرانی کے لئے ادارہ میں مستقل ایک عالم موجود رہتے ہیں۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو از راہ کرم مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاک اللہ

www.ahlehaq.org

...........ملنے کے پتے..........

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی
بیت القرآن اردو بازار کراچی
بیت القلم مقابل اشرف المدارس گلشن اقبال بلاک ۲ کراچی
مکتبہ اسلامیہ امین پور بازار۔ فیصل آباد
مکتبۃ المعارف محلہ جنگی۔ پشاور

ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور
بیت العلوم 20 نابھہ روڈ لاہور
یونیورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور
مکتبہ اسلامیہ گامی اڈا۔ ایبٹ آباد
کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی

انگلینڈ میں ملنے کے پتے

Azhar Academy Ltd.
54-68 Little Ilford Lane
Manor Park, London E12 5Qa
Tel : 020 8911 9797

Islamic Books Centre
119-121, Halli Well Road
Bolton BL 3NE, U.K.

امریکہ میں ملنے کے پتے

MADRASAH ISLAMIAH BOOK STORE
6665 BINTLIFF, HOUSTON,
TX-77074, U.S.A.

DARUL-ULOOM AL-MADANIA
182 SOBIESKI STREET,
BUFFALO, NY 14212, U.S.A

فہرست دلائل نبوت ۔ جلد سوم

باب ۱

غزوات رسول جن میں آپ ﷺ بنفس نفیس شریک رہے اور آپ کے سَرایا بطریق اختصار (بغیر تفصیل) ۳۵

آیت استخلاف اور اصحاب رسول کے ساتھ کیا گیا عہد ۳۵

غزوات رسول ﷺ کی تعداد ---------------- ۳۶

جن غزوات میں رسول اللہ ﷺ نے خود قتال کیا ----- ۳۶

بُعُوث اور سَرایا کی تعداد ---------------- ۳۶

باب ۲

رسول اللہ ﷺ نے اپنے چچا حمزہ بن عبدالمطلب کو اور عبید بن حارث کو اور سعد بن ابو وقاص رضی اللہ عنہ کو (جہاد کے لئے) روانہ کیا تھا ۳۸

حضرت حمزہ کو جہاد کے لئے روانہ کرنا ------------ ۳۹

اسلام میں پہلا امیر ---------------------- ۴۱

باب ۳

سریۂ عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ ۴۲

مجموعہ ابواب بدر العُظمٰی ۴۶

باب ۴

بدر میں جو مشرکین مارے گئے رسول اللہ ﷺ نے ان کے بارے میں پہلے بتادیا تھا اور اس واقعہ میں دلائل نبوت ۴۶

ابوسعد اور ابوجہل کا مکالمہ ---------------- ۴۷

باب ۵

ذکر نبی کریم ﷺ کے خروج کے سبب کا اور رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی عاتکہ کا خواب مشرکین کے خروج کے بارے میں اور ذکر اس نصرت کا اللہ نے جو نبی کے لئے تیار کر رکھی تھی ۴۸

عاتکہ بنت عبدالمطلب کا خواب دیکھنا ------------ ۴۸

مسلمانوں کا قریش کے تجارتی قافلے کو روکنا ------- ۵۰

باب ۶

تذکرۂ تعداد ان اصحاب رسول ﷺ کا جو آپ کے ساتھ بدر میں شرکت کے لئے نکلے تھے ۵۴

اصحاب بدر کی تعداد اصحاب طالوت کی طرح تھی ---- ۵۴

گھڑسوار مقداد بن اسود ------------------- ۵۵

رسول اللہ ﷺ کا طالب اجر وثواب ہونا ----------- ۵۵

تعداد اہل بدر ------------------------ ۵۶

باب ۷

تذکرہ۔ تعداد ان مشرکین کی جو بدر کی طرف چل کر آئے تھے ۵۷

حضرت علی، سعد، زبیر کو جاسوسی کے لئے روانہ کرنا --- ۵۷

باب ۸

عریش (سائبان، چھپرا) جو رسول اللہ ﷺ کے لئے بنایا گیا تھا بدر کے دن جب لوگ باہم ٹکرا گئے تھے ۵۷

www.ahlehaq.org

باب ۹

حضور ﷺ کا مشرکین کے خلاف بددعا کرنا دونوں جماعتوں کے باہم ٹکرانے سے قبل اور بعد اور اس سب کچھ میں آثارِ نبوت کا ظہور ۵۸
ہم قوم موسیٰ علیہ السلام کی طرح نہیں ---------- ۵۹
غزوۂ بدر میں مشرکین کی ہلاکت کی جگہ کی نشاندہی کرنا --- ۵۹
غزوۂ بدر پر رسول اللہ ﷺ کا طویل سجدہ ---------- ۶۰
رسول اللہ کا اپنے ربّ کو قسمیں دینا ---------- ۶۱
ملائکہ کا مدد و نصرت کے لئے اُترنا ---------- ۶۲
بدر کے دن فرشتوں کی پہچان سفید پگڑیاں ---------- ۶۴

باب ۱۰

بدر میں قتال کی ابتداء اور جنگ پر آمادہ کرنا کیونکر ہوا تھا؟ ۶۶
عمیر بن وہب کو جاسوسی کے لئے بھیجنا ---------- ۶۸

باب ۱۱

نبی کریم ﷺ کا یوم بدر میں قتال پر لوگوں کو اُبھارنا اور اس دن کی جنگ کی شدت ۷۰
بدر کے دن مہاجرین کا شعار ---------- ۷۱

باب ۱۲

عتبہ بن ربیعہ اور اس کے دو ساتھیوں کا میدانِ کارزار میں مقابلہ کا چیلنج کرنا اور اس موقع پر اللہ تعالیٰ کا اپنے دین کی نصرت کرنا ۷۱
حضرت حمزہ کا شیبہ کو قتل کرنا ---------- ۷۲

باب ۱۳

ابوجہل بن ہشام کا کفر و اسلام کی دونوں صفوں کے ٹکرانے کے وقت فتح کی دعا کرنا ۷۳

باب ۱۴

۱۔ (کفر و اسلام کی) دونوں جماعتوں کا باہم ٹکرانا اور اس موقع پر فرشتوں کا نازل ہونا۔
۲۔ اور نبی کریم ﷺ کا مٹی کی مٹھی بھر کر پھینکنے سے برکات کا ظہور ہونا۔
۳۔ اور اللہ تعالیٰ کا مشرکین و کفار کے دلوں میں رعب ڈالنا۔ یہ سب امور آثارِ نبوت ہیں۔ ۷۵
کفار کا ایک مٹھی مٹی سے شکست کھانا ---------- ۷۶
ملائکہ کا مدد کے لئے گھاٹی سے باہر آنا ---------- ۷۸

باب ۱۵

اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی دعا قبول فرمائی ہر اس شخص کے خلاف جو مکے میں رسول اللہ ﷺ کو ایذاء پہنچاتے تھے کفار و قریش میں سے ۷۸
ابو جہل کا دو انصاری لڑکوں کے ہاتھوں قتل ہونا ---------- ۷۹
معاذ بن عمرو کا زخمی ہاتھ سے قتال کرنا ---------- ۷۹
ابوجہل کا مرتے وقت بھی تکبر کرنا ---------- ۸۰
ابوجہل اس اُمت کا فرعون تھا ---------- ۸۱
ابوجہل کے قتل کی تصدیق ہو جانے پر حضور ﷺ کا سجدے میں گر جانا ---------- ۸۲
فتح بدر کی بشارت پانے پر حضور ﷺ کا دو رکعت صلوٰۃ الضحیٰ پڑھنا ---------- ۸۲
اُمیہ بن خلف کا قتل ہونا ---------- ۸۲
رسول اللہ ﷺ کا کفار مقتولین بدر کو خطاب کرنا ---------- ۸۴

www.ahlehaq.org

باب ۱۶

مغازی میں جو کچھ مذکور ہے :

۱۔حضور کا یوم بدر میں خبیب کے لئے دعا کرنا۔
۲۔جس جس کو آپ نے لاٹھی دی اس کا تلوار بن جانا۔
۳۔قتادہ نعمان ؓ کی آنکھ کو اپنی جگہ درست کر دینا۔ باوجودیکہ آنکھ کی پتلی اس کے چہرے پر بہہ گئی تھی اور اپنی اصلی حالت پر آ گئی تھی۔ ۸۶

لاٹھی کا تلوار بننا ---------------------------- ۸۷

باب ۱۷

مغازی موسیٰ بن عقبہ سے قصہ بدر کی تفصیل جس کو اہل علم نے اصح المغازی قرار دیا ہے ۸۸

عاتکہ بنت عبدالمطلب کا خواب اور ابوجہل کا بنو ہاشم کو ملامت کرنا ---------------------------- ۸۸

طالب بن ابوطالب کے اشعار ------------------ ۹۰

رسول اللہ ﷺ کے لئے فدیہ لینے کو حلال کرنا ------ ۱۰۳

باب ۱۸

بدر میں جو اصحاب رسول ﷺ شہید ہوئے اُن کی تعداد اور جو کفار مارے گئے اور جو قید ہوئے اُن کی تعداد ۱۰۴

باب ۱۹

واقعہ بدر کی تاریخ کا ذکر ۱۰۶

رسول اللہ ﷺ کے غزوات کی تعداد ------------ ۱۰۶

باب ۲۰

حضرت زید بن حارثہ ؓ اور حضرت عبداللہ بن رواحہ ؓ کی فتح بدر کی خوشخبری لے کر اہل مدینہ کے پاس آمد ۱۰۸

اللہ کا رسول اللہ ﷺ کو راضی کرنا ------------------ ۱۰۸

نجاشی کی زبان سے مسلمانوں کو خوشخبری ملنا -------- ۱۱۰

باب ۲۱

رسول اللہ ﷺ نے غنیمتوں کے بارے میں اور قیدیوں کے بارے میں کیا کیا؟ ۱۱۰

حضرت عمر کی رائے کی تائید میں قرآن کا اُترنا ------ ۱۱۱

رسول اللہ ﷺ کا اپنے چچا عباس کے لئے سفارش کرنا--- ۱۱۳

حضرت عباس کا اپنا اور بھتیجوں کا فدیہ دینا ---------- ۱۱۴

باب ۲۲

مکہ خبر پہنچنا اور مدینہ میں عمیر بن وہب کی نبی کریم ﷺ کے پاس آمد ۱۱۶

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا تیزی سے گزرنا --------- ۱۱۷

رسول اللہ ﷺ کو قتل کے ارادے سے آنے والے کا مسلمان ہو کر لوٹنا -------------------------- ۱۱۷

باب ۲۳

جنگ بدر میں حاضر ہونے میں فرشتوں اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی فضیلت ۱۲۰

رسول اللہ ﷺ کا مشرکین کی جاسوس عورت کی نشاندہی کرنا ۱۲۱

باب ۲۴

زینب بنت رسول اللہ ﷺ یعنی زوجہ محترم ابوالعاص بن ربیع بن عبدالعزیٰ بن عبدشمس واقعہ بدر کے بعد زینب رضی اللہ عنہا کا مکہ سے اپنے والد گرامی کی طرف ہجرت کرنا ۱۲۴

باب ۲۵

۱۔حضور ﷺ کا حفصہ بنت عمر ؓ بن خطاب سے شادی کرنا۔
۲۔پھر زینب بنت خزیمہ ؓ سے شادی کرنا۔
۳۔حضور ﷺ کا اپنی بیٹی اُم کلثوم رضی اللہ عنہا کی عثمان بن عفان ؓ سے شادی کرنا اپنی بیٹی رقیہ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد۔ ۱۲۴

باب ۲۶
فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ کی حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ سے شادی ۱۲۶
باب ۲۷
حضور ﷺ بدر سے واپسی کے وقت سات راتیں گزر جانے کے بعد بنی سلیم کی طرف روانہ ہوئے تھے ۱۲۹
باب ۲۸
غزوۂ ذات السویق۔جس وقت ابوسفیان بدر کے مقتولین کا بدلہ لینے کے لئے نکلا تھا۔ابن اسحاق کہتے ہیں کہ یہ واقعہ بدر کے دو ماہ بعد ذوالحجہ میں پیش آیا تھا ۱۲۸
باب ۲۹
غزوۂ غطفان ۔ یہی غزوہ ذی اَمَرّ ہے اس غزوہ میں بھی آثار نبوت کا ظہور ہوا ۱۳۰
اب تجھے کون بچائے گا مجھ سے؟ -------------- ۱۳۰
باب ۳۰
غزوۂ ذِی قرد (یعنی سریہ) ۱۳۱
باب ۳۱
غزوہ قریش اور بنو سُلیم بحران میں ۱۳۳
باب ۳۲
غزوۂ بنی قینقاع ۱۳۳
باب ۳۳
غزوۂ بنونضیر اور اس میں آثار نبوت کا ظہور ۱۳۵
رسول اللہ ﷺ کا بنونضر سے صلاح کرنا ----------- ۱۳۶
رسول اللہ ﷺ کو یہود کے ارادے پر بذریعہ وحی اطلاع ہونا ------------------------------- ۱۳۸
بنونضیر کے درختوں کو کاٹنا اور جلانا ------------------ ۱۴۱
بنونضیر کے مال کا بطور فئی حاصل ہونا ------------ ۱۴۲
باب ۳۴
کعب بن اشرف یہودی کا قتل ہونا اور اللہ تعالیٰ کا اپنے رسول اور مسلمانوں کو اس کے شر سے بچانا ۱۴۲
کعب بن اشرف کا نقض عہد اور غدر کے بسب قتل ہونا ۱۴۸
زخم پر لعاب دہن لگانے کی وجہ سے تکلیف کا ختم ہو جانا ۱۵۰
بے شک دین نے اس حیرانگی تک پہنچایا ---------- ۱۵۰
باب ۳۵
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
مجموعہ ابواب بسلسلہ غزوۂ اُحد
باب ذکر تاریخ واقعہ اُحد ۱۵۱
باب ۳۶
اس امر کا ذکر کہ نبی کریم ﷺ نیند میں جو کچھ دکھائے گئے تھے ہجرت کا معاملہ اور اُحد ۱۵۲
باب ۳۷
نبی کریم ﷺ کی اُحد کی طرف روانگی کا قصہ اور یہ واقعہ کیسے واقع ہوا تھا ۱۵۳
باب ۳۸
جنگ اُحد والے دن مسلمانوں کی اور مشرکین کی تعداد کا ذکر ۱۶۴
باب ۳۹
حضور ﷺ کی اُحد کی طرف روانگی کیفیت کیا تھی؟ اور مسلمانوں اور مشرکین کے درمیان قتال کی کیفیت ۱۶۶
جنگ اُحد میں صحابہ کی ایک جماعت کو گھاٹی پر مقرر کرنا --- ۱۶۹

حضرت حذیفہ کا فراخ دلی کا مظاہرہ ------------ ۱۷۰

باب ۴۰

ا۔ حضور ﷺ کا جنگ اُحد والے دن اپنے اصحاب کو قتال پر اُبھارنا۔

۲۔ اور حضور ﷺ کے ساتھ اللہ نے جن جن اصحاب کی حفاظت فرمائی اس کا ثبوت۔

۳۔ اور اللہ عزوجل کا ارشاد :

رِجَال' صَدَقُوا مَاعَاهدُوَا اللّٰہَ عَلَیْہِ ۔

اور کھجور کی وہ چھڑی جو رسول اللہ ﷺ نے عبداللہ بن جحش کو دی تھی اس کا اس کے ہاتھ میں تلوار بن جانا۔ -- ۱۷۱

ابوطلحہ انصاری کا رسول اللہ ﷺ کی حفاظت کر کے زخمی ہونا ۱۷۳

حضرت مصعب بن عمیر کی شہادت ------------- ۱۷۴

وحشی کی زبانی حضرت حمزہ کی شہادت کا بیان ------- ۱۷۵

اُحد کے پیچھے سے جنت کی خوشبو آنا ------------- ۱۷۷

حضرت عمرو بن جموع کا جذبہ جہاد ------------- ۱۷۸

غسیل مالائکہ حضرت حنظلہ کی شہادت ----------- ۱۷۸

بغیر نماز پڑھے جنت میں داخل ہونا ------------- ۱۷۹

دنیا میں جنت کی خوشبو محسوس کرنا -------------- ۱۷۹

حضرت عبداللہ بن جحش کی قسم اس اس کا پورا ہونا ---- ۱۸۰

کھجور کی چھڑی کا تلوار بن جانا --------------- ۱۸۰

باب ۴۱

مغازی میں یہ بات مذکور ہے کہ

حضرت قتادہ بن نعمان کی آنکھ نکل کر ان کے چہرے پر آن پڑی تھی رسول اللہ ﷺ نے اس کی آنکھ اس کی جگہ پر واپس رکھ دی اور اس کو اسی حالت میں لوٹا دیا ۱۸۱

باب ۴۲

جنگ اُحد والے دن

دو فرشتے رسول اللہ ﷺ کی طرف سے قتال کر رہے تھے اور حضور کا دفاع کرتے رہے اور اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو قتل ہونے سے بچائے رکھا ۱۸۲

جنگ اُحد میں غیر معروف نوجوان کا تیر لا کر دینا ----- ۱۸۴

باب ۴۳

میدانِ جنگ میں رسول اللہ ﷺ کی قوت اور مضبوطی ۱۸۴

ابی بن خلف کو رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ قتل ہونا ------ ۱۸۴

رسول اللہ ﷺ کے چہرے انور کا زخمی ہونا --------- ۱۸۵

رسول اللہ ﷺ کی ثابت قدمی ۱۸۷

حفاظت الٰہی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۱۸۷

باب ۴۴

ا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان۔ اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کے ساتھ اپنا وعدہ سچا کیا جب تم لوگ کفار و مشرکین کو کاٹ رہے تھے اسی کے حکم سے۔ یہاں تک کہ جب تم لوگوں نے کمزوری دکھائی اور معاملے میں اختلاف کر بیٹھے۔ الخ

(آل عمران : آیت ۱۵۲)

۲۔ اور اللہ کا یہ فرمان۔ جب تم لوگ (اے مسلمانوں) پہاڑ پر چڑھے جا رہے تھے اور کسی کی طرف توجہ بھی نہیں کر رہے تھے حالانکہ رسول اللہ ﷺ تم لوگوں کو پیچھے سے بلا رہے تھے، اس نے تمہیں غم پہنچایا تاکہ تم فکر کرو اس کی جو چیز تم سے فوت ہوگئی اور رہ گئی تھی اور نہ ہی اس پر جو تمہیں تکلیف پہنچی تھی۔ اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے خبردار ہے۔

(آل عمران : آیت ۱۵۳) ۱۸۸

۳۔ پھر اللہ نے تمہارے اُوپر غم کے بعد امن وسکون کے لئے اُونگھ اُتاری، اس نے تم میں سے ایک گروہ کو اپنی آغوش میں لے لیا تھا اور ایک گروہ وہ تھا جن کو ان کے اپنے نفسوں نے فکرمند کر دیا تھا، وہ اللہ کے بارے میں گمان کر رہے تھے ناحق، جاہلیت والے گمان۔ الخ (آل عمران : آیت ۱۵۴) ۱۸۹

حضرت عمر بن خطاب کا ابوسفیان کو جواب دینا ------ ۱۹۰

غزوہ اُحد میں مؤمنوں کی آزمائش اور منافقین کا مٹانا ۱۹۱

باب ۴۵

اُحد والے دن جو مسلمان شہید ہو گئے تھے ان کی تعداد اور جو مشرکین مارے گئے تھے ان کی تعداد ۱۹۴

ابوثمرہ کا رسول ﷺ کی دعا کے سبب قتل ہونا -------- ۱۹۶

باب ۴۶

جنگ اختتام اور مشرکین کے چلے جانے کے بعد مقتولین زخمیوں اور شہداء کے ظہور پذیر ہونے والے آثار واحوال کا مختصر تذکرہ ۱۹۶

حضرت حمزہ کا مثلہ اور رسول اللہ ﷺ کی جذباتی کیفیت ------------------ ۱۹۸

شہداء اُحد کے فضائل ------------------ ۲۰۱

رسول اللہ ﷺ کا میت پر نوحہ کرنے سے منع کرنا ---- ۲۰۸

باب ۴۷

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کر دیئے گئے ان کو ہرگز مُردہ نہ کہو، وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں وہیں رزق کھاتے ہیں ۱۰۹

نیز شہداء اُحد کی فضیلت اور ان کی قبروں کی زیارت سے متعلق احادیث کا مختصر تذکرہ ---------------- ۲۱۰

شہداء کی ارواح کی خواہش پوری کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے یہ حقیقت آشکارہ فرمائی کہ وہ جنت میں زندہ ہیں ------------------ ۲۱۱

حضور ﷺ کا شہدائے اُحد کے ساتھ شہید ہونے کی دلی خواہش ظاہر کرنا ---------------------- ۲۱۱

حضور ﷺ نے شہداء اُحد کو اپنے اصحاب اور اپنے بھائی کا نام دیا ------------------------------ ۲۱۱

حضور ﷺ نے شہداء کی نماز جنازہ غائبانہ پڑھا کر واضح فرما دیا کہ دنیا میں ان پر جنت کے احکامات جاری ہو گئے کہ وہ جنت میں زندہ ہیں ------------------ ۲۱۲

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا حضرت حمزہ کی قبر کی زیارت کرنا اور رونا --------------- ۲۱۴

باب ۴۸

اللہ تعالیٰ کا فرمان :

اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ اِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطٰنُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوْا وَلَقَدْ عَفَى اللّٰهُ عَنْهُمْ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَحِيْمٌ ۔ (سورۃ آل عمران : آیت ۱۵۵) ۲۱۵

فضیلت حضرت عثمان ------------------ ۲۱۵

باب ۴۹

حضور ﷺ کا حمراء الاسد کی طرف نکلنا اور اللہ تعالیٰ کا فرمان :

اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْۢ بَعْدِ مَا اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۔ (سورۃ آل عمران : آیت ۱۷۲) ۲۱۶

باب ۵۰

سریہ ابوسلمہ بن عبدالاسد مقام ''قطن'' کی طرف ۲۲۰

ماہ شوال میں نکاح ------------------ ۲۲۱

باب ۵۱

غزوۃ الرجیع اور عاصم بن ثابت بن ابوالاقلح اور خبیب بن عدی کے قصہ میں آثار ومظاہر ۲۲۱

مشرکین کا جماعت صحابہ سے عذر کرنا ------------- ۲۲۱

خبیب بن عدی کی شہادت کا قصہ ---------------- ۲۲۳

حضرت خبیب بن عدی کے پھانسی کے وقت کے اشعار ۲۲۴

حضرت خبیب کے لئے غیب سے رزق کا انتظام ---- ۲۲۶

خبیب بن عدی کی لاش کو زمین کا پیٹ میں لینا ------ ۲۲۶

باب ۵۲

سریہ عمرو بن اُمیہ ضمری کا ابوسفیان بن حرب کے پاس جانا جبکہ وہ پہچان لئے گئے کہ یہ دھوکہ سے اسے قتل کرنے آئے ہیں ۲۲۷

باب ۵۳

غزوۂ بیر معونہ ۲۳۰

ستر ہزار صحابہ کی شہادت ---------------------- ۲۳۳

باب ۵۴

شہداء بیر معونہ پر رسول اللہ ﷺ کا غمگین ہونا اوران کے حق میں دعا کرنا۔ اللہ تعالیٰ کا ان کے بارے میں قرآن نازل کرنا اور حضرت عامر بن فہیرہ کی شہادت کے بارے میں آثار کا نبوت کا ظہور ۲۳۴

حضرت حرام فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَة کا نعرہ لگانا ------- ۲۳۶

باب ۵۵

غزوۂ بنونضیر

اور اللہ تعالیٰ کا رسول اللہ ﷺ کو بنونضیر کے ارادے کی خبر دینا جو انہوں نے مکر کیا تھا اور زہریؒ کا خیال یہ تھا کہ یہ اُحد سے پہلے ہوا تھا۔ جبکہ دوسروں کا خیال ہے کہ یہ اُحد کے بعد ہوا اور بیر معونہ کے واقعہ کے بھی بعد میں ہوا اور اس بارے میں اخبار پہلے گزر چکی ہیں ۲۳۹

باب ۵۶

بنونضیر کو جلاوطن کرنے کے بعد عمرو بن سُعدیٰ یہودی کا یہودیوں کو اسلام کی دعوت دینا اور اس کا اعتراف کرنا بعض دیگر یہود کا بھی اعتراف کرنا کہ تورات کے اندر نبی کریم ﷺ کی تعریف موجود ہے ۲۴۲

باب ۵۷

غزوۂ بنولحیان

یہ وہی غزوہ ہے جس میں نبی کریم ﷺ نے صلاۃ الخوف پڑھائی تھی مقام عسفان میں۔ جس وقت ان کے پاس آسمان سے خبر آ گئی تھی مشرکین کے ارادوں کے بارے میں ۲۴۴

باب ۵۸

غزوہ ذات الرقاع

یہی غزوۂ محارب خصفہ ہے بنوثعلبہ بن غطفان سے ۲۴۷

باب ۵۹

اللہ عزوجل کا اپنے رسول ﷺ کی حفاظت فرمانا اس بات سے جو کچھ حضور ﷺ کے بارے میں غورث بن حارث نے آپ کے قتل کا ارادہ کیا تھا۔ اور خوف کے وقت حضور ﷺ کی نماز کی خاص کیفیت ۲۴۹

رسول اللہ کا اعرابی کو معاف کرنا --------------- ۲۴۹

کیفیت صلوٰۃ الخوف ------------------------ ۲۵۱

حضرت عباد بن بشیر کی کیفیت نماز -------------- ۲۵۲

باب ۶۰

جابر بن عبداللہ انصاری ﷺ کے اُونٹ کے بارے میں آپ کے غزوات میں جن معجزات و برکات کا ظہور ہوا ۲۵۶

کنواری لڑکی سے شادی کی ترغیب ---------------- ۲۵۴

باب ۶۱

غزوۂ بدر آخرۃ ۲۵۵

رسول اللہ کا ایفائے عہد کے لئے خروج کرنا ------- ۲۵۷

باب ۶۲

غزوۂ دومۃ الجندل اوّل ۲۵۸

باب ۶۳

غزوہ خندق۔ یہی غزوۂ احزاب ہے

باب، تاریخ، غزوۂ خندق ۲۵۹

توجیہات ---------------------------------- ۲۶۰

غزوہ بدر سے وفات رسول ا تک مختصر جائزہ -------- ۲۶۱

باب ۶۴

غزوۂ خندق کا قصہ

مغازی موسیٰ بن عقبہ ﷺ سے ۲۶۲

خندق میں گر کر مشرک کی ہلاکت۔ حضور ﷺ کا مشرک پر

اور اس کی دیت پر لعنت کرنا ----------------- ۲۶۶

حضرت سعد ؓ کا دعا کرنا ------------------ ۲۶۶

حضور ﷺ کا خفیہ سیاسی تدبیر کرنا --------------- ۲۶۷

نعیم کا یہود کے خلاف پروپیگنڈا کرنا ------------ ۲۶۷

باب ۶۵

احزاب اور گروہوں کا جماعت بندی کر کے جمع ہونا اور

رسول اللہ ﷺ کا خندق کھودنا ۲۶۹

باب ۶۶

خندق کی کھدائی کے دوران آثار صدق کا اور

دلائل نبوت کا ظہور ہونا ۲۷۳

تھوڑا کھانا سارے مجمع کے لئے کافی ہونا ---------- ۲۷۴

خندق کی کھودائی میں قیصر و کسریٰ کی فتح ------------ ۲۷۴

مسلمان ہم میں سے ہے اہل بیت سے ---------- ۲۷۵

باب ۶۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللّٰھُمَّ یَسِّرْ یَا کَرِیْمُ

ایام خندق میں دعوت کے کھانے میں جن برکات کا اور آثار

نبوت کا ظہور ہوا تھا جس پر آپ ﷺ بلائے گئے تھے ۲۷۷

حضرت جابر کی دعوت میں برکت کا ظہور ---------- ۲۷۸

باب ۶۸

احزاب اور تمام گروہوں کا مقابلے کے لئے آنا،

بنوقریظہ کے یہودیوں کا اس عہد و میثاق کو توڑنا،

جو رسول اللہ ﷺ کے اور ان کے درمیان طے تھا ۲۸۰

میرا حواری زبیر ہے ------------------------- ۲۸۲

باب ۶۹

۱۔ مشرکین کی طرف سے مسلمانوں کا محاصرہ کرنے سے

ان کو جو سختی اور مصیبت پہنچی اس کا بیان۔

۲۔ حتیٰ کہ بعض منافقین نے اس شک اور خیانت کا برملا

اظہار کر دیا جو ان کے دلوں میں مخفی تھا۔

۳۔ یہاں تک کہ مسلمانوں کی فرض نماز رہ گئی بوجہ

مشغولیت جہاد کے۔

۴۔ اور ان لوگوں کا مقابلے کے لئے نکلنا۔

۵۔ نیز نبی کریم ﷺ کا یہ فرمانا کہ جنگ تو دھوکہ دہی ہوتی ہے۔

۶۔ نیز اللہ تعالیٰ کا مشرکین کے خلاف سخت ہوا چلانا اور

لشکر بھیجنا۔

۷۔ یہاں تک کہ وہ ناکام و نامراد واپس لوٹ گئے۔ ۲۸۳

کافروں کے نہ وجود میں کوئی چیز ہے نہ ہی اس کی قیمت میں ۲۸۸
حضور ﷺ کا مشرکین اور یہودیوں کے لئے بددعا کرنا کہ
اللہ ان کی قبروں کو آگ سے بھر دے ------------- ۲۹۰
رسول اللہ ﷺ کی سیاسی تدبیر اور نُعَیم بن مسعود کی کوشش
سے کفار ومشرکین اور یہود کا اتحاد پارہ پارہ ہوا ------ ۲۹۱

باب ۷۰

حضور ﷺ کا حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کو
مشرکین کے لشکر کے پاس بھیجنا اوران کے لئے
آثارِ نبوت کا ظہور ہونا اور مشرکین پر اس رات بھر
ہوا کا چلنا اور لشکر کا آنا ۲۹۳
رسول اللہ کی دعا سے سردی کا نہ لگنا ------------- ۲۹۴

باب ۷۱

نبی کریم ﷺ کا احزابِ کفار ومشرکین کے خلاف بددعا کرنا
اور اللہ تعالیٰ کا اس کو قبول کرنا ۲۹۸

باب ۷۲

تمام احزاب کے چلے جانے کے بعد
نبی کریم ﷺ کا فرمان :
کہ اب ہم ان کفار ومشرکین کے ساتھ لڑیں گے،
وہ ہم سے نہیں لڑسکیں گے لہٰذا حقیقت میں ایسا ہی ہوا ۲۹۹

باب ۷۳

۱۔ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ
عَادَيْتُمْ مِّنْهُمْ مَّوَدَّةً ۔
۲۔ اور رسول اللہ ﷺ کا اُم حبیبہ بنت ابوسفیان کے
ساتھ عقد نکاح کرنا۔ ۳۰۰

شاہ حبشہ نجاشی نے بنت ابوسفیان کا رسول اللہ ﷺ سے
عقد کر دیا تھا --------------------------- ۳۰۱
نجاشی نے اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا کو رسول اللہ ﷺ سے
نکاح کا پیغام دیا انہوں نے خوشی سے قبول کرلیا ----- ۳۰۱
سیدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا نے اس رشتے سے خوش ہوکر
پیغام لانے والی کو مالا مال کر دیا تھا --------------- ۳۰۲
نجاشی نے اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا کے نکاح کا خطبہ
پڑھا تھا -------------------------------- ۳۰۲
خالد بن سعید رضی اللہ عنہ کا خطبہ --------------------- ۳۰۲

باب ۷۴

رسول اللہ ﷺ کا اُم سلمہ بنت ابواُمیہ بن مغیرہ بن
عبداللہ بن عمرو بن مخزوم کے ساتھ شادی کرنا
اور حضور ﷺ نے اُم سلمہ کے لئے دعا فرمائی
جس کی قبولیت کا ظہور ہوا ۳۰۳
حضرت اُم سلمہ کا رسول اللہ ﷺ سے نکاح کے بعد
عزت میں اضافہ -------------------------- ۳۰۵

باب ۷۵

حضور ﷺ کا سیدہ زینب بنت جحش کے ساتھ شادی
وعقد کرنا حضور ﷺ کے ساتھ زینب بنت جحش کی شادی
اُم سلمہ کے بعد ہوئی تھی ۳۰۴
حضرت زینب بنت جحش کا نکاح رسول اللہ ﷺ کے
ساتھ اللہ نے آسمان پر کیا تھا ----------------- ۳۰۴
حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا دیگر ازواج پر فخر کرنا --- ۳۰۵

☆☆☆

فہرست عنوانات ۔ جلد چہارم

باب ۷۶

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی غزوۂ احزاب سے واپسی اور بنوقریظہ کی روانگی ۳۰۷

غزوۂ بنو قریظہ میں فرشتوں کا ہتھیار بند شرکت کرنا ------ ۳۰۸

باب ۷۷

بنوقریظہ کے یہودیوں کا حضرت سعد بن معاز کے حکم پر قلعوں سے نیچے اُترنا ۳۱۳

باب ۷۸

حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی دعاء اپنے زخم کے بارے میں ۳۱۸

باب ۷۹

حضرت ثعلبہ اور اُسَیْد کا اور اَسَدْ بن عبید کا مسلمان ہونا ۳۲۱

باب ۸۰

ابورافع عبداللہ بن ابوالحقیق کا قتل ہونا ۳۲۲

باب ۸۱

اِبن نُبیح ھُذَلی کا قتل اور اس میں آثار نبوت کا ظہور ۳۲۶

باب ۸۲

غزوۂ بنومُصْطَلِق (اسی کو غزوۂ مُرَیسیع) بھی کہتے ہیں ۳۲۸

تمہارے عزل کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہر نفس جس کا پیدا ہونا قیامت تک مقدر ہو چکا وہ ہوگا ------------ ۳۳۰

ایک سردار کی بیٹی کے ساتھ حضور اکرام اکا مثالی سلوک غلامی سے آزادی دلوائی ۔ اپنی عزت بنایا ----------- ۳۳۰

باب ۸۳

غزوۂ بنومصطلق میں عبداللہ بن اُبی بن سلول کی منافقت کا ظاہر ہو جانا ۳۳۲

باب ۸۴

ایسی ہوا کا چلنا جس نے رسول اللہ ﷺ کو منافقین کے سرداروں میں ایک سردار کی موت کا پیغام دیا ۳۳۶

حضور اکرم ﷺ کی خواہش کی تکمیل کے لئے بیٹے کے باپ کو قتل کرنے کے لئے آمادہ ہونا -------------- ۳۳۷

حضور اکرم ﷺ کا حکمت وفضیلت کے پیشِ نظر ابن اُبی کا اپنے قریب بٹھانا -------------------------- ۳۳۹

باب ۸۵

حدیث اِفْك (واتہام) ۳۳۹

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں تین افراد پر حدّ قذف لگائی گئی ۳۴۳

حضرت حسّان نے سیدہ عائشہ کی مدح میں کہا تھا ----- ۳۴۴

باب ۸۶

سَرِیَۂ نَجد کہا جاتا ہے کہ وہ محرم سن ۶ ہجری میں ہوا تھا ۳۴۶

باب ۸۷

ان سرایا کا تذکرہ جو ۶ھ میں واقع ہوئے بزمِ واقدی ۳۴۹

سریہ ابوعبیدہ بن جراح ۶ھ ------------------- ۳۵۰

سریہ محمد بن مَسلمہ ۶ھ ----------------------- ۳۵۰

سرایا بعوث کی تعداد کی تحقیق ------------------ ۳۵۰

سریہ زید بن حارثہ ۶ھ ------------------------- ۳۵۰

دوسرا سریہ زید بن حارثہ ۶ھ ------------------- ۳۵۱

تیسرا سریہ زید بن حارثہ ۶ھ ------------------- ۳۵۱

چوتھا سریہ زید بن حارثہ ------------------------ ۳۵۱

سریۂ علی بن ابی طالب ------------------------- ۳۵۱

سریۂ عبدالرحمٰن بن عوف ------------------------ ۳۵۱

سریۂ کرزی جابری فہری ---------- ۳۵۱

سریۂ اصحاب رسول۔قافلہ ابوالعاص بن ربیع داماد رسول کی گرفتاری مال بطورِ فئی تقسیم ہونا ---------- ۳۵۲

اہل عُرینہ کا قصہ اوران کے بڑے جرم اور شدید ترین سزا ۳۵۳

باب ۸۸

عُمْرَۃُ الْحُدَیْبِیَّۃ نبی کریم ﷺ کی مقام حدیبیہ کی طرف روانگی ۳۵۵

باب ۸۹

ان لوگوں کی تعداد جولوگ حُدیبیہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے ایک ہزار سے زائد تعداد کا ذکر ۳۵۶

تیرا سو تعداد کا ذکر ----------

اٹھارہ سو اصحاب کی تعداد کا ذکر ---------- ۳۵۶

چودہ سو تعداد کا ذکر ---------- ۳۵۶

پندرہ سو تعداد کا ذکر ---------- ۳۵۷

تیرہ سو تعداد کا ذکر ---------- ۳۵۷

چودہ سو اور پندرہ سو کی تعداد کا ذکر ---------- ۳۵۷

حدیبیہ کا کنواں پندرہ سو صحابہ کا کافی ہوگیا اگر ایک لاکھ ہوتے تو بھی کفایت کر جاتا ---------- ۳۵۷

باب ۹۰

قصہ حدیبیہ کا سیاق اور اس میں آثار نبوت ۳۵۹

عروہ بن مسعود کی اصحاب رسول کو دیکھ کر حیرت کی انتہاء نہ رہی ---------- ۳۶۱

عروہ ابن مسعود ثقفی کا اہل مکہ کو جا کر حضور ﷺ کے صحابہ کی یہ کیفیت بتانا ---------- ۳۶۱

بنوکنانہ کے ایک آدمی کا جا کر حضور اکرم ﷺ اور اصحاب کو دیکھ کر ان کی سفارش کرنا ---------- ۳۶۲

مِکرز بن حفص کا حضور اکرم ﷺ کو جا کر دیکھنے کی خواہش کرنا ۳۶۲

حضور اکرم ﷺ کے پاس مشرکین مکہ کی طرف سے سہیل بن عمرو کا آکر بات چیت کرنا ---------- ۳۶۲

سہیل بن عمرو کی آمد اور باہم تحریر میں اس کا حجت بازی کرنا حضور ﷺ کرم کا نرمی روادار کرنا ---------- ۳۶۲

امام زہری کہتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ کے نرمی کرنے کی وجہ آپ کا یہ اقرار تھا ---------- ۳۶۳

نبی کریم ﷺ کا ایک نکاتی مطالبہ ---------- ۳۶۳

اس موقع پر عمر بن خطاب کا فرط جذبات میں آنا اور رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر کا حاصلہ دلانا ---------- ۳۶۳

حضرت عمر بن خطاب کا حضور اکرم ﷺ کے، ابو بکر صدیق کے پاس فرط جذبات کا اظہار کرنا ---------- ۳۶۳

بظاہر ناکامی والے معاہدے سے مسلمانوں کی مایوسی ودل گرفتگی اور شدید غم وغصے کا اظہار کرنا ---------- ۳۶۴

ابوبصیر مسلمان ہوکر مدینہ پہنچ گیا قریش نے طلب کیا ---------- ۳۶۴

ابوبصیر اور ابوجندال کا ملنا اور قریش کے لئے نئی مصیبت بنانا ۳۶۵

قریش نے مجبور ہوکر اپنے مذکورہ معاہدے میں خود ترمیم کی ---------- ۳۶۵

باب ۹۱

حُدیبیہ کے کنویں کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کا دعا فرمانا ۳۶۶

حضور اکرم ﷺ کی ترکش کے تیر سے قلیب حدیبیہ سے خوشگوار پانی اُبلنا ---------- ۳۶۷

حضور اکرم ﷺ کے وضو،کلی کے پانی،آپ کی ترکش کے تیر اور آپ کی دعا کی برکت سے پانی جوش مارنے لگا -- ۳۶۷

عمامہ رسول کنویں میں بھیجنے کا ذکر ---------- ۳۶۸

خلاد بن عباد غفاری کے کنویں میں اُترنے کا ذکر ---------- ۳۶۸

باب ۹۲

حدیبیہ میں رسول اللہ کی اُنگلیوں سے پانی جاری ہونا ۳۶۹

حضور اکرم ﷺ کی دعا کی برکت اور ہاتھوں کی برکت، چودہ
سو صحابہ نے ایک پیالہ بھر پانی سے وضو کیا ---------- ۳۷۰
نبی کریم ﷺ کا کھانے کا بقیہ سامان جمع فرما کر برکت کی
دعا کرنا اور اس میں برکت ہونا -------------- ۳۷۱

باب ۹۳
ذکر اس بیان کا کہ رسول اللہ ﷺ کی اُنگلیوں سے پانی
رواں دواں ہونا۔ ایک بار نہیں بلکہ کئی بار ہوا تھا ۳۷۱
مذکورہ روایات پر امام بیہقی کا تبصرہ ---------- ۳۷۳

باب ۹۴
۱۔ رحمۃ للعلمین ﷺ کی مبارک اُنگلیوں سے کئی مرتبہ وافر
مقدار میں چشمے کی مانند پانی جاری ہوا۔
۲۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ
کھانا کھایا۔ ۳۷۵

باب ۹۵
سفر حدیبیہ کی بارش والی رات کی صبح
نبی کریم ﷺ کا فرمان ۳۷۶

باب ۹۶
نبی کریم ﷺ کا حضرت عثمان کو روانہ کرنا مکہ کی طرف
جب آپ حدیبیہ میں جا کر اُترے تھے ۳۷۷

باب ۹۷
ان صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی فضیلت
جنہوں نے درخت تلے رسول اللہ ﷺ کے
دست مبارک پر بیعت کی ۳۸۱
اصحاب حدیبیہ روئے زمین پر بہترین لوگ تھے ----- ۳۸۲

باب ۹۸
یوم الحدیبیہ میں رسول اللہ ﷺ کے اور سہل بن عمرو کے
درمیان کیسے صلح جاری ہوئی ۳۸۳

باب ۹۹
اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان :
مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ بِهٖٓ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ
مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ ۔ (سورۃ البقرہ : آیت ۱۹۶) ۳۸۵

باب ۱۰۰
صحابہ کرام کے بحالت احرام روک دیئے جانے کے
وقت ان کے احرام سے باہر آنے سے متعلق جو احکامات
جاری ہوئے ۳۸۶

باب ۱۰۱
سورۃ الفتح کا نزول ۳۸۸
رسول اللہ ﷺ کو ہر چیز سے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے
زیادہ محبوب سورت ---------- ۳۸۸
فضل کبیر جنت ہی ہے ---------- ۳۹۱
فتح قریب سے مراد حدیبیہ یا خیبر۔ یا فتح مکہ مراد ہے اور
صلح دس سال کی ہوئی تھی ---------- ۳۹۳

باب ۱۰۲
اُم کلثوم بنت عقبہ بن ابو معیط کا مسلمان ہونا
اور زمانہ صلح میں اس کا رسول اللہ ﷺ کی طرف ہجرت کرنا ۳۹۷

باب ۱۰۳
ابو جندل اور ابو بصیر ثقفی اور اس کے ساتھیوں کی کہانی ۳۹۸

باب ۱۰۴
غزوہ ذی قرد یہ۔ اس وقت ہوا تھا جب ذی قرد کے
مقام پر رسول اللہ ﷺ کی دودھ دینے والی اُونٹیوں کو
جو چر رہی تھیں عیینہ بن حصن فزاری یا اس کا بیٹا
چند آدمیوں کے ساتھ بھگا کر لے گئے تھے
گھڑسواروں کی جماعت میں ۴۰۲
محمد بن اسحاق بن یسار کا خیال ---------- ۴۰۶

ابن اسحاق کہتے ہیں ---------------------- ۴۰۷

شاہسواران رسول اللہ ﷺ نے اس موقع پر شدید قتال کیا ۴۰۸

مجموعہ ابواب غزوۂ خیبر ۱۰۵

غزوۂ خیبر کی تاریخ ۴۱۰

باب ۱۰۶

رسول اللہ ﷺ کا خیبر کی طرف روانہ ہوتے وقت مدینہ پر سباح بن عرفطہ کا نائب بنانا ۴۱۱

باب ۱۰۷

حضور اکرم ﷺ کی خیبر کی طرف روانگی اور خیبر تک رسائی ۴۱۲

باب ۱۰۸

۱۔ خیبر کے قلعوں کی طرف سرایا کا بھیجا جانا۔

۲۔ نبی کریم ﷺ کا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر ان کے فتح ہونے کی خبر دینا۔

۳۔ حضور اکرم ﷺ کا ان کے لئے دعا فرمانا اور اس بارے میں آثار نبوت اور دلائل صدق کا ظہور۔ ۴۱۵

باب ۱۰۹

۱۔ اہل مغازی کی وغیرہ میں سے جس نے یہ گمان کیا ہے مرحب یہودی کو حضرت محمد بن مسلمہ نے قتل کیا تھا۔

۲۔ اس کے علاوہ خیبر کے یہود میں سے جو مقابلے پر آئے ان کے قتل کے بارے میں جو کچھ وارد ہوا ہے۔ ۴۱۶

باب ۱۱۰

۱۔ عبد اسود کا قصہ۔ جو خیبر والے دن مسلمان ہوا، باب خیبر پر اور مصطفیٰ ﷺ نے اس کی مغفرت کی شہادت دی۔

۲۔ اور اس مہاجر کا قصہ جو طلب شہادت میں مسلمان ہوا اور اس نے خیبر میں شہادت کو پالیا۔ ۴۱۸

باب ۱۱۱

نبی کریم ﷺ کا فتح خیبر کے بارے میں دعا کرنا اور خیبر کے بعض قلعوں کے فتح کے وقت دلالت نبوت کا ظہور ۴۲۰

باب ۱۱۲

۱۔ فتح خیبر کے بعد اس خزانے کے بارے میں کیا گیا جس کو یہودیوں نے چھپایا ہوا تھا۔

۲۔ صفیہ بنت حُیی کا انتخاب۔

۳۔ مختصر طور پر تقسیم غنیمت اور خمس کی تفصیل کتاب السنن میں وہ احادیث گزر چکی ہیں جن سے ہم نے حجت پکڑی ہے۔

۴۔ اس مذکور میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کئے گئے اللہ کے وعدے کی تصدیق ہے۔

۵۔ اور اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی بات کی تصدیق فرمائی ہے جو آپ ﷺ نے اپنی اُمت کو خبر دی تھی خیبر کے فتح ہونے کی۔ اس کے بعد جلاوطن ہونے کی جن کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جلاوطن کیا تھا۔

۶۔ اور اس بخار کے بارے میں ان کو پہنچا تھا جو کچھ وارد ہوا ہے۔ ۴۲۳

باب ۱۱۳

۱۔ حضرت جعفر بن ابو طالب رضی اللہ عنہ اور ان کے رفقاء اور اشعریوں کی سرزمین حبشہ سے خیبر میں نبی کریم ﷺ کے پاس آمد۔

۲۔ اور نبی کریم ﷺ کا ان کے لئے اور ماسوا کے لئے خیبر کا مال تقسیم کرنا اور کچھ کے لئے نہ کرنا۔ ۴۳۳

۳۔ اور اس بارے میں مذکور اور مروی دلائل نبوت۔

ابو رافع سلام بن الحقیق یہودی کا بیان کہ ہم محمد ﷺ کے ساتھ نبوت پر حسد کرتے ہیں حالانکہ وہ نبی مرسل ہے ---- ۴۳۶

باب ۱۱۴

نبی کریم ﷺ کا سلمہ بن اکوع کے زخم پر (اپنا لعب دہن) تھتکانا خیبر والے دن اور اس کا ٹھیک ہوجانا اس زخم سے ۴۳۷

باب ۱۱۵
وہ احادیث جو اس شخص کے بارے میں وارد ہوئی ہیں
جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے پیشن گوئی
فرمائی تھے کہ وہ اہل ناریں سے ہے اور کے ساتھ
جو کچھ آیا پیش آیا اور اس واقعہ میں
علامات نبوت کا ظہور ۴۳۷

باب ۱۱۶
وہ حدیث جو اس شخص کے بارے میں وارد ہوئی جس نے
اللہ کی راہ میں مال غنیمت میں خیانت وچوری کی تھی اور نبی
کریم ﷺ کا اس بارے میں خبر دینا ۴۳۹

باب ۱۱۷
ا۔ وہ احادیث جو وارد ہوئی ہیں اس بکری کے بارے میں
(جس کے گوشت میں) زہر ملایا گیا تھا خیبر کی بستی میں۔
۲۔ اور اس بارے میں اس عظمت کا ظہور جس کے ذریعے
اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو زہر کے نقصان سے بچایا تھا
اس میں سے کچھ کھا لینے کے باوجود۔
۳۔ اور بکری کی پکّی ہوئی نلی کو حضور اکریم ﷺ کو زہر آلود
ہونے کی خبر دینا اور حضور اکرم ﷺ کا بقیہ کو کھانے سے رُک جانا۔ ۴۴۰

باب ۱۱۸
خیبر کی خبر مکہ میں پہنچانا اور حجاج بن علاط کا مکہ وارد ہونا
اپنا مال اپنے گھر والوں سے لینے کے لئے۔ ۴۴۳

باب ۱۱۹
رسول اللہ ﷺ کا خیبر سے واپس لوٹنا اور وادی
قریٰ کی طرف توجہ کرنا نیز رسول اللہ ﷺ کا فرمان
اس شخص کے بارے میں جو جو فوت ہوا مگر اس نے
اللہ کے راستے میں چوری یا خیانت کی تھی ۴۴۵

باب ۱۲۰
ا۔ صحابۂ کرام عنہم کا صبح کی نماز سے سو جانا (جس سے نماز رہ گئی)
۲۔ یہاں تک کہ خیبر سے واپس لوٹ آئے۔ ۴۴۷
۳۔ اور اس راستے میں آثار نبوت کا ظہور۔

باب ۱۲۱
ا۔ حدیث عمران بن حصین کا ذکر۔
۲۔ اور نبی کریم ﷺ نے دو مشکوں والی عورت کے بارے
میں جو خبر دی تھی اس میں بعض امور کا ظہور۔
۳۔ اس کے بعد دو مشکوں لے پانی میں بعض امور کا ظہور
جب اسے لایا گیا۔ ۲۵۰
۴۔ اور بقیہ پانی کے بارے میں جوان کے پاس تھا۔

باب ۱۲۲
ا۔ ذکر حدیث ابو قتادہ انصاری میضاۃ کے معاملے میں۔
۲۔ اور نبی کریم ﷺ کا فرمان جب آپ کے اصحاب روک
لئے گئے تھے۔ ابوبکر ؓ اور عمر ؓ کی اطاعت کریں
کامیاب ہو جائیں گے۔ ۴۵۳
۳۔ اور اس معاملہ میں آثار نبوت کا ظہور۔

باب ۱۲۳
رسول اللہ نے اس بارے میں کیا کچھ کیا جو انصار نے
مہاجرین کو عطیہ دیا جب وہ مدینے میں آئے تھے۔
اس کے بعد جب اللہ نے ان پر بنو نضیر اور بنو قریظہ
اور خیبر کو فتح کیا تھا ۴۵۶

باب ۱۲۴
ذکر سریۂ ابوبکر صدیق ؓ نجدہ کی جانب بنو فزارہ کی جانب
مجموعہ ابواب سرایہ جن کا ذکر فتح خیبر کے بعد اور عمرۃ قضا کے
قبل ہوتا ہے ۴۵۷

باب ۱۲۵
ذکر سریۂ عمر بن خطاب ؓ مکہ کے پیچھے چار میل پر قبضہ
عجز ہوازن کی طرف ۴۵۸

www.ahlehaq.org

باب ۱۲۶

باب ذکر سریۂ عبداللہ بن رواحہ یسیر بن رزام یہودی کی طرف اور اس کی طرف سے حضرت عبداللہ بن انیس صحابی کو زخمی کرنے پھر اس پر نبی کریم ﷺ کے لعاب دہن لگانے سے برکت کا ظہور ہوا اس کا ذکر ۴۵۹

باب ۱۲۷

ذکر سریۂ بشیر سعد انصاری بنو مُرّہ کے ساتھ اور سریۂ غالب بن عبداللہ کلبی رضی اللہ عنہما ۴۶۰

باب ۱۲۸

ذکر سریۂ بشیر بن سعد (مقام جناب ارض غطفان کی طرف) ۴۶۳

باب ۱۲۹

سریۂ ابو حدرد اسلمی غابہ کی طرف ۴۶۴

باب ۱۳۰

وہ سریہ جس میں مُحَلِّم بن جُثَامَہ نے عامر کو قتل کیا تھا اس کے بعد اس نے ان لوگوں کو سلام کیا تھا اسلامی سلام کے ساتھ ۴۷۰

باب ۱۳۱

اُس آدمی کا ذکر جس نے ایک آدمی کو حق کی شہادت دینے کے بعد قتل کر دیا تھا پھر وہ مر گیا تھا۔ لہٰذا اس کو دھرتی نے قبول نہیں کیا تھا اور اس کے بارے میں آثار نبوت کا ظہور ۴۷۲

باب ۱۳۲

سریۂ عبداللہ بن حذافہ بن قیس بن عدی سہمی رضی اللہ عنہ ۴۷۶

باب ۱۳۳

عُمرۃ القضاء کا بیان ۴۷۵

باب ۱۳۴

(مذکورہ عمرے کے) عمرۃ یا عمرۃ القضیہ سے موسوم ہونے کے دلائل ۴۷۷

باب ۱۳۵

مکہ میں رسول اللہ کی تشریف آوری سے مشرکین کے دلوں میں جو خوف اور رعب واقع ہوا نیز ہدایا اور اسلحہ کے بارے میں جو کچھ وارد ہوا ہے ۴۷۸

باب ۱۳۶

مکہ میں حضور اکرام ﷺ کی تشریف آوری کی کیفیت ۴۸۰

دورانِ طواف رمل کرنا ---------------------- ۴۸۱

باب ۱۳۷

رسول اللہ ﷺ کا اس سفر (عمرۃ القضاء) میں بنت حارث رضی اللہ عنہا کے ساتھ شادی کرنا ۴۸۴

باب ۱۳۸

(سیدہ امامہ بنت حمزہ رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب قرشیہ ہاشمیہ) کا مکہ مکرمہ سے ان کے پیچھے پیچھے روانہ ہونا ۴۸۶

باب ۱۳۹

سریۂ ابن ابوالعوجاء سُلمی بنو سُلیم کی جانب ۴۸۷

باب ۱۴۰

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے اسلام کا ذکر اور جو کچھ اس کے لئے نجاشی کی زبان سے ظاہر ہوا اور دیگر آثار صدق رسول الرسالت ۴۸۸

باب ۱۴۱

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے مسلمان ہونے کا تذکرہ ۴۹۲

باب ۱۴۲

سریۂ شجاع بن وہب اسدی رضی اللہ عنہ واقدی کے خیال کے مطابق ۴۹۵

باب ۱۴۳
نجد کی جانب ایک اور سریہ ان میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے ۴۹۶

باب ۱۴۴
سریہ کعب بن غفاری قضاء کی طرف شام کے اطراف میں ۴۹۷

باب ۱۴۵
غزوۂ موتہ کے بارے میں جو کچھ وارد ہوا ہے اور وہ امور جن کا ظہور نبی کریم ﷺ کے اس تین امیر بنانے میں پھر اس واقعہ کے بارے میں اس کی خبر آنے سے قبل حضور اکرم ﷺ کے خبر دینے میں جو آثار نبوت ہیں ۴۹۷
امام بیہقی کی تحقیق کہ اصحاب موتہ نے جنگ میں فتح حاصل کی تھی ---------- ۵۰۸
غزوۂ موتہ میں مسلمانوں کی فتح کی دلیل ---------- ۵۰۸

باب ۱۴۶
نبی کریم ﷺ کا خط جباروں اور سرکشوں کی طرف جنہیں آپ نے اسلام کی طرف آنے کی دعوت دی ۵۰۸

باب ۱۴۷
رسول اللہ ﷺ کا حضرت دحیہ بن خلیفہ کلبی رضی اللہ عنہ کو قیصر کی طرف بھیجنا (قیصر) ہرقل شاہ روم تھے ہرقل کا ابوسفیان بن حرب سے نبی کریم ﷺ کے حالات دریافت کرنا ۵۰۹

باب ۱۴۸
رسول اللہ ﷺ کا کسریٰ ابن ہُرمُز (شاہ فارس) کے پاس نمائندہ بھیج کر خط پہنچا کر اسلام کی دعوت دینا، کسریٰ کا نامہ مبارک چاک کر دینا حضور اکرم ﷺ کا اس کو بددعا دینا، اللہ تعالیٰ کا دعا قبول کرنا ۵۱۷

باب ۱۴۹
کسریٰ کی موت واقع ہونا اور نبی کریم ﷺ کا اس کی خبر دینا ۵۱۹

باب ۱۵۰
۱۔ نبی کریم ﷺ کے دو فرمانوں میں تطبیق جس وقت قیصر روم ہلاک ہو گیا اس کے بعد پھر قیصر نہیں ہوگا۔
۲۔ نیز حضور اکرم ﷺ سے مروی فرمان قیصر کے بارے میں جب اس نے رسول اللہ ﷺ کے خط کا اکرام کیا تھا۔ اس کا ملک قائم رہے یہ کہ اس نے فرمانوں میں آپ کا صدق نیز آپ ﷺ کی طرف سے کسریٰ کی ہلاکت جو خبر بیان ہوئی۔ ۵۲۱
شافعی رحمہ اللہ کا قول ---------- ۵۲۱
حضور اکرم ﷺ کی عظیم پیشن گوئی اپنے پس منظر سے حقیقت کا رُوپ دھارنے تک ---------- ۵۲۳

باب ۱۵۱
نبی کریم ﷺ کا خط (شاہ اسکندریہ) مقوقش کی طرف ۵۲۳

باب ۱۵۲
غزوۂ ذات السلاسل جمادی ثانیہ ۷ یا ۸ ہجری ۵۲۴

باب ۱۵۳
غزوۂ ذات السلاسل میں جو اُونٹ نحر کئے گئے ۵۲۷

باب ۱۵۴
سریۂ ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ سیف البحر کی جانب اور اس سریہ میں جو مسلمان مجاہدین کو شدید بھوک لگی تو اللہ تعالیٰ نے ان کو اس سریہ میں سمندر میں رزق دیا ۵۲۸

باب ۱۵۵
رسول اللہ ﷺ کا نجاشی کی موت کی خبر دینا اسی دن جس دن وہ انتقال کر گئے تھے ۵۳۰
حضور اکرم کا نجاشی کو مسلمانوں کا بھائی قرار دینا ---------- ۵۳۱
نجاشی نیک صالح انسان تھے ---------- ۵۳۱

☆☆☆

فہرست عنوانات ۔ جلد پنجم

ابواب فتح مکہ ۔ اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت فرمائے ۵۳۳

باب ۱۵۶

قریش کا عہد شکنی کرنا۔اس معاہدے کی جس کا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ میں معاہدہ کیا تھا ۵۳۳

عمرو بن سالم کو رسول اللہ ﷺ کا جواب ۵۳۴

ابوسفیان کا پناہ طلب کرنا ۵۳۶

باب ۱۵۷

۱۔ حاطب بن ابو بلتعہ کا قریش کی طرف خط لکھ کر نبی کریم ﷺ کے ان سے جہاد کرنے کی خبر پہنچانے کی کوشش کرنا۔

۲۔ اللہ تعالیٰ کا نبی کریم ﷺ کو اس بات کی اطلاع کرنا۔

۳۔ حضور ﷺ کی دعا قبول ہونا کہ قریش ان کی تیاری سے اندھے اور بہرے ہو جائیں ۔حتیٰ کہ آپ اچانک جا پہنچیں ان کے شہروں پر۔ ۵۳۹

عورت کا جاسوسی کرنا ۵۳۹

اللہ کے دشمن کو دوست نہ بناؤ ۵۴۰

باب ۱۵۸

۱۔ نبی کریم ﷺ کا غزوۂ فتح مکہ کے لئے تیرہ رمضان کو روانہ ہونا۔

۲۔ مدینے پر اپنا نائب مقرر کرنا۔اور آپ ﷺ کے مدینے سے نکلنے اور مکہ میں داخل ہونے کا وقت۔

۳۔ راستہ میں آپ ﷺ کا روزہ رکھنا اور افطار کرنا۔ ۵۴۰

مسافر کے لئے ترکِ صوم کی رخصت ۵۴۱

گرمی کی شدت کی وجہ سے افطار کرنا ۵۴۳

باب ۱۵۹

ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب کا مسلمان ہونا رسول اللہ ﷺ کے سفر مکہ کے دوران ۵۴۳

صحابی کا پیلو چننا ۵۴۵

ہر نبی نے بکریاں چرائی ہیں ۵۴۵

باب ۱۶۰

۱۔ رسول اللہ ﷺ کا مقام مرّ الظہران میں اُترنا۔

۲۔ ابوسفیان بن حرب، حکیم بن حزام، بدیل بن ورقاء کو لے کر آنے میں جو بات آئی ہے۔

۳۔ ان سب کا مسلمان ہونا۔

۴۔ اہل مکہ کے لئے عقد امان ان شرائط پر جو آپ ﷺ نے مقرر کیں۔

۵۔ آپ ﷺ کا مسلمانوں کے ساتھ مکہ میں داخلہ۔

۶۔ اللہ تعالیٰ کی تصدیق کرنا یعنی اس وعدہ کو سچا کرنا جو اس نے رسول ﷺ کے ساتھ کیا تھا۔ ۵۴۶

ابوسفیان کا قبول اسلام ۵۴۶

آج کا دن سخت جنگ کا دن ہے ۵۴۹

رسول اللہ ﷺ کی آمد کو مخفی رکھنا ۵۵۱

صفوان بن اُمیہ کا فرار ہونا حضور ﷺ کا اس کے لئے اپنا بردہ مبارک بھیجنا ۵۴۶

ابن شہاب کے بقول حضور ﷺ نے صفوان کو چار ماہ سوچنے سمجھنے کی مہلت دی تھی ۵۵۶

حضور ﷺ کا خالد بن ولید سے باز پرس کرنا ان کا جواب سُن کر حضور کا مطمئن ہو جانا ۵۵۷

رسول اللہ ﷺ کا مکے میں داخلہ اور فتح ماہ رمضان ۸ھ میں ہوئی صدیق اکبر ؓ کا اس موقع پر خواب دیکھنا ۵۵۷
حضور ﷺ کا صدیق اکبر ؓ کے خواب کی تعبیر دینا ۵۵۷
ابو سفیان کو اور حکیم بن حزام کو قتل کرنے سے حضور ﷺ نے منع فرمایا تھا ۵۵۷
حضرت حسان بن ثابت ؓ کا رسول اللہ ﷺ کی مکہ روانگی پر اشعار کہنا ۵۵۸
لات وعزیٰ کے بجائے خالص اللہ کو پکارنا ۵۵۹
حسان بن ثابت کا قریش کی ہجو کرنا ۵۵۹

باب ۱۶۱

انصار نے جو کچھ قول کیا جس وقت رسول اللہ ﷺ نے اہل مکہ کو امان دی تھی بعض شرائط کے ساتھ ۵۶۱
مکہ کی محبت کا غالب آنا ۵۶۲
آپ ﷺ کی وسعت ظرفی ۵۶۳

باب ۱۶۲

وہ لوگ جن کے قتل کا حکم دیا تھا رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ والے دن اور وہ بدنصیب اس امان میں داخل نہ ہو سکے جو حضور ﷺ نے منعقد کی تھی ۵۶۴
حضرت عثمان غنی ؓ کی سفارش پر حضور ﷺ نے اپنے گستاخ کو معاف کر کے اس کی بیعت کر لی ۵۶۴
چار کے سوا باقی کو امان دینا ۵۶۵
مقیس بن صبابہ کا قتل ۵۶۵
ابن خطل کے قتل کا حکم ۵۶۶

باب ۱۶۳

نبی کریم ﷺ کا فتح مکہ والے دن مکہ میں داخلہ ۵۶۷
فتح مکہ والے دن حضور ﷺ مکہ میں کداء پہاڑی کی گھاٹی سے داخل ہوئے تھے ۵۶۸
کداء پہاڑی سے داخل ہونے کی حضرت حسان کی الہامی پیش گوئی اور حضور ﷺ کی تائید ۵۶۸
سیاہ عمامے کے ساتھ بغیر احرام حرم میں داخلہ ۵۶۸
سیاہ عمامہ سر پر باندھنا سنت رسول ہے ۵۶۹
پگڑی باندھنا اور نیچے کا طُرہ لٹکانا ۵۶۹
شملہ کو دونوں کندھوں کے درمیان چھوڑنا ۵۶۹
پرچم رسول سفید اور سیاہ دھاریوں پر مشتمل تھا جس کا نام ''عُقاب'' تھا ۵۶۹
فتح مکہ کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کا اظہارِ عجز ۵۷۰
فتح مکہ کے دن سورۃ فتح کی تلاوت ۵۷۰
رسول اللہ ﷺ کا باطل کو پاش پاش کرنا ۵۷۱
بیت اللہ میں ابراہیم و اسماعیل علیہم السلام کی مورتیاں ۵۷۲

باب ۱۶۴

نائلہ بت کی ہلاکت کی دعا ۵۷۳

باب ۱۶۵

خالد بن ولید ؓ کی بعثت وادی نخلہ کی طرف، وہاں پر مشہور بُت عُزّیٰ تھا اور اس بارے میں جو آثار نبوت ظاہر ہوئے حضرت خالد بن ولید ؓ کے ہاتھوں شرک کے بڑے آستانے کی تباہی ۵۷۴

باب ۱۶۶

فتح مکہ والے دن کعبے کی چھت پر کھڑے ہو کر حضرت بلال بن رباح ؓ کا اذان دینا ۵۷۵

باب ۱۶۷

نبی کریم ﷺ کا فتح مکہ کے وقت غسل کرنا اور چاشت کے وقت نماز ادا کرنا ۵۷۶
تعداد رکعت صلوٰۃ چاشت ۵۷۶

باب ۱۶۸

خطبۂ رسول ﷺ فتح مکہ والے سال اور آپ ﷺ کے فتوے واحکام مکہ مکرمہ میں مختصر طریقے پر ۵۷۷

حرمت بلدِ مکہ ---------- ۵۷۷

رسول اللہ ﷺ کے خطبۂ فتح مکہ کے اہم نکات ---------- ۵۷۹

شراب وسود کی حرمت ---------- ۵۷۹

زکوۃ عبادت ہے ٹیکس نہیں ---------- ۵۷۹

آج تم پر کوئی اعتراض نہیں ---------- ۵۸۰

حدود الٰہی میں سفارش کرنے پر اسامہ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کی سرزنش، پہلی اُمتوں میں حدود الٰہی میں کوتاہی ہلاکت کا سبب بنی، فاطمہ بنت محمد بھی چوری کرتی تو میں اس کا ہاتھ کاٹ دیتا ---------- ۵۸۱

بیٹا اس کا بیوی جس کی، اور زانی کے نصیب میں پتھر -- ۵۸۱

مسلم کی اور کافر کی وراثت ---------- ۵۸۲

باب ۱۶۹

رسول اللہ ﷺ کے ساتھ یوم الفتح میں لوگوں کا بیعت کرنا ۵۸۳

باب ۱۷۰

اسلام ابوقحافہ عثمان بن عامر والد ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما فتح مکہ کے وقت ۵۸۳

باب ۱۷۱

قصہ صفوان بن اُمیہ اور عکرمہ بن ابوجہل اور ان دونوں کی عورتوں کا قصہ، دونوں آگے پیچھے مسلمان ہوئے مگر سابقہ نکاح پر قائم رہے ۵۸۴

سیرت رسول سے مروّت اعلیٰ ظرفی ...... مذہبی وسیاسی رواداری کی مثال ---------- ۵۸۵

باب ۱۷۲

ہندہ بنت عتبہ بن ربیعہ کا اسلام ۵۸۶

خاوند کی اجازت کے بغیر مال خرچ کرنا ---------- ۵۸۷

ابوسفیان کے قول پر رسول اللہ کا مطلع ہونا ---------- ۵۸۸

باب ۱۷۳

فتح مکہ والے سال نبی کریم ﷺ کا قیام ۵۸۸

حضور ﷺ کا فتح مکہ کے موقع پر نماز میں قصر کرنا ----- ۵۸۹

باب ۱۷۴

نبی کرم ﷺ کا یہ فرمان کہ فتح مکہ کے بعد کوئی ہجرت نہیں ہے یہ اس لئے فرمایا تھا کہ جب مکہ فتح ہوگیا تو اب پورا ملک دارالاسلام بن گیا اس لئے مکہ سے ہجرت کرنا ختم ہوگیا ۵۹۰

باب ۱۷۵

فتح مکہ کے بعد سلمہ بن ابوسلمہ جرمی کا اسلام لانا اور لوگوں کا اللہ کے دین میں فوج درفوج داخل ہونا جیسے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ۵۹۱

باب ۱۷۶

نبی کریم ﷺ کا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو بنوجذیمہ کی طرف بھیجنا ۵۹۲

حضور ﷺ کا اللہ کی بارگاہ میں خالد کے فعل سے اظہار لاتعلقی کرنا ---------- ۵۹۲

حضور ﷺ کا اُن لوگوں کے خون اور مالوں کا معاوضہ ادا کرنا ---------- ۵۹۳

موت سے لاپرواہ ہوکر گناہ کرنا ---------- ۵۹۳

باب ۱۷۷

غزوۂ حُنین اور اس میں رسول اللہ ﷺ پر آثارِ نبوّت کا ظہور ۵۹۵

صحابہ کا مطالبہ اور رسول اللہ کی تنبیہ ---------- ۵۹۷
رسول اللہ ﷺ کی پکار پر جماعت کا تیار ہونا ---------- ۶۰۰
فتح مکہ سے آپ ﷺ کی آنکھوں کو ٹھنڈک ملنا ---------- ۶۰۰
غزوۂ حنین میں حضور ﷺ کا اہل حنین کی خبر معلوم کرنے کے لئے ابن ابوحدرد کو جاسوس بنا کر بھیجنا ---------- ۶۰۱

باب ۱۷۸
نبی کریم ﷺ کا استقلال اور ثابت قدمی
☆ حضور ﷺ کا اپنے رب سے مدد طلب کرنا
☆ حضور ﷺ کا مشرکین کے خلاف بددعا کرنا ۶۰۳

باب ۱۷۹
رسول اللہ ﷺ کا کفار کے چہروں پر پتھر پھینکنا اور وہ رُعب جو اُن لوگوں کے دلوں میں ڈال دیا گیا اور فرشتوں کا نزول اور اِن تمام انواع میں آثارِ نبوّت کا ظہور ۶۰۴
سلمہ بن اکوع کا دشمن سے مقابلہ ---------- ۶۰۵
حضرت بلال کا رسول اللہ ﷺ پر سایہ ---------- ۶۰۶
ہوازن کے مقابلے پر حضور ﷺ کے ساتھ بارہ ہزار افراد تھے ---------- ۶۰۷
رسول اللہ کی غیب سے حفاظت ہونا ---------- ۶۰۸
آسمان سے چیونٹیاں اُترنا ---------- ۶۰۹

باب ۱۸۰
قصۂ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ اور ابوطلحہ رضی اللہ عنہ مقتول کا سامان سلب کرنے کی بابت اور قصۂ اُم سُلیم رضی اللہ عنہا یوم حنین میں ۶۱

باب ۱۸۱
جیش اوطاس کے بارے میں جو کچھ وارد ہوا ہے ۶۱۲
تذکرہ شہداء غزوہ حنین ---------- ۶۱۳

باب ۱۸۲
نبی کریم ﷺ کا طائف کی طرف روانہ ہونا یہ شوال ۸ھ کا واقعہ ہے ۶۱۴
تیر نشانے پر لگنا اور جنت میں درجہ ملنا ---------- ۶۱۵
مخنث سے پردہ کا حکم ---------- ۶۱۶
اسلام میں منجنیق کا استعمال ---------- ۶۱۶

باب ۱۸۳
عُیینہ بن حصن بن بدر کا اجازت طلب کرنا بنوثقیف کے پاس جانے کے لئے اور اللہ تعالیٰ کا اپنے رسول کو مطلع کرنا اس پر جو کچھ اس نے ان لوگوں سے کہا تھا ۶۱۷

باب ۱۸۴
رسول اللہ ﷺ کا طائف سے واپسی کی اجازت دینا اور حضور ﷺ کا بنوثقیف کی ہدایت کے لئے دعا کرنا اور اللہ تعالیٰ کا اپنے رسول کی دعا قبول فرمانا ۶۱۸
نبی کا حلم اور حریص ہدایتِ کفار ---------- ۶۱۹

باب ۱۸۵
نبی کریم ﷺ کا مقام جعرانہ کی طرف لوٹنا اور غنیمتیں تقسیم کرنا اور مؤلفۃ القلوب کو عطا کرنا اور انصار کا اس بارے میں کچھ کہنا ۶۲۰
انصار کے لئے رسول اللہ اور مہاجرین کے لئے مال ومتاع ۶۲۱
رسول اللہ کا انصار کے لئے فضیلت بیان کرنا ---------- ۶۲۳
انصار کی حیثیت جسم سے لگے ہوئے کپڑے کی مانند ہے ۶۲۴

باب ۱۸۶
اہلِ نفاق کا نبی کریم ﷺ کی تقسیم غنیمت پر اعتراض حُنین کے وقت اور نبی کریم ﷺ کا ان کے بارے میں بتا دینا کہ وہ دین سے اس طرح نکل گئے ہیں جیسے تیر نشانے سے پار نکل جاتا ہے۔ اور حضور کا ان کی نشانی بتانا اور اس بارے میں جن علاماتِ نبوّت کا ظہور ہوا ۶۲۸

اگر میں انصاف نہ کروں تو شقی ہو جاؤں ---------- ۶۲۸
حضور ﷺ کی پیشنگوئیاں جو صحیح ہوئیں اور صاحبِ رسالت کی وفات کے بعد نبوت و رسالت کی علامات بن گئیں ۶۲۸
علامات نبوت کا ظہور ---------- ۶۲۹
تبصرہ ۔ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ ---------- ۶۲۹

باب ۱۸۷

مقام جعرانہ میں ہوتے ہوئے نبی کریم ﷺ کے پاس مسلمان ہوکر وفد ہوازن کی آمد اور رسول اللہ ﷺ کا ان کو ان کے قیدی واپس کر دینا ۶۳۰
قیدی یا اموال میں اختیار دینا ---------- ۶۳۱
جاہلیت کی نذر کا اسلام کے بعد پورا کرنا ---------- ۶۳۴
مالک بن عوض کا اسلام اور رسول اللہ کی مدح میں قصیدہ کہنا ---------- ۶۳۵
رضاعی ماں کا احترام ---------- ۶۳۵
رضاعی بہن کی سفارش ---------- ۶۳۶
رسول اللہ کا رضاعی رشتوں کا احترام ---------- ۶۳۶

باب ۱۸۸

عمرۃ النبی ﷺ جعرانہ سے ۶۳۶
عتاب بن اسید کو مکہ میں نائب بنانا ---------- ۶۳۷
حالتِ احرام میں خوشبو کے استعمال سے ممانعت ---------- ۶۳۷
نضیر بن حارث کے لئے رسول اللہ کی دعا ---------- ۶۳۸

باب ۱۸۹

کعب بن زہیر کی نبی کریم ﷺ کے پاس آمد حضور ﷺ کی مدینہ واپسی کے بعد فتح کے زمانہ میں ۶۳۹

باب ۱۹۰

مجموعہ ابواب غزوۂ تبوک ۶۴۲
حضرت عثمان کا ایثار اور رسول اللہ کی ان کے لئے بشارت ---------- ۶۴۳
بمنزلہ ہارون کے ہو جاؤ موسیٰ سے ---------- ۶۴۶

باب ۱۹۱

حضرت ابوذر اور ابوخیثمہ رضی اللہ عنہما کا پیچھے سے جا کر رسول اللہ ﷺ سے ملنا، حضور ﷺ کے نکلنے کے بعد ۶۴۶

باب ۱۹۲

غزوۂ تبوک کو العُسرہ نام رکھنے کا سبب اور وجہ تسمیہ اور بقیہ سامانِ سفر میں اور پانی میں نبی کریم ﷺ کی دعا کی برکت کا ظہور ۶۵۰
قلیل طعام میں برکت کا ظہور ---------- ۶۵۰
حضور کی دعا اور بارش کا برسنا ---------- ۶۵۱

باب ۱۹۳

حضور ﷺ کی اپنے سفر کے دوران حجر ثمود پر آمد ۶۵۳
ارض ثمود کے کنویں کے استعمال سے ممانعت ---------- ۶۵۳

باب ۱۹۴

نبیِ کریم ﷺ کا تبوک کے چشمے پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پہنچنے کا وقت بتانا ۶۵۴

باب ۱۹۵

اپنے سفر کے دوران رسول اللہ ﷺ کا کھجور کے پھلوں کا اندازہ لگانا ۶۵۵
رسول اللہ کی بات نہ ماننے والوں کو تنبیہ ---------- ۶۵۶

باب ۱۹۶

حضور ﷺ کے خطبۂ تبوک کے بارے میں، سرزمین روم میں دیئے گئے ''خطبۂ رسول'' میں جو کچھ مروی ہے ۶۵۷
یہ خطبہ جوامع الکلم کا شاہکار ہے اور دنیا اور آخرت کی کامیابی کا دستور العمل ہے ---------- ۶۵۷

باب ۱۹۷

نبی کریم ﷺ کا سرزمین روم ''مقام تبوک'' میں نماز پڑھانا، حضور ﷺ کا بددعا کرنا اس پر جوان کے آگے سے گزر گیا تھا اور اس میں آثار نبوت ودلائل کا ظہور ۶۵۸

نمازی کے آگے سے گزرنے پر وعید ---------------- ۶۵۹

باب ۱۹۸

حضور کا غزوہ تبوک میں حضرت معاویہ بن معاویہ لیثی رضی اللہ عنہ پر نماز جنازہ پڑھانا اس دن وہ مدینہ میں فوت ہو گئے تھے ۶۵۹

نمازِ جنازہ میں ملائکہ کی شرکت ---------------- ۶۶۰

باب ۱۹۹

مقام تبوک میں رہتے ہوئے حضور ﷺ کا تحریر لکھ دینا یُحَنَّہ بن رؤبہ کے لئے اور اہل جَرباء اور اَذرُح کے لئے ۶۶۰

باب ۲۰۰

جناب رسول اللہ ﷺ کا حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو اُکَیدرِ دُومۃ (ابن عبدالملک) کے پاس بھیجنا ۶۶۱

باب ۲۰۱

نبی کریم ﷺ کے تبوک کی طرف جانے اور واپس آنے کا سبب جو مروی ہے اگر اس بارے میں روایت صحیح ہے ۶۶۴

باب ۲۰۲

نبی کریم ﷺ کی غزوۂ تبوک سے واپسی اور ان کا مسجد ضرار کے انہدام کا حکم دینا ۶۶۵

ابن اسحاق ؒ کی بیان کردہ تفصیل ۶۶۶

رسول اللہ پر منافقین کا حملہ کرنا ---------------- ۶۶۸

منافق کی جنت سے محرومی ---------------- ۶۶۸

مسجد ضرار کے متعلق حضور ﷺ کو اطلاع کرنا ---------- ۶۶۹

اساسِ مسجد تقویٰ پر ہونی چاہئے ---------------- ۶۶۹

باب ۲۰۳

رسول اللہ ﷺ کا لوگوں سے ملاقات کرنا جب آپ غزوہ تبوک سے آئے تھے ۶۷۰

جبلِ اُحد سے حضور ﷺ کی محبت ---------------- ۶۷۱

حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا حضور ﷺ کی مدح میں اشعار گوئی ۶۷۱

حضور ﷺ کا ایک عورت کے متعلق خبر دینا ---------- ۶۷۲

اہل رِدَّت کا معاملہ ---------------- ۶۷۲

ابولبابہ اور اس کے احباب کی بات یعنی ان کا واقعہ ---- ۶۷۳

جہاد سے پیچھے رہ جانے والوں کی توبہ ---------- ۶۷۴

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ اور اس کے ساتھیوں کا واقعہ ۶۷۵

موسیٰ بن عقبہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں اضافے ---------- ۶۸۰

جُلاس بن سوید کا قول اور عامر بن قیس کا جواب ----- ۶۸۱

حضور ﷺ کا ایک آدمی سے کلام نہ کرنے کا حکم دینا --- ۶۸۱

خطبہ رسول میں منافقین پر اطلاع دینا ---------------- ۶۸۲

باب ۲۰۴

غزوہ تبوک سے واپسی کے بعد

عبداللہ بن اُبی بن سلول کی بیماری اور وفات کے بارے میں جو روایات آئی ہیں ۶۸۳

حضور کو منافقین کی نمازِ جناہ پڑھانے سے روکنا ----- ۶۸۴

باب ۲۰۵

قصہ ثعلبہ بن حاطب اور اس میں جو آثار ظاہر ہوئے ۶۸۵

مال کی بہتات اور یادِ الٰہی سے غفلت ---------------- ۶۸۵

ثعلبہ بن حاطب کے قصہ والی روایت پر امام بیہقی ؒ کا تبصرہ ---------------- ۶۸۷

باب ۲۰۶

سیّدنا حضرت ابوبکر صدیق ؓ کا حج کرنا ۹ھ میں رسول اللہ ﷺ کے حکم کے تحت اور سورۃ براءۃ کا نزول ان کی روانگی کے بعد ۶۸۸

حالتِ شرک میں بیت اللہ کے طواف سے ممانعت ---- ۶۸۸

مشرکین سے اللہ اور رسول اللہ کی بیزاری ---------- ۶۸۹

برہنہ حالت میں طواف کی ممانعت ------------- ۶۸۹

باب ۲۰۷

بنوثقیف کے وفد کی رسول اللہ ﷺ کے پاس آمد جو اہل طائف تھے اور اس کی تصدیق جو کچھ انہوں نے فرمایا تھا ۶۹۰

رسول اللہ ﷺ کے پاس وفد ثقیف کی آمد ---------- ۶۹۱

وفد ثقیف کا ، سود اور شراب کی اجازت مانگنا اور حضور ﷺ کا صاف منع کرنا ---------- ۶۹۳

وفد ثقیف کا زنا، سود اور شراب کی حرمت مان لینا اور بت شکنی پر پس و پیش کرنا ---------------- ۶۹۲

حضور ﷺ نے وفد ثقیف کو بُت توڑ دینے کا واضح حکم دیا---- ۶۹۲

وفد کا حضور ﷺ سے بُت توڑنے کے لئے تعاون طلب کرنا ۶۹۲

وفد کی واپسی پر حضور ﷺ کا اس کا اکرام کرنا اور انہیں میں سے ان کا امیر مقرر کرنا ---------------- ۶۹۳

واپس جاتے وقت وفد کے سربراہ کا منفی طرز کی حکمت عملی وضع کرنا ------------------- ۶۹۳

کنانہ بن عبد یالیل کی ظاہری مخالفت رسول پر مبنی حکمت عملی کامیاب ہوئی اور بنوثقیف اور اہل طائف مرعوب ہو کر اسلام لانے پر آمادہ ہو گئے ------------- ۶۹۳

لات وعُزّیٰ کے آستانوں کو منہدم کرنے کے لئے رسول اللہ ﷺ کے نمائندے خالد بن ولید (سیف اللہ) اور مغیرہ بن شعبہ و دیگر صحابہ طائف میں پہنچ گئے -------- ۶۹۴

حضرت مغیرہ بن شعبہ کا لات کے آستانے کو گرانا اور ثقیف والوں کا تماشہ دیکھنے کے لئے خود گرنا۔ پھر اُٹھ کر ان کو بنیاد سمیت کھود ڈالنا ---------------------- ۶۹۴

مسلمان وہاں سے سارا مال لُوٹ کر لے گئے -------- ۶۹۵

اس دین میں کوئی خیر نہیں جس میں جھکنا نہ ہو ------- ۶۹۶

امام کو مقتدیوں کی رعایت رکھنا --------------- ۶۹۶

باب ۲۰۸

نبی کریم ﷺ کا عثمان بن ابوالعاص ثقفی ؓ کو وہ تعلیم دینا جو اس کی شفا کا سبب بنی اور حضور ﷺ کا اس کے لئے دعا کرنا حتیٰ کہ شیطان اس سے الگ ہو گیا اور اس سے نسیان بھی دُور ہو گیا تھا ۶۹۷

ہر درد کا علاج ---------------------------- ۶۹۸

مجموعہ ابواب ۲۰۹

رسول اللہ ﷺ کے پاس عرب کے وفود کی آمد ۶۹۸

باب ۲۱۰

وفد عطارد بن حاجب بنوتمیم میں ۶۹۹

رسول اللہ ﷺ کے حکم سے بنوتمیم کے خطیب کا جواب حضرت ثابت بن قیس بن شماس نے دیا ------------ ۶۹۹

بیر کے پتے پانی میں اُبال کر غسل کرنے کی حکمت ---- ۷۰۱

باب ۲۱۱

وفد بنو عامر اور نبی کریم ﷺ کا عامر بن طفیل کے خلاف بددعا کرنا اور اللہ کا اس کے شر سے کفایت کرنا ۷۰۲

دشمن کے خلاف بددعا کرنا-------------------- ۷۰۳

باب ۲۱۲

وفد عبدالقیس کی آمد اور نبی کریم ﷺ کا ان کی آمد کی خبر دینا ان کی آمد سے پہلے ۷۰۶

حضور ﷺ کا منذر راشج کی تعریف کرنا ---------------- ۷۰۵

دین اسلام قبول کرنے پر جنت کی ضمانت ---------- ۷۰۶

باب ۲۱۳

وفد بنو حنیفہ ۷۰۶

مدعی نبوت مسیلمہ کذاب کا جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف خط -------------------------------- ۷۰۷

حضور ﷺ کا مسیلمہ کذاب کے نام جوابی خط -------- ۷۰۷

قاصدوں کو قتل کرنے کی ممانعت ------------------ ۷۰۷

من گھڑت قرآن کی تلاوت -------------------- ۷۰۸

معبودانِ باطلہ کی کوئی حقیقت نہیں ------------------ ۷۰۸

باب ۲۱۴

مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی کذاب دونوں کذابوں کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کا خواب دیکھنا اور اللہ سبحانہ کا تصدیق کرنا حضور کے خوابوں کی اور اس بارے میں آثار نبوت کا ظہور ۷۰۹

مدعی نبوت اسود عنسی کو فیروز دیلمی نے قتل کیا تھا ------- ۷۱۰

باب ۲۱۵

وفد بنوطئ ان میں زید الخیل اور عدی بن حاتم تھے اور وہ بات جو آپ نے زید سے کہی تھی اور حضور ﷺ کا عدی کو خبر دینا ۷۱۱

صدقہ کی کثرت نارِ جہنم سے حفاظت ---------------- ۷۱۱

حاتم طائی کی بیٹی کی سیرت وصورت کا تذکرہ --------- ۷۱۲

اسلامی زندگی ضمانت ہے دنیاوی چین وسکون کی ----- ۷۱۳

حضور ﷺ کا کریمانہ برتاؤ ---------------------- ۷۱۴

عدی بن حاتم کی حضور سے مجلس اور بعض امور پر اطلاع ۷۱۴

باب ۲۱۶

جریر بن عبداللہ کی نبی کریم ﷺ کے پاس آمد اور حضور ﷺ کا اپنے اصحاب کو اپنے خطبے کے دوران خبر دینا اس کی آمد کے بارے میں ان کی صفت کے مطابق ۷۱۶

مشرک کے آستانے کو تباہ کرنے کے لئے حضور ﷺ نے ڈیڑھ سو مجاہد بھیجے ------------------------------ ۷۱۷

باب ۲۱۷

وائل بن حُجر کی آمد ۷۱۷

باب ۲۱۸

اشعریوں اور اہل یمن کی آمد ۷۱۸

اہل یمن کے اوصاف ------------------------ ۷۱۸

حضور ﷺ کا اہل یمن کو بشارت دینا ------------ ۷۱۹

باب ۲۱۹

حکم بن حزن کی آمد اور جمعہ کے دن حضور ﷺ کے خطبہ کا انداز ۷۱۹

باب ۲۲۰

نبی کریم ﷺ کے پاس زیاد بن حارث صدائی کی آمد اور اس کے قصے میں جو مروی ہے، پانی کا رواں ہونا رسول اللہ ﷺ کی اُنگلیوں کے درمیان ۷۲۰

باب ۲۲۱

عبدالرحمٰن بن ابوعقیل کی نبی کریم ﷺ کے پاس آمد ۷۲۲

باب ۲۲۲

قصۂ دوس اور قصۂ طفیل بن عمرو رضی اللہ عنہ اور ان کی آنکھوں کے درمیان نور وروشنی کا ظہور۔

اس کے بعد ان کے چابک میں روشنی کا ظہور۔

نیز ان کا خواب۔ اور نبی کریم ﷺ کی دعا میں براہین شریعت ۷۲۲

طفیل بن عمرو کا قبول اسلام ---------------------- ۷۲۵

رسول اللہ ﷺ کو محفوظ سرزمین کی پیش کش ---------- ۷۲۵

باب ۲۲۳

قصۂ مزینہ اور ان کا سوال اور کھجوروں میں برکت کا ظہور جس میں سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان کو عطا کی تھی ۷۲۶

کھجوروں میں رسول اللہ ﷺ کی برکت کا ظہور ------ ۷۲۷

باب ۲۲۴

فروۃ بن مُسَیْکْ مُرادی کی آمد اور عمرو بن معدی کرب اور اشعث بن قیس کی آمد نبی کریم ﷺ کے پاس وفد کندہ میں ۷۲۷

عمرو بن معدی کرب کی آمد رسول اللہ ﷺ کے پاس -- ۷۲۸

اشعث بن قیس کی آمد وفد کندہ میں --------------- ۷۲۹

باب ۲۲۵

نبی کریم ﷺ کے پاس صُرد بن عبداللہ کی آمد بنو اسد کے ایک وفد میں اور اس کا مسلمان ہونا ۷۳۰

باب ۲۲۶

رسول اللہ ﷺ کے پاس ضمام بن ثعلبہ کی آمد ۷۳۱

باب ۲۲۷

معاویہ بن حیدۃ قشیری کی آمد اور اس کا حضور ﷺ کے پاس داخل ہونا اور اللہ تعالیٰ کا رسول اللہ ﷺ کی دعا قبول کرنا ۷۳۳

باب ۲۲۸

طارق بن عبداللہ اور اس کے احباب کی آمد نبی کریم ﷺ کے پاس اور رسول اللہ ﷺ کے بارے میں اس عورت کی بات جو اُن کے ساتھ تھی ۷۳۴

باب ۲۲۹

وفد نجران۔ اور بڑے بڑے پادریوں کا شہادت دینا ہمارے پیارے نبی ﷺ کے بارے میں کہ وہ وہی نبی ہیں جن کا وہ لوگ انتظار کرتے آرہے تھے ۷۳۴

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق قرآن کا فیصلہ ------ ۷۳۵

حضور ﷺ کا یہود ونصاریٰ کے احبار ورہبان یعنی ان کے علماء اور پادریوں اور اساقف کو اسلام کی دعوت دینا ۷۳۶

رسول اللہ ﷺ کا یہود ونصاریٰ کے علماء کو جواب ------ ۷۳۶

عہد ومیثاق جو اہل کتاب اور آباؤ اجداد سے لیا گیا تھا حضور ﷺ کی تصدیق کے بارے میں جب وہ آجائیں ان کے پاس اور ان کا خود اقرار کرنا اور ان کے نفسوں کا گواہ ہونا ---------------------------- ۷۳۶

نجران کے پادریوں اور اہل نجران کی طرف رسول اللہ ﷺ کا خط -------------------------- ۷۳۷

اسقف کا اہل نجران کے ایک آدمی سے مشورہ ------- ۷۳۸

نجران کے عیسائیوں کے ساتھ حضور ﷺ کا تحریری معاہدہ برائے ادائیگی جزیہ ------------------------ ۷۳۹

شرحبیل اور اس کے ساتھی رسول اللہ ﷺ کی تحریر لے کر نجران روانہ ہوگئے ------------------------- ۷۴۰

وفد نجران کا مدینے سے واپس آکر نجران میں داخل ہونا
اور بڑے پادری کو رُوداد سُنانا ---------- ۷۴۱
بڑے پادری وراہب کا جواب ---------- ۷۴۱
بڑے راہب کی رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضری
اوراسلام سے محرومی ---------- ۷۴۱
عیسائیوں کے اسقف ابوالحارث اور اس کے ساتھیوں
کی رسول اللہ ﷺ کے پاس آمد یعنی پناہ نامہ ---------- ۷۴۲
اسقف ابوالحارث اور دیگر اساقف کے لئے
رسول اللہ ﷺ کا تحریری معاہدہ ---------- ۷۴۲
عیسائیوں کا حضور ﷺ سے امین آدمی طلب کرنا حضور ﷺ
کا حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو اُمت کا امین قرار دینا ---------- ۷۴۲

باب ۲۳۰

۱۔رسول اللہ ﷺ کا حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو
اہل نجران کی طرف بھیجنا۔
۲۔اور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف ۷۴۳
بھیجنا خالد بن ولید کے بعد۔
حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تکلیف سے رسول اللہ ﷺ کو تکلیف
پہنچنا ---------- ۷۴۳
حضرت علی رضی اللہ عنہ کی دعوت قبیلہ ہمدان کا قبول کرنا ---------- ۷۴۴
رسول اللہ ﷺ کا حضرت علی سے محبت کا حکم ---------- ۷۴۵
حضرت علی رضی اللہ عنہ کا صاحب حکم وقضاء ہونا ---------- ۷۴۵
حضور ﷺ کا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلاف بات کرنے سے
روکنا ---------- ۷۴۵

باب ۲۳۱

رسول اللہ ﷺ کا حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو اور ابوموسیٰ
اشعری رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجنا، اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے
خواب میں جو براہین شریعت ظاہر ہوئے ۷۴۷

اب دعوت وتبلیغ ---------- ۷۴۷
حضور ﷺ نے عہد طلب کرنے والوں کو دینے سے منع
فرمادیا تھا ---------- ۷۴۷
آدابِ ضیف ---------- ۷۴۸
حضرت معاذ نے غلاموں کو نماز پڑھتے دیکھ کر
آزاد کردیا ---------- ۷۵۰
نامۂ رسول اللہ ﷺ بجانب ملوک حمیر بواسطہ ان کے
نمائندگان ---------- ۷۵۱

باب ۲۳۲

فروہ بن عمرو جُذامی کا تذکرہ ۷۵۲

باب ۲۳۳

رسول اللہ ﷺ کا حضرت خالد بن ولید (سیف اللہ) کو
بنوحارث بن کعب کی طرف بھیجنا ۷۵۳

باب ۲۳۴

عمرو بن حزام کے نام رسول اللہ ﷺ کا تفصیلی تحریری
ہدایت نامہ یمن کی طرف روانگی کے وقت ۷۵۴
رسول اللہ ﷺ کی تحریر کا متن اور اس کے
اہم نکات ---------- ۷۵۴

باب ۲۳۵

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کی نبی کریم ﷺ کے پاس آمد
اوراس کا حضور ﷺ کو جسّاسہ کی خبر بتلانا۔اوراس نے
دجال سے جو کچھ سُنا تھا نبی کریم ﷺ کی آمد کے
بارے میں۔اوراس شخص کے ایمان کے بارے میں
جوان کے ساتھ ایمان لے آئے گا ۷۵۶

باب ۲۳۶

وہ روایت جو ہامۃ بن ہیم بن لاقیس بن ابلیس کے نبی کریم ﷺ کے پاس آنے اور اس کے مسلمان ہو جانے کے بارے میں مروی ہے ۷۵۷

باب ۲۳۷

وہ روایت جو نبی کریم ﷺ کے حضرت الیاس علیہ السلام کے ساتھ ملاقات کے بارے میں مروی ہے اور اس کی اسناد ضعیف ہیں۔ واللہ اعلم ۷۵۹

باب ۲۳۸

وہ روایت جو مروی ہے حضور ﷺ کے سماعِ کلام خضر کے بارے میں۔ اور اس کی اسناد ضعیف ہیں ۷۶۰

باب ۲۳۹

عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے وصی کے قصہ کے بارے میں جو روایات آئی ہیں ۷۶۱

وصی عیسیٰ کی طرف حضرت عمر کو بتائی ہوئی علامات قیامت ---------------------------------- ۷۶۱

اس روایت کے بارے میں امام بیہقی کے اُستاد کی رائے گرامی ---------------------------------- ۷۶۲

سعد بن ابی وقاص کی وصی عیسیٰ بن مریم سے ملاقات کا عجیب واقعہ ---------------------------------- ۷۶۲

باب ۲۴۰

سیدنا ابراہیم بن نبی علیہ السلام کی شان میں جو کچھ وارد ہوا ہے اور ان کی وفات حسرت آیات اور یہ واقعہ حجۃ الوداع سے قبل ہوا تھا ۷۶۳

حضور ﷺ کا اپنے لختِ جگر کی نمازِ جنازہ پڑھانا ----- ۷۶۴

باب ۲۴۱

حجۃ الوداع ۷۶۴

حجۃ الوداع اور حضور ﷺ کا خطبہ ---------------- ۷۶۵

قربانی کے جانور کو شعار کرنا ---------------------- ۷۶۸

رسول اللہ ﷺ کا تلبیہ ---------------------------- ۷۶۹

آقائے دوجہاں کی رمی کرنا ------------------------ ۷۶۹

مسلمان کی جان ومال و عزت آبرو کی حفاظت واحترام کرنا ---------------------------------- ۷۷۰

حضور ﷺ کی کلی اور دعا کی برکت کا ظہور ------------ ۷۷۱

باب ۲۴۲

۱۔ حجۃ الوداع میں نبی کرم ﷺ کا لوگوں کو اپنی موت کی خبر دینا۔

۲۔ پھر حضور ﷺ کا اپنے خطبے میں یہ خبر دینا کہ شیطان مایوس ہو گیا ہے کہ تمہاری سرزمین پر اس کی عبادت نہیں کی جائے گی بلکہ وہ اس سے ماسوا پر راضی ہو گیا، پھر وویسا ہی ہوا جیسے آپ نے فرمایا تھا۔ ۷۷۲

سورۃ الفتح سے مراد حضور ﷺ کا اجل مراد ہے۔ حضرت ابن عباس ﷜ کا فرمان ---------------------------- ۷۷۲

حضرت ابن عباس ﷜ کی فضیلت ---------------- ۷۷۳

حضور ﷺ کا امانت کو ادا کرنے کی ترغیب ---------- ۷۷۳

گمراہی سے بچنے کے لئے دو چیزوں کو لازم پکڑنا ---------------------------------- ۷۷۴

باب ۲۴۳

نبی کریم ﷺ کی حجۃ الوداع سے واپسی ۷۷۵

باب ۲۴۴

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج اور عمروں کی تعداد

حضور ﷺ نے انیس غزوات کئے اور ایک حج کیا

زید بن ادہم کا بیان ۷۷۶

حضور ﷺ نے تین حج کئے مرسل روایت ہے -------- ۷۷۶

حضور ﷺ نے چار عمرے اور ایک حج کیا تھا

(حضرت انس کی روایت) ۷۷۷

حضور ﷺ کے تین عمرے ذیقعدہ اور شوال میں

(سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت) ۷۷۷

ذیقعدہ میں حضور ﷺ نے تین عمرے کئے تھے

(سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان) ۷۷۷

باب ۲۴۵

رسول اللہ ﷺ کے غزوات اور سرایا کی تعداد ۷۷۸

سلمہ بن اکوع ؓ نے سات غزوات میں اور سات بعوث میں شرکت کی تھی ------------------------ ۷۷۸

حضرت بریدہ ؓ نے حضور کے ﷺ ساتھ سولہ غزوات میں شرکت کی ------------------------------ ۷۷۸

حضرت بریدہ ؓ کے انیس غزوات کا ذکر ---------- ۷۷۸

سترہ غزوات میں رسول اللہ ﷺ کا ذکر ------------ ۷۷۹

حضرت براء ؓ نے حضور ﷺ کے ساتھ پندرہ غزوات میں شرکت کی ------------------------------ ۷۷۹

حضرت زید بن ارقم ؓ سے انیس غزوات کا ذکر ----- ۷۷۹

حضور کے سترہ غزوات کا ذکر

(یہ روایت زید بن ارقم ؓ سے ہے) ۷۷۹

رسول اللہ ﷺ کے اکیس غزوات کا ذکر

(یہ روایت جابر بن عبداللہ ؓ سے ہے) ۷۷۹

اکیس غزوات رسول سے اُنیس میں حضرت جابر شریک رہے ۸۸۰

رسول اللہ ﷺ نے ستائیس غزوات کئے، حضرت انس آٹھ میں شریک تھے

(موسیٰ بن انس ؓ کا بیان) ۷۸۰

جمیع غزوات رسول بمعہ سرایا تینتالیس تھے

(حضرت قتادہ ؓ کا بیان) ۷۸۰

مغازی رسول اللہ وہ جنگیں جن میں قتال اور باقاعدہ جنگ ہوئی ---------------------------------- ۷۸۱

حضور ﷺ نے بارہ غزوات ایسے کئے جن میں قتال نہیں تھا

(ان میں پہلا غزوہ جو آپ نے کیا) ۷۸۱

رسول اللہ ﷺ کے بُعوث (گروہ، لشکر، وفد) -------- ۷۸۱

۱۔ بعثِ عبیدہ بن حارث بن عبدالمطلب ---------- ۷۸۱

۲۔ بعث ابن جحش ------------------------------ ۷۸۱

۳۔ بعث حمزہ بن عبدالمطلب -------------------- ۷۸۱

۴۔ بعث ابوعبیدہ بن جراح ---------------------- ۷۸۲

۵۔ بعث المنذر بن عمرو ------------------------ ۷۸۲

۶۔ بعث زید بن حارثہ -------------------------- ۷۸۲

۷۔ بعث عمر بن خطاب -------------------------- ۷۸۲

۸۔ بعث علی بن ابوطالب ------------------------ ۷۸۲

۹۔ بعث بشیر بن سعد انصاری -------------------- ۷۸۲

۱۰۔ بعث عبداللہ بن عتیک ----------------------- ۷۸۲

۱۱۔ بعث کعب بن عمیر -------------------------- ۷۸۲

۱۲۔ بعث عمرو بن العاص ------------------------ ۷۸۲

۱۳۔ بعث اسامہ بن زید ---------- ۷۸۳
۱۴۔ بعث علی رضی اللہ عنہ ---------- ۷۸۳
۱۵۔ بعث ابوالعوجآء ---------- ۷۸۳
۱۶۔ بعث عکاشہ بن محصن ---------- ۷۸۳
۱۷۔ بعث عاصم بن اقلح ---------- ۷۸۳
۱۸۔ بعث سعد بن ابووقاص ---------- ۷۸۳
وہ چھبیس غزوات جن کے اندر نبی الملاحم ﷺ نے خود بنفس نفیس شرکت فرمائی ---------- ۷۸۳
وہ نو غزوات رسول جن میں آپ ﷺ نے قتال کیا ---------- ۷۸۴
غزوات وسرایا وبعوث مدینہ آمد سے وفات تک پینتیس بعث اور سرایا ہوئے تھے ---------- ۷۸۴

باب ۲۴۶

۱۔ رسول اللہ ﷺ کا اپنے ربّ کی نعمت کو بیان کرنا (تحدیث نعمت کرنا)۔
۲۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو حکم دیا وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۔
۳۔ نیز آپکی ﷺ خصوصیت بطریق اختصار۔
۴۔ ہم نے کتاب السنن الکبریٰ کے کتاب النکاح میں وہ احکامات ذکر کیے ہیں۔ ۷۸۷
حضور ﷺ کی تین خصوصیات ---------- ۷۸۷
حضور ﷺ کی تین خصوصیات ---------- ۷۸۷
حضور ﷺ کی دیگر انبیاء پر چھ خصوصیات ---------- ۷۸۸
حضور ﷺ کی پانچ خصوصیات ---------- ۷۸۸
حضور ﷺ کی دیگر انبیاء پر پانچ خصوصیات ---------- ۷۸۸
حضور ﷺ کی پانچ خصوصیات ---------- ۷۸۹
حضور ﷺ کی دیگر لوگوں پر تین خصوصیات ---------- ۷۹۰
حضور ﷺ کو توراۃ، انجیل اور زبور کے بدلے قرآن کی سورتیں دی گئیں ہیں ---------- ۷۹۰
میں اولادِ آدم کا سردار ہوں ---------- ۷۹۰
شفاعت کبریٰ کا پس منظر ---------- ۷۹۱
شفاعت کے لئے سارے لوگ حضرت آدم علیہ السلام سے التجا کریں گے ---------- ۷۹۱
شفاعت کے لئے سارے لوگ نوح علیہ السلام سے التجا کریں گے ---------- ۷۹۱
شفاعت کے لئے سارے لوگ ابوالانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام سے التجا کریں گے ---------- ۷۹۱
شفاعت کے لئے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے التجا کریں گے ---------- ۷۹۲
سب لوگ شفاعت کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے التجا کریں گے ---------- ۷۹۲
شفاعت کُبریٰ کے منصب کے حامل خصوصیت کے حق دار ہماری اُمیدوں اور آرزؤں کے مرکز شافع محشر حضرت محمد ﷺ کی بارگاہ عالی میں پوری انسانیت شفاعت کے لئے التجا کرے گی اور آپ شفاعت فرمائیں گے ---------- ۷۹۲
حضور کو لواء الحمد (تعریف الٰہی کا جھنڈا) عطا کیا جانا ---------- ۷۹۳
حضور ﷺ کے لئے ابواب جنت کا کھلنا ---------- ۷۹۳
حضور ﷺ کی شفاعت کا قبول ہونا ---------- ۷۹۳
بروز قیامت امام وخطیب ---------- ۷۹۳

حضورﷺ کا اپنی اُمت سے شفقت اور شفاعت کرنا --- ۷۹۴
بعض دیگر خصوصیات رسول ---------- ۷۹۵
اللہ کے نزدیک اکرم الخلائق قیامت میں حضرت محمدﷺ ہوں گے ---------- ۷۹۶
آدم علیہ السلام کے پانچ سردار بیٹے ---------- ۷۹۶
حضورﷺ عالمی نبی ورسول ہیں ---------- ۷۹۷
اللہ کا حضورﷺ کی زندگی کی قسم کھانا ---------- ۷۹۸
حضرت آدم کا حضرت محمدﷺ کا واسطہ دینا ---------- ۷۹۸
اہل جنت کی پکار ان کے ناموں سے ہوگی کنیت سے نہیں ---------- ۷۹۹
حضور کو یا محمد کہہ کر نہ پکارو ---------- ۷۹۹

باب ۲۴۷

انبیاء کرام کے درمیان تفضیل وترجیح ۷۹۹
ایک اشکال اوراس کا جواب ---------- ۷۹۹
حضرت موسیٰ علیہ السلام مجھ سے پہلے عرش کا کونا پکڑے کھڑے ہوں گے ---------- ۸۰۰
مجھے موسیٰ بن متیٰ پر فضیلت مت دو ---------- ۸۰۱
امام بیہقیؒ کی وضاحت ---------- ۸۰۲
امام ابوسلیمان الخطابی کی وضاحت ---------- ۸۰۲
دونوں حدیثوں میں تطبیق وتوجیہ وتاویل از خطابی ---- ۸۰۳
امام ابوسلیمان خطابی فرماتے ہیں ---------- ۸۰۴
ساری مخلوق سے بہتر ابراہیم علیہ السلام تھے ---------- ۸۰۴
تشریح امام بیہقیؒ ---------- ۸۰۴
میں اللہ کا بندہ اور رسول ہوں ---------- ۸۰۴
تفضیل وترجیح محمد رسول اللہﷺ کے بارے میں (امام بیہقی کی وضاحت) ۸۰۵
فضیلت رسول کی وجہ اوّل ---------- ۸۰۵
شیخ ابوالله حلیمیؒ فرماتے ہیں ---------- ۸۰۶
امام بیہقی فرماتے ہیں ---------- ۸۰۶

☆☆☆

باب ۱

غزوات رسول جن میں آپ ﷺ بنفس نفیس شریک رہے

اور آپ کے سَرایَا بطریق اختصار (بغیر تفصیل)

کیونکہ اس کتاب کی تصنیف کا مقصد غزوات کی تفصیل پیش کرنا نہیں ہے بلکہ اس کتاب کا مقصد تصنیف آپ کی نبوت کے صحیح ہونے کی بابت دلائل کا بیان ہے۔ اور آپ کی رسالت میں سچائی کا اعلان و اظہار ہے۔ اور آپ کے ایام غزوات میں جو اللہ کی نصرت ظاہر ہوتی رہی مسلمانوں (یعنی آپ کے دین کے پیروکاروں کے لئے) اس کا بیان ہے۔ اور اسی بات کا بیان مقصود ہے کہ اللہ نے آیت استخلاف میں حضور ﷺ کے پیروکاروں سے جو وعدہ فرمایا تھا اللہ نے وہ پورا کر دکھایا تھا۔

آیت استخلاف اور اصحاب رسول کے ساتھ کیا گیا عہد

وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضیٰ لھم ولیبد لنھم من بعد خوفھم امنا یعبدو ننی لا یشرکون بی شیئا ومن کفر بعد ذلک فاولئک ھم الفاسقون ۔ (سورۃ النور : آیت ۵۵)

اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں سے وعدہ فرمایا تم میں سے جو ایمان لائے اور عمل صالح کئے کہ وہ ان کو زمین پر ضرور خلافت (مستحکم نظام حکومت) عطا کرے گا، جیسے اس نے ان سے پہلے لوگوں کو عطا کیا تھا۔ اور ان کے دین کو ضرور غلبہ عطا کرے گا جس دین کو اس نے ان کے لئے پسند فرمایا ہے اور خوف کے بعد ان کو امن عطا کرے گا وہ محض میری ہی عبادت کریں گے، میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے۔ جو شخص اس کے بعد بھی کفر کرے گا وہی لوگ فاسق ہوں گے۔

ہمیں خبر دی ابوعبداللہ محمد حافظ نے، وہ کہتے ہیں کہ ان کو حدیث بیان کی محمد بن صالح بن ھانی نے، وہ کہتے ہیں کہ ان کو حدیث بیان کی ابوسعید محمد بن شاذان نے، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی احمد بن سعید دارمی نے، ان کو علی بن حسین واقد نے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی میرے والد نے ربیع بن انس سے، اس نے ابوالعالیہ سے، اس نے اُبی بن کعب سے۔ وہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اصحاب مدینے میں آ گئے اور انصار نے ان کو ٹھکانہ دے دیا تو عرب (آرام سے نہیں بیٹھ گئے تھے حضور ﷺ کے اور صحابہ کے مکہ چھوڑنے کے بعد) بلکہ انہوں نے یعنی عرب (مہاجرین وانصار کو) ایک ہی کمان سے تیر مارے۔ لہٰذا انصار ابھی بے فکر ہو کر نہیں بیٹھ گئے تھے۔ حضور ﷺ کو صحابہ کو بلا کر اور اپنے پاس ٹھہرا کر بلکہ) وہ بھی مسلح ہو کر رات کو سوتے اور صبح مسلح ہو کر اُٹھتے۔ گویا وہ رات دن ان کی حفاظت کے لئے تیار اور مسلح رہتے تھے۔

انصار نے کہا تھا (اہل عرب سے) کہ شاید تم لوگ یہ سمجھتے ہو کہ ہم راتوں کو بے فکر سوتے ہیں (یعنی لمبی تان کر آرام کے ساتھ) اور بس ہم اللہ سے ڈرتے ہیں؟ (یعنی اپنے دشمن اور حریف سے بے خبر رہتے ہیں) تو سنو! ایسی بات نہیں ہے۔ ہم بھی تلواروں کی جھنکار میں پل کر جوان ہوئے ہیں۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اُتاری جو اُوپر گزر چکی ہے۔

وعداللہ الذین اٰمنوا منکم .... الخ

کہ اللہ تعالیٰ نے تم ہی سے ان لوگوں سے عہد کیا ہے جو ایمان و عمل صالح سے آراستہ ہیں کہ ان کی دھرتی پر مستحکم نظام حکومت عطا کیا جائے گا، نظام خلافت تمہارے سپرد کیا جائے گا، ایسا مستحکم نظام کہ جس کے کسی زاویے میں اضطراب و بحران نہیں ہوگا۔ جیسے پہلے داؤد و سلیمان کو مستحکم حکومتیں دی گئی تھیں اور تمہاری زندگی کا ہر جلی خفی خوف ختم ہو جائے گا اور تمکین دین بھی ہوگی کہ چہار دانگ عالم میں میری ہی عبادت ہو رہی ہوگی اور شرک نہیں رہے گا۔

اُبی بن کعب نے یہ آیت فاسقون تک پڑھ کر سُنائی تھی۔

فائدہ : اس آیت میں رسول اللہ ﷺ کی نبوت و رسالت کی دلیل ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس وعدے کو پورا فرمایا تھا۔

فائدہ : اصحاب سیر اور رواۃ کی اصطلاح میں ''غزوہ'' وہ جنگ کہلاتی ہے جس میں رسول اللہ بذاتِ خود شریک ہوئے ہیں اور جس میں آپ خود نہ گئے ہوں بلکہ صحابہ کرام کو روانہ کر دیا ہو اس کو 'بعث'' اور سریہ، سرایا کہتے ہیں

غزوات رسول ﷺ کی تعداد

غزوات کی تعداد ستائیس ہے جن میں رسول اللہ ﷺ بنفسہ خود شریک ہوئے۔ ان ستائیس میں سے نو (۹) غزوات میں آپ نے خود تلوار چلائی اور قتال کیا۔

جن غزوات میں رسول اللہ ﷺ نے خود قتال کیا

۱۔	غزوۂ بدر	جنگ بدر
۲۔	غزوۂ اُحد	جنگ اُحد
۳۔	غزوۂ مُریسیع	جنگ بنوالمصطلق
۴۔	غزوۂ خندق	جنگ خندق
۵۔	غزوۂ قریظہ	جنگ قریظہ
۶۔	غزوۂ خیبر	جنگ خیبر
۷۔	فتح مکہ	-
۸۔	غزوۂ حُنین	جنگ حنین
۹۔	غزوۂ طائف	جنگ طائف

بُعُوث اور سَرایا کی تعداد

(۱) بعث اور سریہ۔ (بُعُوث اور سرایا) کی تعداد سینتالیس (۴۷) ہے۔

(۲) دوسرے قول کے مطابق تعداد ساٹھ (۶۰) ہے۔

بالترتیب غزوات کے نام :

۱۔	غزوۂ اَبْوَآء	اسی کو غزوۂ ودّان بھی کہتے ہیں۔	(اس کے بعد)
۲۔	غزوۂ بواط		(اس کے بعد)
۳۔	غزوۂ سفوان	اسی کو غزوۂ بدر اولیٰ کہتے ہیں۔ یہ کرز بن جابر کی تلاش میں وتعاقب میں تھا۔	(اس کے بعد)
۴۔	غزوۂ العُشیرَہ		(اس کے بعد)
۵۔	غزوۂ بَدر کُبرٰی		(اس کے بعد)
۶۔	غزوۂ بنو سُلَیم	(مقام کُدر) میں۔ اسی کو قرقرۃ الکُدر کہتے ہیں۔	(اس کے بعد)
۷۔	غزوۂ سُوَیق		(اس کے بعد)
۸۔	غزوۂ غطفان	اسی کو غزوہ ذی امر کہتے ہیں۔	(اس کے بعد)
۹۔	غزوۂ فرع	(بحران سے حجاز میں)	(اس کے بعد)
۱۰۔	غزوۂ بنو قَیْنُقَاعُ		(اس کے بعد)
۱۱۔	غزوۂ اُحد		(اس کے بعد)
۱۲۔	غزوۂ حمرآء الاسد		(اس کے بعد)
۱۳۔	غزوۂ بنو نضیر		(اس کے بعد)
۱۴۔	غزوۂ بدر اخیرہ	اسی کو غزوہ بدر الموعد کہتے ہیں۔	(اس کے بعد)
۱۵۔	غزوۂ دومۃ الجندل		(اس کے بعد)
۱۶۔	غزوۂ بنو مصطلق	اسی کو غزوہ مُرَیسیع کہتے ہیں۔	(اس کے بعد)
۱۷۔	غزوۂ خندق		(اس کے بعد)
۱۸۔	غزوۂ بنو قریظہ		(اس کے بعد)
۱۹۔	غزوۂ بنو الحیان		(اس کے بعد)
۲۰۔	غزوۂ حُدیبیہ		(اس کے بعد)
۲۱۔	غزوۂ ذی قِرَدُ		(اس کے بعد)
۲۲۔	غزوۂ خیبر		(اس کے بعد)
۲۳۔	غزوۂ ذات الرقاع	اسی کو غزوہ محارب یا غزوہ بنو ثعلبہ کہتے ہیں۔	(اس کے بعد)
۲۴۔	غزوۂ عمرۃ القضآء		(اس کے بعد)
۲۵۔	غزوۂ فتح مکہ		(اس کے بعد)
۲۶۔	غزوۂ حُنین	جنگ حنین	(اس کے بعد)
۲۷۔	غزوہ طائف		(اس کے بعد)
۲۸۔	غزوۂ تبوک	جنگ تبوک	

فائدہ : بعض محدثین کے نزدیک اس ترتیب میں تقدیم وتاخیر بھی ہے۔

فائدہ : مؤرخ ابن اسحاق، ابن سعد، ابن حزم، ابن اثیر کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے نوغزوات میں قتال کیا تھا۔ بدر، احد، خندق، قریظہ، مصطلق، خیبر، فتح مکہ، حنین اور طائف۔

فائدہ : دوسرے قول کے مطابق بنونضیر، وادی قریٰ، غابہ میں بھی آپ نے قتال کیا تھا۔

ابن عقبہ کا قول ہے کہ آٹھ مقامات پر آپ ﷺ نے قتال کیا۔ اس نے قریظہ کو خندق کے ساتھ لاحق مانا کیونکہ یہ ان کے پیچھے تھا۔ اور دوسروں نے اس کو الگ مانا ہے کیونکہ یہ احزاب کی شکست کے بعد علیحدہ واقع ہوا تھا۔ اسی طرح بعض نے ایک دوسرے کے پیچھے ہونے کی وجہ سے طائف اور حنین کو ایک شمار کیا ہے۔

فائدہ : خطیب بغدادی نے جامع میں ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں زین العابدین علی بن حسین رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں :

کنا نعلم مغاذی رسول اللّٰہ کما نعلم السورۃ من القران

کہ ہم لوگوں کو رسول اللہ ﷺ کے غزوات ایسے پڑھائے جاتے تھے جیسے قرآن کی سورۃ پڑھائی جاتی ہے۔

فائدہ : اسماعیل بن محمد بن سعد بن ابووقاص زہری مدنی کہتے ہیں کہ ہمارے باپ ہمیں رسول اللہ ﷺ کے مغازی کی تعلیم دیتے تھے۔ ان کو ہم سے شمار کرواتے تھے اسی طرح آپ کے سرایا بھی۔ اور وہ کہتے تھے اے بیٹے! یہ تمہارے آباء کا شرف ہے اس کے ذکر کو ضائع نہ کرنا۔

فائدہ : خطیب اور ابن عساکر نے زہری سے روایت کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مغازی کے جاننے میں دنیا اور آخرت کی بھلائی ہے۔

ملخصا من تحشیۃ

دکتور عبد المعطی قلعجی

باب ۲

رسول اللہ ﷺ نے اپنے چچا حمزہ بن عبدالمطلب کو اور عبید بن حارث کو اور سعد بن ابووقاص کو (جہاد کے لئے) روانہ کیا تھا اور غزوۂ ابوآء یہی ودّان ہے۔ اور غزوۂ بواط یہی رضوی ہے اور غزوۂ العشیرۃ اور بدر اولیٰ

(۱) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوجعفر محمد بن محمد بن عبداللہ بغدادی نے، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوعلاثہ نے محمد بن عمرو بن خالد سے، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہمارے والد نے ان کو حدیث بیان کی ابن لہیعہ نے ابوالاسود سے، اس نے عروہ بن زبیر سے (ح)۔ اور ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے بغداد میں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن عبداللہ ابن

عتاب نے ، ان کو قاسم بن عبداللہ بن عبداللہ بن مغیرہ نے ، ان کو اسماعیل بن ابو اویس نے ، ان کو اسماعیل بن ابراہیم بن عقبہ نے اپنے چچا موسیٰ بن عقبہ سے (ح)۔ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ، وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے اسماعیل بن محمد بن فضل شعرانی نے ، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہمارے دادا نے ، ان کو ابراہیم بن منذر نے ، ان کو محمد بن فلیح نے موسیٰ بن عقبہ سے ، اس نے ابن شہاب سے ۔

وہ کہتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے بھیجا حمزہ کو تیس سواروں کی جماعت دے کر۔ یہ پہلی ''بَعْث'' تھی یعنی پہلی جماعت جو بھیجی گئی۔ یہ لوگ چلتے رہے یہاں تک کہ یہ مقام سیف البحر میں پہنچے ارض جھینہ میں ۔ یہ لوگ ابوجھل بن ہشام سے ملے جو ایک سو تیس مشرکین کے ساتھ تھا۔ چنانچہ ان کے درمیان مخشی بن عمرو جھنی روکاوٹ بن گیا اس لئے کہ مخشی اور اس کا گروہ دونوں طرف کے فریقوں کا حلیف تھا۔ لہٰذا کسی نے بھی اس کی نافرمانی نہ کی۔ اور دونوں گروہ اپنے اپنے شہروں کی طرف واپس لوٹ آئے اور ان کے درمیان قتال نہیں ہو۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کچھ عرصے ٹھہرے رہے پھر غزوہ کیا۔ پہلا غزوہ جس میں آپ ﷺ نے جہاد کیا تھا یہ صفر کے مہینے میں تھا۔ مدینے میں حضور ﷺ کی آمد کے بارہ ماہ پورے ہونے پر۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ مقام ابواء میں پہنچ گئے تھے۔

(ابوآء ایک بستی تھی اعمال فرع میں سے مدینے سے ۔ اس کے اور جحفہ کے درمیان مدینہ سے تیئس میل پر ۔ اور کہتے ہیں کہ ابوآء ایک پہاڑ ہے مقام آرہ کے دائیں طرف ۔ اور یمین سے مراد مدینے سے مکے کی طرف بالائی راستہ ہے وہاں ایک شہر ہے جو اسی پہاڑ کی طرف منسوب ہے۔ اور اسی مقام ابوآء میں حضور ﷺ کی والدہ آمنہ بنت وہب کی قبر ہے)۔ مگر حضور ﷺ واپس آگئے ۔ پھر آپ ﷺ نے مہاجرین اوّلین میں ساٹھ آدمی بھیجے اس غزوہ میں ۔ انصار میں سے کوئی ایک آدمی بھی نہیں تھا۔ حضور ﷺ نے ان ساٹھ افراد پر عبیدہ بن حارث بن مکلب کو امیر مقرر کیا تھا۔ وہاں یہ لوگ مشرکین کی ایک بڑی جماعت کے ساتھ ٹکرائے تھے ایک مشہور پانی کے گھاٹ پر، جس کو رابغ کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ سب نے تیروں بھالوں کی بارش کر دی مسلمان سمٹ گئے تھے۔ ان کے حمایتی تھے جو اُن کی طرف سے لڑتے رہے یہاں تک کہ ثنیۃ اعزہ میں اُتر گئے تھے۔

اور سعد بن ابووقاص اپنے اصحاب کی طرف سے تیر چلاتے رہے اس کے بعد بعض بعض سے ہٹ گئے تھے۔ اور پہلا شخص جس نے اللہ کی راہ میں تیر چلایا تھا وہ سعد بن ابووقاص تھے۔ اور یہی وہ پہلا دن تھا جس دن مسلمان اور مشرکین قتال میں باہم مقابل ہوئے تھے۔ اور عقبہ بن غزوان اور مقتداد بن اسود اسی دن بھاگ کر مسلمانوں کی طرف آگئے تھے۔ اس سے قبل وہ قریش کی قید میں محبوس تھے جو کہ اس قبل مسلمان ہو چکے تھے۔ مشرکین کے ساتھ مل کر چلے آگئے تھے موقع پا کر دونوں نکل کر عبیدہ (امیر لشکر کے) اور اس کے اصحاب کے پاس آگئے تھے۔ یہ الفاظ موسیٰ بن عقبہ کی روایت کے ہیں۔ (الدرر ص ۹۶ ۔ سیرۃ ابن ہشام ۲/۲۲۴ ۔ البدایۃ والنہایۃ ۳/۲۴۳)

اور عروہ بن زبیر کی حدیث میں کہ ان کو ابوجہل بن ہشام تین سواروں کے ساتھ ملے تھے۔ اور کہتے ہیں کہ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ گیارہ مہینے ٹھہرے رہے تھے ۔ اس کے بعد صفر کے مہینے میں نکلے تھے حتی کہ مقام ابواء میں پہنچے ۔ اور باقی گذشتہ روایت کے مفہوم کے مطابق ہے۔

حضرت حمزہ کو جہاد کے لئے روانہ کرنا .... (۲) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ، ان کو ابوالعباس محمد یعقوب نے ، ان کو احمد بن عبدالجبار نے ، ان کو یونس بن بکیر نے ، ان کو ابن اسحاق نے ، وہ کہتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ جنگ کرنے کے لئے تیار ہو گئے تھے ، آپ اس چیز میں کوشاں تھے جس کا اللہ نے حکم دیا تھا یعنی اللہ کے دشمنوں کے ساتھ جہاد کرنے کا اور ان سے قتال کرنے کا مشرکین سے جو لوگ آپ کے قریب تھے۔ حضور مدینے میں آئے تھے ماہ ربیع الاول میں جب اس کی بارہ راتیں گزر چکی تھیں پھر آپ مدینے گیارہ ماہ تک قیام پذیر رہے۔ اس کے بعد آپ جہاد کرنے کے لئے نکل گئے حتیٰ کہ مقام ودّان میں پہنچے (یہ بستی جو مکے اور مدینے کے درمیان جامع ہے نواحی ضرع میں اس کے اور ھرشیٰ کے درمیان چھ میل کا فاصلہ ہے۔ ھرشیٰ اور ابوآء کے درمیان آٹھ میل کا فاصلہ ہے ودّان جحفہ کے

قریب ہے)۔آپ ودّان میں اس لئے گئے کہ قریش کا ارادہ رکھتے تھے اور بنوضمرہ بن بکر بن عبد منات بن کنانہ کا۔یہی غزوۂ ابوآء کہلاتا ہے۔
اس مقام میں آپ کو واپس کروایا تھا بنوضمرہ نے جس نے واپس کروایا تھا وہ ان کا سردار تھا۔اس زمانے میں مخشی بن عمرو کہتے ہیں کہ اس کے
بعد رسول اللہ ﷺ مدینہ واپس لوٹ آئے وہاں آپ کو جنگ کا سابقہ نہیں پڑا ، نہ آپ نے کسی سے از خود تعرض کیا نہ کوئی قتال کے لئے نکلا۔
آپ صفر کا بقیہ مہنیہ وہاں رہے اور ربیع الاول کے ابتدائی ایام۔

آپ نے اپنی جگہ عبیدہ بن حارث بن عبد المطلب کو بھیجا مہاجرین کے ساٹھ سواروں کے ساتھ۔ان میں انصاری کوئی ایک بھی نہیں تھا
اور یہی وہ پہلا جھنڈا تھا جو رسول اللہ ﷺ نے باندھا تھا اور حضور نے اپنے اسی مقام پر بھیجا تھا حمزہ بن عبد المطلب کو سیف البحر کی طرف العیص کے
کونے کی طرف سے مہاجرین کے تیس سواروں کے ساتھ ، ان میں انصاری ایک بھی نہیں تھا۔لہٰذا عبیدہ بن حارث اور مشرکین مقام ثنیۃ المرّہ
ایک پانی کے گھاٹ پر باہم ملے ، ان کے درمیان تیراندازی ہوئی تھی ، ان دونوں مشرکین پر ابوسفیان بن حرب مقرر تھے۔اور پہلا شخص جس نے
اللہ کی راہ میں تیر چلایا وہ سعد بن مالک ؓ تھے۔لہٰذا مسلمان بعض بعض کی طرف بھاگ کر جانے لگے ، اسی دن مقداد بن اسود اور عقبہ بن
غزوان بھی بھاگ کر مسلمانوں میں شامل ہو گئے تھے۔

بتایا کہ حمزہ بن عبد المطلب تیس سواروں کو ساتھ لے کر ساحل سمندر کی طرف بڑھے تو ابوجہل بن ہشام تین سو سواروں کو لے کر ان سے ملے۔
دونوں کے درمیان مجدی بن عمرو جہنی آڑ اور رکاوٹ بن گئے اور دونوں فریقوں کی طرف سے حلیف مقرر تھے۔لہٰذا حمزہ واپس آگئے اور ان کے
درمیان قتال نہیں ہوا۔

لوگوں نے عبیدہ بن حارث اور حمزہ کے جھنڈے کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ حمزہ کا جھنڈا عبیدہ کے
جھنڈے سے پہلے تھا اور بعض نے کہا کہ عبیدہ کا جھنڈا حمزہ سے پہلے تھا۔یہ اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے دونوں کو اکٹھے روانہ کیا تھا۔لہٰذا یہ
بات مسلمانوں سے مشکل ہو گئی (یا مل جل گئی)۔(سیرۃ ابن ہشام ۲/ ۲۲۸۔۲۳۰)

بتایا کہ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ربیع الآخر میں جہاد کیا قریش کے ساتھ حتیٰ کہ آپ مقام بواط تک جا پہنچے رضویٰ کے کونے پر۔
اس کے بعد آپ واپس لوٹ آئے تھے اور کسی سے مقابلہ نہیں ہوا تھا۔(بواط پہاڑ سے جھینہ کے پہاڑوں میں سے ، ینبع کے قریب
اور رضویٰ بھی ایک پہاڑ ہے ینبع سے ایک دن کے سفر کی مسافت پر اور مدینہ سے چار دن کی مسافت پر۔یہ پہاڑ شعبوں وادیوں ،
پانی اور درختوں سے آباد ہے۔

حضور ﷺ وہاں پر ربیع الآخر کا بقیہ حصہ ٹھہرے رہے اور کچھ حصہ جمادی اولیٰ کا بھی۔اس کے بعد آپ ﷺ نے غزوہ کیا مراد ہے قریش کے ساتھ۔
لہٰذا رسول اللہ ﷺ بنو دینار بن نجار کی سرنگ میں چلتے رہے حتیٰ کہ آپ مقام عشیرہ پر اُترے بطن ینبع میں۔لہٰذا آپ ﷺ جمادی اولیٰ میں وہاں رہے
اور جمادی ثانیہ کی کچھ راتیں بھی اور وہاں پر آپ بنی مدلج اور بنوضمرہ میں سے ان کے حلیفوں سے وہ رخصت ہوئے۔
(سیرۃ ابن ہشام ۲/ ۲۳۳۔۲۳۴)

ابن اسحاق کہتے ہیں کہ ، مجھے حدیث بیان کی یزید بن محمد بن خثیم نے محمد بن کعب قرظی سے ، وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ابومحمد بن
خثیم محاربی نے عمار بن یاسر سے ، وہ کہتے ہیں کہ میں اور علی بن ابوطالب دونوں غزوہ ذا العشیر میں رفیق اور ساتھی تھے بطن وادی ینبع میں۔
جب رسول اللہ ﷺ اس وادی میں اُترے تو آپ ایک مہینہ تک وہاں مقیم رہے۔آپ نے اس میں صلح کر لی بنومدلج سے اور ان کے حلیفوں سے
بنی ضمرہ میں سے ان کے ساتھ آپ ﷺ نے معاہدہ کر لیا۔

چنانچہ علی بن ابوطالب ؓ نے مجھ سے کہا ، کیا آپ یہ چاہیں گے اے ابوالیقظان ! کہ ہم لوگ ان لوگوں کے پاس جائیں جو بنی مدلج کی
جماعت میں یہ اپنے چشمے میں کام کرتے ہیں ، ہم بھی دیکھیں کہ وہ لوگ کیسے کرتے ہیں ؟ چنانچہ ہم لوگ ان کے پاس گئے۔ہم نے لحظہ بھر

ان کو دیکھا اس کے بعد ہمیں نیند نے تنگ کیا ہم لوگ کھجور کے بچوں کی طرف آئے نرم زمین پر اور ہم وہاں آ کر سو گئے۔ اللہ کی قسم ہمیں نہ جگایا مگر رسول اللہ ﷺ نے اپنے پیر سے۔ ہم لوگ اُٹھ بیٹھے تو ہم نرم زمین کی وجہ سے خاک آلود ہو چکے تھے۔ اس دن رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا تھا اے ابوتراب! (مٹی والے مٹی لگائے ہوئے) ہم نے حضور ﷺ کو خبر دی کہ ہم نے بنو مدلج کو دیکھا پھر نیند ہمارے اُوپر غالب آ گئی ہم یہاں آ کر سو گئے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہیں سب لوگوں میں سے شقی ترین دو آدمیوں کے بارے میں نہ بتا دوں؟ ہم نے کہا جی ہاں یا رسول اللہ ﷺ۔ آپ نے فرمایا کہ ایک تو قوم ثمود کا وہ شخص جس نے صالح علیہ السلام کی اُونٹنی کی کونجیں کاٹ دی تھیں اس کا نام اُحَیمِر تھا اور دوسرا وہ شخص جو آپ کو یہاں پر مارے گا اور حضور ﷺ نے اپنے سر پر ہاتھ رکھ لیا حتیٰ کہ اس سے یہ جگہ تر ہو گئی اور اپنا ہاتھ اپنی داڑھی پر رکھ لیا۔ (سیرۃ ابن ہشام ۲/۲۳۶۔۲۳۷)

ابن اسحاق کہتے ہیں کہ حضور ﷺ مدینے میں زیادہ عرصہ نہیں ٹھہرے تھے۔ جب غزوہ ذوالعشیرہ سے واپس لوٹے تھے دس راتیں بھی شاید نہ ہوئی تھیں کہ آپ نے کرز بن جابر فہری نے لوٹ ڈالی تھی مدینے کے چرنے والے جانوروں پر۔ رسول اللہ ﷺ اس کی طلب میں نکلے تھے حتیٰ کہ آپ ایک وادی میں پہنچے اس کو سفوان کہتے تھے، یہ بدر کے کونے پر تھی یہی غزوہ بدر اولیٰ مقام تھا جو آپ سے نکل گیا تھا آپ نے اس کو نہیں پایا تھا، رسول اللہ ﷺ وادی میں لوٹ آئے تھے۔ آپ جمادی ثانیہ اور رجب، شعبان ٹھہرے۔ اس دوران آپ ﷺ نے آٹھ افراد کی جماعت سے سعد کو بھیجا تھا وہ واپس لوٹ آیا، وہ بھی کسی لڑنے والی جماعت سے نہ مل سکا یعنی کسی سے جنگ نہیں ہوئی۔
(سیرۃ ابن ہشام ۲/۲۳۸)

اسلام میں پہلے امیر .... (۳) ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن احمد بن عبدان نے، ان کو احمد بن عبید صفار نے، ان کو اسماعیل بن فضل نے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی سھل بن عثمان نے عسکری نے، ان کو یحییٰ بن ابوزائدہ نے، ان کو مجاہد نے زیاد بن علاقہ سے، اس نے سعد بن ابووقاص سے۔ وہ کہتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ مدینے میں آئے ہمیں انہوں نے کچھ سواروں کے ساتھ بھیجا۔ ہم لوگ ایک سو بھی نہیں تھے اور ہمیں آپ ﷺ نے حکم دیا کہ ہم بنی کنانہ یا جہینہ کے ایک قبیلے پر غارت کریں، اچانک حملہ کریں۔ چنانچہ ہم نے ان پر غارت ڈالی وہ لوگ زیادہ تھے ہم لوگوں نے جہینہ کے لوگوں کی طرف پناہ لی۔ ہم لوگ رات کو گئے ان لوگوں نے ہم سے کہا کہ تم لوگ شہر الحرام میں کیوں قتال کر رہے ہو۔ ہم لوگوں نے جواب دیا کہ ہم لوگ شہر الحرام میں ان لوگوں سے ڈر رہے ہیں جن لوگوں نے ہمیں بلد الحرام سے نکال دیا ہے۔ اس وقت مالِ غنیمت کا طریقہ یہ ہوتا تھا کہ جو چیز جو شخص حاصل کر لے گا وہ اسی کی ہوگی۔ ہم میں سے کچھ لوگوں نے کہا ہم چلتے ہیں ان قریش کے ماسوا پر اور ہم ان کو کاٹتے ہیں۔ مگر زیادہ لوگوں نے ہم میں سے کہا کہ نہیں بلکہ ہم اپنی اسی جگہ ٹھہریں گے۔ کہتے ہیں کہ میں اور میرے کچھ دیگر ساتھی تھے ہم لوگوں نے کہا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے پاس چل کر ان کو خبر بتاتے ہیں۔ لہٰذا ہم لوگ گئے نبی کریم ﷺ کے پاس۔ حضور ﷺ غصے سے کھڑے ہو گئے۔ آپ ﷺ کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم لوگ میرے ہاں سے متفق ہو کر گئے تھے اور واپس آئے ہو تو متفرق ہو چکے ہو۔ سنو تم سے پہلے لوگوں کو فرقت نے ہلاک کر دیا تھا۔ میں تمہارے اُوپر ایک آدمی کو مقرر کروں گا جو تم میں سے زیادہ اچھا نہیں ہو گا مگر تم سے زیادہ صابر ہو گا بھوک پیاس پر۔ لہٰذا آپ ﷺ نے ہمارے اوپر عبداللہ بن جحش کو بھیجا وہ پہلے امیر تھے اسلام میں جن کو امیر مقرر کیا گیا تھا۔

(۴) ہمیں خبر دی ابوالحسن نے، ان کو احمد نے، ان کو محمد بن یونس نے، ان کو خرج بن عبید ازدی نے، ان کو حماد بن اسامہ نے، ان کو مجاہد بن سعید نے زیادہ بن علاقہ سے، اس نے قطبہ بن مالک سے، اس نے سعید بن ابووقاص سے۔ وہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینے میں آئے۔ راوی نے اس کے بعد حدیث اپنے مفہوم کے ساتھ ذکر کی ہے مگر اس میں مال فئی کا یعنی غنیمت کا ذکر نہیں کیا۔ کہتے ہیں کہ کچھ لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس واپس لوٹ آئے اور میں کچھ لوگوں سمیت وہیں ٹھہر گیا تاکہ ہم غیر قریش پر قبضہ کریں۔ اور آگے اس نے حدیث ذکر کیا ہے۔ (سیرۃ ابن ہشام ۲/۲۴۰)

(۵) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوعبداللہ محمد بن احمد اصبہانی نے، ان کو حسن بن جہم نے، ان کو حسین بن فرج نے، ان کو محمد بن عمرو واقدی نے۔ انہوں نے کہا کہ پہلا جھنڈا جو رسول اللہ ﷺ نے باندھا تھا وہ حضرت حمزہ بن عبدالمطلب کے لئے تھا ماہِ رمضان میں۔ حضور ﷺ کی ہجرت سے سات ماہ بعد وہ قریش کے ایک قافلے پر تعرض کرنے جا رہے تھے۔ (مغازی الواقدی ۲/۱)

کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے زید بن حارثہ کو بھی بھیجا تھا اور ابورافع کو مکے کی طرف تاکہ وہ لوگ آپ ﷺ کی اہلیہ حضرت سودہ بنت زمعہ کو اور حضور ﷺ کی صاحبزادیوں کو مکے سے مدینے لے آئیں۔ یہ ہجرت کے پہلے سال کی بات ہے۔

اور واقدی نے ذکر کیا ہے کہ وہ جھنڈا جو رسول اللہ ﷺ سعد بن ابووقاص کے لئے باندھا تھا وہ ذیعصرہ میں تھا ہجرت سے نو ماہ بعد۔ اور اس نے ذکر کیا ہے کہ حضور ﷺ نے ہجرت سے دوسرے سال جہاد کیا تھا انہی افراد کے ساتھ اپنے اصحاب میں سے۔ مقام رضوی تک مراد ہے کہ قریش کے قافلوں کے ساتھ تعرض کیا تھا جن کو امیہ بن خلف لا رہا تھا اور آپ نے مدینے میں اپنا نائب سعد بن معاذ کو بنایا تھا۔ اُس دن رسول اللہ ﷺ کا جھنڈا بردار سعد بن ابووقاص زہری تھا۔ اس کے بعد آپ ﷺ واپس مدینے لوٹ آئے تھے کسی جنگ سے اس کو سابقہ نہیں پڑا تھا۔

اور واقدی نے ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بدر اولیٰ کا غزوہ ہجرت سے دوسرے سال کیا تھا۔ مدینے میں بخار کی وباء پھیل گئی تھی ان کو کرز بن جابر فہری نے چلایا تھا۔ حضور ﷺ اس کے پیچھے گئے تھے تعاقب میں۔ آپ کے حامل ہوا حضرت علی بن ابوطالب ﷺ تھے آپ نے مدینے پر اپنا نائب زید بن حارثہ کو بنایا تھا پھر رسول اللہ ﷺ نے ان کو اپنے پاس طلب کر لیا تھا۔ وہ بدر میں پہنچ گیا تھا مگر اس کو رسول اللہ ﷺ تک نہیں پہنچایا تھا جب کرز ان سے نکل گیا تو آپ ﷺ مدینے واپس لوٹ آئے تھے۔ یہ غزوات بدر اولیٰ کہلاتے ہیں۔

اور واقدی نے ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ دوسرے سال عُشیرہ کی طرف نکلے تھے مہاجرین کے ساتھ۔ مدینے میں حضور ﷺ نے ابوسلمہ بن عبدالاسلام کو نائب بنایا تھا۔ اس دن آپ ﷺ کے جھنڈا بردار حمزہ بن عبدالمطلب تھے۔ حتیٰ کہ آپ ﷺ بطن وادی ینبع میں پہنچ گئے۔ وہاں پر بنی مدلج اور بنی حمزہ میں سے ان کے حلیفوں کے ساتھ معاہدے کئے پھر مدینے لوٹ آئے۔ (مغازی الواقدی ۲/۱۔۳)

باب ۳

سریۂ عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ

(۱) ہمیں خبر دی ابوسعید بن ابوعمرو صیرفی نے، ان کو حدیث بیان کی ابومحمد احمد بن عبداللہ فرکی نے، ان کو خبر دی علی بن محمد بن عیسیٰ نے، ان کو ابوالیمان نے۔ وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی شعیب بن ابوحمزہ نے زہری سے۔ وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی عروہ بن زبیر نے یہ کہ رسول اللہ نے مسلمانوں میں سے ایک جہادی لشکر روانہ کیا اور ان پر عبداللہ بن جحش اسدی کو امیر بنا دیا۔ وہ لوگ روانہ ہوئے وہ لوگ کھجوروں کی زمین پر یا وادی نخلہ میں اُترے۔ انہوں نے وہاں پر عمرو بن حضرمی کو پالیا قریش کے ایک تجارتی قافلے میں۔ اس دن جب شہر الحرام کا ایک دن باقی رہ گیا تھا مسلمانوں نے سخت اختلاف کیا۔ ان میں سے کسی کہنے والے نے کہا یہ دشمن سے جہاد اور غزوہ ہے اور غنیمتیں بھی حاصل ہونے والی ہیں جس کا اللہ نے ہمیں رزق دیا ہے۔ اور ہم یہ جان سکیں کہ یہ دن ماہِ حرام میں سے ہے یا نہیں۔ اور ان میں سے کسی کہنے والے نے کہا ہم تو آج کے دن کو شہر حرام میں سے سمجھتے ہیں اور ہم نہیں قبول کرتے اس بات کو کہ تم اپنی لالچ کے لئے اس کو حلال بنالو جس لالچ کو تم سامنے دیکھ رہے ہو۔ چنانچہ یہ لالچ کا امر ان پر غالب آ گیا جو دنیا کا مال ومتاع چاہتے تھے۔

لہٰذا انہوں نے علی بن جعفری کو باندھ لیا اور اس کو قتل کر دیا اور اس کے قافلے لوٹ کر غنیمت بنالیا۔ کفارِ قریش کو اس بات کی اطلاع ملی اور یہ حضرمی پہلا شخص تھا جو مسلمانوں اور مشرکوں کے درمیان قتل ہوا۔ چنانچہ قریش کا ایک وفد روانہ ہو کر حضور ﷺ کے پاس مدینے میں آیا اور آ کر کہنے لگا محمد کیا آپ شہر الحرام میں قتال کرنے کو حلال قرار دیتے ہیں۔ اللہ نے اس موقع پر آیت اُتاری :

یسئلونك عن الشهر الحرام قتال فيه قل قتال فيه كبير و صد عن سبيل الله ...... (تا آخر آیت)

(سورۃ البقرہ : آیت ۲۱۷)

یہ لوگ آپ سے پوچھتے ہیں شہر الحرام کے بارے میں یعنی ان میں قتال کرنے کے بارے میں۔ فرما دیجئے ان میں قتال کرنا بڑا گناہ ہے مگر اللہ کی راہ میں جانے سے روکنا اور اس کے ساتھ کفر کرنا اور مسجد الحرام سے روکنا اور اس کے رہنے والوں کو اس میں سے نکالنا اللہ کے نزدیک بڑا گناہ ہے۔ اور فتنہ و فساد قتل سے بڑا گناہ ہے۔ الخ

ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں بیان کر دیا ہے کہ شہر الحرام میں قتال کرنا حرام ہے جیسے پہلے تھا۔ اور مؤمنوں میں سے جن کو حلال سمجھا گیا وہ اس سے بڑا ہے۔ اللہ کی راہ سے ان کو روکنا جب ان کو قید کیا جاتا ہے اور ان کو عذاب دیا جاتا ہے اور ان کو بند رکھا جاتا ہے۔ اس سے کہ وہ کہیں ہجرت نہ کر جائیں رسول اللہ ﷺ کے پاس۔ قریش کا اللہ کے ساتھ کفر کرنا اور ان کا مسلمانوں کو مسجد الحرام سے روکنا۔ حج سے اور عمرے سے اور حرم میں نماز سے۔ اور مشرکین کا اہلِ مسجد کو اس میں سے نکال دینا حالانکہ وہ لوگ حرم کے رہنے والے ہیں اور مشرکین کا ان کو فتنے میں واقع کرنا دین سے۔ یہ سب اس سے بڑے گناہ ہیں۔

ہمیں خبر پہنچی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ابن الحضرمی کا خون بہا دے دیا تھا اور شہر الحرام قائم رکھا تھا جیسے پہلے تھی۔ یہاں تک کہ اللہ نے یہ آیت اُتاری : براءة من الله و رسوله ۔ (سورۃ التوبہ : آیت ۱)

(قولہ) اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے اعلان بیزاری ہے حجِ اکبر کے دن، کہ اللہ مشرکین سے بیزار ہے۔

(۲) ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ اور ابو سعید بن ابو عمرو نے۔ ان دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو العباس محمد بن یعقوب نے، ان کو احمد بن عبدالجبار نے، ان کو یونس بن بکیر نے، ان کو ابن اسحاق نے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے یزید بن روحان نے عروہ بن زبیر سے۔ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے عبداللہ بن جحش کو ارض نخلہ یا وادیٔ نخلہ کی طرف روانہ کیا تھا اور اس سے کہا تھا کہ تم وہیں رہنا یہاں تک کہ تمہارے پاس قریش کی کوئی خبر آئے۔ مگر آپ نے اس کو قتال کرنے کا حکم نہیں دیا تھا۔

یہ واقعہ شہر الحرام کا ہے۔ اور آپ نے اس کو ایک تحریر لکھ کر دی یہ بتانے سے پہلے کہ اس نے کہاں جانا ہے۔ اور فرمایا کہ تم اور تمہارے ساتھی جاؤ، جب دو دن کی مسافت طے کر لو تو اس خط کو کھولو اور اس میں دیکھو میں نے جو حکم دیا ہو اس پر عمل کرو اور ہاں آپ اپنے دوستوں میں سے کسی کو اپنے ساتھ جانے کے لئے مجبور نہ کرنا یہاں تک کہ آپ مکے اور طائف کے درمیان مقام نخلہ میں پہنچ جائیں اور آپ وہاں سے ہمارے پاس قریش کی خبریں لے آئیں جو ان سے خبریں مل سکیں۔

چنانچہ اس خط کو پڑھنے کے بعد عبداللہ نے اپنے احباب سے کہا، سَمعاً وَاَطاعَةً (ہم نے یہ حکم سُنا اور ہم اس کی اطاعت کریں گے)۔ تم میں سے جس کو شہادت کی خواہش ہو وہ میرے ساتھ چلے میں رسول اللہ ﷺ کے حکم پر جا رہا ہوں۔ اور جو شخص تم سے شہادت کو ناپسند کرتا ہے وہ یہیں سے واپس لوٹ جائے۔ بے شک مجھے رسول اللہ نے منع فرمایا ہے کہ تم میں سے کسی کو زبردستی نہ کروں۔ لہٰذا سارے لوگ (اس کے دوست) ان کے ساتھ چلے گئے حتیٰ کہ جب مقام بحران پہنچے تو سعد بن ابو وقاص اور عقبہ بن غزوان کا اُونٹ گم ہو گیا جس پر وہ باری باری سواری کر رہے تھے۔ لہٰذا وہ لوگ اس کی تلاش میں پیچھے رہ گئے اور باقی لوگ آگے بڑھتے رہے حتیٰ کہ وہ نخلہ میں پہنچ گئے۔

چنانچہ ایسا اتفاق ہوا کہ وہاں ان کے پاس سے قریش کا مکے جانے والا ایک تجارتی قافلہ گزر رہا تھا ان کا بڑا عمرو بن حضرمی تھا اور دیگر لوگ حکم بن کسیان، عثمان اور مغیرہ عبداللہ کے بیٹے تھے یہ لوگ ساتھ تھے۔ ان لوگوں کے پاس مال تجارت بھی تھا جس کو طائف سے لا رہے تھے، کچھ چمڑا تھا، کشمش تھی۔ مسلمان گروہ کو جب اس قافلے والوں نے دیکھ لیا تو مسلمانوں میں سے واقد بن عبداللہ نے ان کو جھانکا۔ اتفاق سے اس نے سر منڈوایا ہوا تھا۔ انہوں نے جب اسے سر منڈا دیکھا تو آپس میں بولے کہ عمرے والے ہیں۔ تمہیں ان سے کوئی خطرہ نہیں ہے۔ (ادہر مسلمان گروہ کے منہ میں پانی آ رہا تھا سامان کو دیکھ کر کہ ان کو وہ مظالم یاد آ گئے جو ان کے ساتھ مشرکین نے مکے میں روا رکھے ہوئے تھے)۔ ان مسلمانوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ کیا ان پر حملہ کر کے سامان چھین لینا چاہئے؟ جبکہ یہ دن ماہ رجب کا آخری دن تھا جو شھر الحرام میں سے ایک ہے۔

کہنے لگے کہ اگر ہم ان کو قتل کرتے ہیں اور سامان لیتے تو یہ شھر الحرام کی حرمت ریزی ہوگی اور اگر ہم ان کو چھوڑ دیتے ہیں تو یہ آج رات ہی مکہ میں اور حرم میں قافلہ داخل ہو جائے گا اور یہ ہمارے ہاتھ نہیں آئے گا۔ لہٰذا پورے گروہ نے اتفاق کر لیا کہ قافلے والوں کو قتل کر دیا جائے۔ لہٰذا واقد بن عبداللہ تمیمی نے عمرو بن حضرمی پر تیر چلا کر اس کو قتل کر دیا اور عثمان بن عبداللہ اور حکم بن کسیان کو قید کر لیا اور مغیرہ بھاگ نکلا اس نے اس کو ناکام کر دیا۔ چنانچہ یہ لوگ اس قافلے کو سامان سمیت چلا کر رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آئے مگر رسول اللہ ﷺ اس اقدام پر ناراض ہوئے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے تمہیں قتال کرنے کا حکم نہیں دیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے قیدیوں کو رکھ لیا اور قافلے کا سامان بطور امانت محفوظ رکھا۔ اس مال میں سے آپ نے کچھ بھی نہ لیا۔

حضور ﷺ نے جب ان لوگوں کو کھری کھری سنائیں اور ناراضگی کا اظہار کیا تو ان کے ہاتھوں سے تلواریں گر گئیں (ان کو اپنی اس غلطی کا شدید احساس ہوا)۔ اور وہ سمجھے کہ بس اب وہ ہلاک ہو گئے اور ادھر سے ان کو مسلمان بھائیوں نے بھی سرزنش کی، اُدھر مکے میں جب یہ خبر پہنچی تو قریش نے دل کھول کر حضور کے خلاف ہرزہ سرائی کی۔ کہنے لگے :

(۱) محمد نے ناحق اور حرام طریقے پر خون بہایا ہے۔

(۲) اور حرام طریقے پر خون بہا کر مال حاصل کیا ہے۔

(۳) اور اس میں اس نے آدمیوں کو ناحق قید بھی کیا ہے۔

(۴) اور شہر الحرام کی حرمت کو پامال کیا ہے۔ اس کو حلال بنا لیا ہے۔

چنانچہ اللہ نے یہ آیت اُتاری :

یسئلونك عن الشهر الحرام قتال فيه قل قتال فيه كبير و صدٌ عن سبيل الله و كفر به و المسجد الحرام و اخراج اهله منه اكبر عند الله و الفتنة اكبر من القتل ۔ (سورۃ البقرہ : آیت ۲۱۷)

آپ سے سوال کرتے ہیں شہر الحرام کے بارے میں یعنی اس میں قتال کرنے کے بارے میں۔ فرما دیجئے کہ اس میں قتال کرنا بڑا گناہ ہے۔ (۱) مگر اللہ کی راہ سے روکنا۔ (۲) اور اللہ کے ساتھ کفر کرنا۔ (۳) اور مسجد الحرام سے روکنا۔ (۴) اور مسجد الحرام کے رہنے والوں کو اس میں سے نکال باہر کرنا۔ اللہ کے نزدیک قتال اشہر الحرام سے زیادہ بڑا گناہ ہے اور فتنہ برپا کرنا قتل سے بھی بڑا گناہ ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اللہ کے ساتھ کفر کرنا قتل سے زیادہ بڑا گناہ ہے۔ جب یہ آیت اُتری رسول اللہ نے قافلہ کا سامان لے لیا اور دونوں قیدیوں کو فدیہ بنا دیا اور ان کو گویا اس سامان کے بدلے میں چھوڑ دیا۔ مسلمانوں نے کہا یا رسول اللہ کیا ہمارے بارے میں امید کرتے ہیں کہ یہ غزوہ شمار ہوگا؟

لہٰذا اس پر یہ آیت اُتری :

ان الذین آمنوا والذین ھاجروا وجاھدوا فی سبیل اللّٰہ اولٓئك یرجون رحمة اللّٰہ واللّٰہ غفور رحیم ۔

(سورۃ البقرہ : آیت ۲۱۸)

بے شک جولوگ ایمان لائے ہیں اور جنہوں نے ہجرت کی اور جہاد کیا اللہ کی راہ میں، وہ لوگ اللہ کی رحمت کی امید رکھتے ہیں اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

یہ لوگ آٹھ افراد تھے اور ان کے امیر عبداللہ بن جحش نویں آدمی تھے۔ (سیرۃ ابن ہشام ۲/ ۲۳۹۔۲۴۳)

(فائدہ) : از مترجم۔ اس سریہ کے شرکاء کے اسماء گرامی :

۱۔ عبداللہ بن جحش۔ امیر سریہ
۲۔ ابوحذیفہ بن عقبہ بن ربیعہ بن عبدشمس
۳۔ عکاشہ بن محصن بن حرثان
۴۔ عقبہ بن غزوان
۵۔ سعد بن ابی وقاص
۶۔ عامر بن ربیعہ
۷۔ واقد بن عبداللہ بن عبدمناف
۸۔ خالد بن بکیر
۹۔ سہیل بن بیضاء۔ (مترجم)

(۳) ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے بغداد میں، ان کو خبر دی بکر بن عتاب نے، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی قاسم بن عبداللہ بن مغیرہ نے، وہ کہتے ہیں کہ ان کو حدیث بیان کی اسماعیل بن ابواویس نے، ان کو اسماعیل بن ابراہیم بن عقبہ ان کے چچا موسیٰ بن عقبہ سے (ح)۔ اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی اسماعیل بن محمد بن فضل شعرانی نے، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہمارے دادا نے، ان کو ابراہیم بن منذر نے، ان کو محمد بن فلیح نے، ان کو موسیٰ بن عقبہ نے ابن شہاب زہری سے۔

انہوں نے عبداللہ بن جحش کا قصہ ذکر کیا ہے اسی مفہوم کے ساتھ جو گزر چکا ہے مگر اس نے یہ کہا ہے کہ دو آدمی پیچھے رہ گئے تھے لیکن اُونٹ گُم ہونے کا ذکر نہیں کیا۔ اور اس نے یہ ذکر کیا ہے کہ عکاشہ بن محصن نے اپنا سر منڈوایا ہوا تھا، اس نے پہاڑ پر چڑھ کر یا اُونچائی سے دیکھا تھا، ہاں اس میں تیر مارنے کا ذکر واقد ہی کے بارے میں کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ واقعہ بدر سے دو ماہ قبل رجب میں پیش آیا تھا۔ اس واقعہ نے ان کے درمیان قتال کو اُبھار دیا تھا اور لوگوں کے درمیان۔

زہری نے قصہ کے سیاق میں کہا ہے کہ قریش نے پیغام بھیجا کہ فدیہ لے کر قیدیوں کو چھوڑ دیا جائے مگر رسول اللہ ﷺ نے انکار کر دیا تھا اور فرمایا تھا کہ مجھے خطرہ ہے کہ تم نے سعد بن مالک کو اور عقبہ بن غزوان کو جو ہمارے آدمی پیچھے رہ گئے تھے قتل نہ کر دیا ہو؟ تو اس طرح فدیہ لے کر قیدیوں کو اس وقت تک نہ چھوڑا گیا جب تک سعد اور عقبہ نہ آ گئے، جب وہ آ گئے تو قیدیوں کو چھوڑ دیا گیا۔ چنانچہ ان میں سے حکم بن کیسان مسلمان ہو گیا اور وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس رہ گیا اور عثمان بن عبداللہ اور مغیرہ کافر رہے۔

یہودیوں نے اس واقعہ سے فال بد پکڑی تھی کہنے لگے واقد نے وَقَدَتُ الحَرب کہ واقد سے جنگ بھڑک اُٹھے گی اور عامرٌ عمرت الحرب عامر نے جنگ کو آباد کیا ہے۔ اور حضرمی نے حضرت الحرب جنگ کو حاضر کر دیا ہے۔ چنانچہ فی الواقع ایسے ہی ہوا جیسے انہوں نے فال بد پکڑی تھی اور وہ پسند کر رہے تھے جو ان کو بُرا ہی سمجھ میں آیا تھا۔

☆☆☆

مجموعه ابواب بدر العُظمٰی

باب ۴

بدر میں جو مشرکین مارے گئے

رسول اللہ نے ان کے بارے میں پہلے بتادیا تھا اور اس واقعہ میں دلائل نبوت

(۱) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ حافظ نے اور ابومحمد جناح بن نذیر بن جناح قاضی کوفہ نے، وہ دونوں کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوجعفر محمد بن علی بن دحیم شیبانی نے، وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے احمد بن حازم بن ابوغزاۃ نے، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی عبید اللہ بن موسیٰ نے، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی اسرائیل نے، اس نے ابواسحاق نے عمرو بن میمون سے، اس نے عبداللہ بن مسعود سے، وہ کہتے ہیں کہ حضرت سعد بن معاذ عمرہ کرنے کے لئے گئے اور وہاں جا کر اُمیہ بن خلف بن صفوان کے پاس جا کر ٹھہرے اور اُمیہ بن خلف جب شام کے ملک جاتے تھے تو مدینے سے گزرتے ہوئے سعد کے پاس اُترتے تھے۔ لہٰذا اُمیہ نے سعد سے کہا، تم انتظار کرو حتیٰ کہ دن آدھا گزر کر دوپہر کا وقت ہوجائے اور لوگ غافل ہوجائیں۔ آپ چلیں اور طواف کریں۔ سعد طواف کررہے تھے کہ اچانک ابوجہل ان کے پاس آگئے اور کہا کہ یہ کون ہے جو کعبے کا طواف کررہا ہے؟ سعد نے کہا کہ میں سعد ہوں۔ ابوجہل نے کہا کیا تم امن کے ساتھ طواف کررہے ہو؟ حالانکہ تم لوگوں نے محمد کو اور اس کے اصحاب کو اپنے پاس ٹھہرا رکھا ہے؟ اس نے کہا کہ جی ہاں۔ کہتے ہیں کہ دونوں کے درمیان سخت کلامی ہوئی، لہٰذا اُمیہ نے سعد سے کہا آپ ابوالحکم کے آگے اُونچا نہ بولیں اس لئے کہ اہل وادی کے سردار ہیں۔ سعد نے اس سے کہا، اللہ کی قسم! اگر آپ مجھے منع کرتے ہیں کہ میں بیت اللہ کا طواف نہ کروں تو میں شام میں تیری تجارت بند کرادوں گا۔

کہتے ہیں اُمیہ نے پھر یہی کہا سعد سے کہ آپ اُونچی آواز نہ کریں اور وہ ان کو چُپ کرانے لگا جس کی وجہ سے سعد اس سے ناراض ہوگئے اور کہا کہ چھوڑیئے رہنے دیجئے آپ ہمیں، میں نے محمد ﷺ سے یہ بات سُنی ہے کہ وہ یعنی ابوجہل تجھے قتل کرائے گا۔ اُمیہ نے کہا کیا مجھ کو وہ قتل کرائے گا؟ سعد نے کہا جی ہاں۔ اُمیہ یہ سُن کر کہنے لگا اللہ کی قسم! محمد جھوٹ نہیں بول سکتے۔ یہ سُنتے ہی اُمیہ پریشان ہوگیا اور اپنی بیوی سے مخاطب ہوا اور کہنے لگا کیا آپ جانتی ہیں کہ کیا کہا ہے ہمارے یثربی نے (یعنی سعد نے)۔ وہ بولی کہ کیا کہا ہے؟ اُمیہ نے کہا یہ کہتے ہیں کہ میں نے محمد ﷺ سے سُنا ہے وہ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ یہ شخص (یعنی ابوجہل) مجھے مروائے گا۔ اُمیہ کی بیوی نے بھی یہی کہا کہ اللہ کی قسم! محمد جھوٹ نہیں بول سکتے۔ چنانچہ جب قریش جنگ بدر کے لئے نکلے تھے اور اعلان کرنے والا آیا تو اُمیہ کی بیوی نے اس کو وہ بات یاد دلاتے ہوئے کہا، کیا آپ کو معلوم ہے؟ کہ کیا کہا تھا تیرے یثربی بھائی نے؟ اُمیہ نے کہا کہ ٹھیک ہے تو میں یہاں سے نہیں نکلوں گا مگر جب سب جانے لگے تو ابوجہل نے اُمیہ سے کہا آپ اہل وادی کے اشراف میں سے ہیں ایک یا دودن کے لئے ہمارے ساتھ چلیں۔ لہٰذا وہ آپ کے ساتھ چلا گیا اور وہاں بدر میں جا کر قتل ہوگیا۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں احمد بن اسحاق سے اس نے عبیداللہ بن موسیٰ سے۔

(کتاب المناقب۔ باب علامات النبوۃ فی الاسلام۔ الحدیث ص ۳۶۳۲)

حضرت سعد اور ابوجہل کا مکالمہ .... (۲) اور ہمیں خبر دی ابومحمد بن عبداللہ حافظ نے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ابواحمد حافظ نے، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوجعفر بن حسین خثعمی نے، ان کو احمد بن عثمان اودی نے، ان کو شریح بن مسلمہ نے، ان کو ابراہیم بن یوسف نے اپنے والد سے، اس نے ابواسحاق سے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی عمرو بن میمون نے کہ اس نے سُنا عبداللہ بن مسعود سے وہ بیان کرتے تھے سعد بن معاذ سے کہ وہ اُمیہ بن خلف کے دوست تھے۔ اُمیہ جب مدینے سے گزرتا تو سعد کے پس اُترتا اور سعد جب مکے سے گزرتا تو اُمیہ کے پاس اُترتا۔ حضور جب مدینے میں آ گئے تو سعد عمرہ کرنے کے لئے مکہ گئے تو اُمیہ کے پاس جا کر اُترے اور انہوں نے اُمیہ سے کہا میرے لئے کوئی خلوت کی ساعت دیکھو تا کہ میں بیت اللہ کا طواف کرلوں۔

کہتے ہیں کہ اُمیہ سعد کو لے کر دوپہر کے وقت نکلا، وہاں ان کو ابوجہل ملا اس نے اُمیہ سے پوچھا اے ابوصفوان! تیرے ساتھ یہ کون ہے۔ اس نے بتایا کہ یہ سعد ہے۔ ابوجہل نے پوچھا کیا میں یہ دیکھ رہا کہ سعد اور تم امن کے ساتھ بیت اللہ کا طواف کر رہے ہو؟ حالانکہ لوگوں نے وہاں مدینے میں تمام صحابیوں کو اپنے ہاں ٹھہرا رکھا ہے اور تم یہ یہ دعویٰ کرتے ہو کہ تم ان کی نصرت و اعانت کر رہے ہو؟ خبر دار اللہ کی قسم! اگر آج تمہارے ساتھ ابوصفوان اُمیہ نہ ہوتے تو تم آج بچ کر خیریت کے ساتھ اپنے اہل خانہ کے پاس صحیح سالم نہ جا سکتے تھے۔ سعد نے ابوجہل کو اُونچی آواز سے کہا، خبر دار اللہ کی قسم! اگر آپ مجھے اس طواف سے منع کریں گے تو میں تجھے منع کر دوں گا اس سے جو تیرے اُوپر زیادہ شدید ہوگا تر اراستہ مدینے کی طرف (یعنی تم مدینے سے گزر کر کہیں نہیں جا سکو گے)۔ اُمیہ نے سعد کو روکا اور کہا کہ آپ اُونچی آواز سے ابوالحکم کے سامنے نہ بولیں یہ اس وادی کے سردار ہیں۔

سعد نے اپنے دوست اُمیہ کی یہ بات سُنی تو بولے چھوڑ یئے اے اُمیہ اللہ کی قسم! میں نے رسول اللہ ﷺ سے سُنا ہے، فرمارہے تھے کہ یہی ابوجہل تجھے قتل کرائے گا۔ اُمیہ نے پوچھا کہ کیا مکے میں؟ سعد نے کہا نہیں یہ مجھے معلوم نہیں ہے۔ اُمیہ یہ سُنتے ہی شدید خوف زدہ ہوگیا۔ اُمیہ جب گھر میں آیا تو اپنی بیوی سے کہنے لگا اے اُم صفوان! آپ دیکھتی نہیں ہیں کہ کیا کہا ہے سعد نے؟ اس نے پوچھا کیا کہتا ہے؟ کہا کہ یہ کہتا ہے کہ محمد ﷺ نے ان کو بتایا ہے کہ ابوجہل مجھے قتل کرائے گا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ مکہ میں؟ تو یہ کہتا ہے کہ یہ بات مجھے معلوم نہیں ہے۔ اُمیہ نے کہا کہ اللہ کی قسم میں مکے سے نکلوں گا ہی نہیں۔ لیکن جب بدر کا دن آیا اور ابوجہل نے لوگوں کو گھروں سے نکالا وہاں جانے کے لئے تو کہا پہنچو پہنچو اپنے قافلے کے ساتھ۔

کہتے ہیں کہ اُمیہ نے جانے کو پسند نہیں کیا تھا لہٰذا ابوجہل اس کے پاس آیا اور کہنے لگا، اے ابوصفوان آپ کو تو وادی کے سرداروں میں لوگ دیکھیں گے کہ آپ بھی وہاں موجود ہیں بلکہ پیچھے رہ گئے تو لوگ آپ کے ساتھ پیچھے رہ جائیں گے۔ ابوجہل کے اصرار پر وہ تیار ہوا اور کہنے لگا کہ پھر میں مکے میں سب سے تیز رفتار اُونٹ خرید کرتا ہوں۔ اس کی بیوی نے کہا کیا آپ وہ بات بھول گئے ہیں تمہارے بھائی یثربی نے کہی تھی؟ کہا کہ نہیں بھولا ہوں۔ میں ارادہ کر رہا ہوں کہ میں زیادہ دور ان کے ساتھ نہیں جاؤں گا جب اُمیہ روانہ ہوئے تو وہ جس منزل پر اُترے اپنے اُونٹ کے پیروں میں رسّی ڈال دیتے۔ بس وہ یہی کرتے کرتے بدر میں پہنچے، حتیٰ کہ اللہ نے اس کو بدر میں قتل کرا دیا۔

بخاری نے اس کو صحیح میں روایت کیا ہے اور احمد بن عثمان اودی سے۔

(کتاب المغازی۔ باب ذکر النبی صلی اللہ علیہ وسلم من یقتل ببدر۔ الحدیث ص ۳۹۵۰۔ فتح الباری ۷/۲۸۲)

☆☆☆

باب ۵

ذکر نبی کریم ﷺ کے خروج کے سبب کا

اور رسول اللہ کی پھوپھی عاتکہ کا خواب مشرکین کے خروج کے بارے میں اور ذکر اس نصرت کا اللہ نے جو نبی کے لئے تیار کر رکھی تھی۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے :

اذ انتم با لعدوة الدنيا وهم با لعدوة القصوى والركب أسفل منكم ولو توا عد تم لا ختلفتم فى الميعاد ولكن ليقضى الله امرًا كان مفعولاً ليهلك من هلك عن بينة ويحيىٰ من حى عن بينة وان الله لسميع عليم ۔

اے اہل ایمان بدر میں جب تم اورلے کنارے پر تھے اور مشرکین پرلے کنارے پر تھے اور مشرکین مکہ کا قافلہ نیچے کی طرف تھا تم سے۔اور اگر تم باہم وعدہ کرتے (لڑائی) کا تو تم وعدے کے خلاف کر بیٹھتے۔لیکن اللہ کو پورا کرنا تھا ایک معاملہ جو ہو کر رہنا تھا اور ہو کر ہی رہا تا کہ ہلاک ہونا تھا دلیل سے اور زندہ رہے جس کو زندہ رہنا تھا دلیل سے۔بے شک اللہ سُننے اور جاننے والا ہے۔

(۱) ہمیں خبر دی ابو عبداللہ حافظ نے،ان کو خبر دی ابو بکر بن اسحاق نے،وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی عبید بن عبد الواحد نے،ان کو یحیٰی نے، ان کو لیث نے عقیل سے،اس نے ابن شہاب سے (ح)۔اور ہمیں خبر دی ابو الحسن علی بن سعد بن عبدان نے،وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی احمد بن عبید صفار نے،ان کو خلف بن عمر عکبری نے،ان کو احمد بن ابو شعیب حرانی نے،ان کو موسیٰ بن اَمین نے،ان کو اسحاق بن ارشد نے یا زہری نے اس کو حدیث بیان کی ہے،وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی ہے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب بن مالک نے اپنے والد سے،وہ کہتے ہیں کہ اس نے سُنا کعب بن مالک سے،وہ کہتے تھے حالانکہ وہ ان تین افراد میں سے ایک تھے جن کی توبہ قبول ہوئی تھی۔وہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ وہ کسی غزوے میں کبھی بھی حضور ﷺ سے پیچھے نہیں رہے تھے سوائے دو غزوؤں کے۔ایک غزوہ العسرہ اور ایک غزوہ بدر۔کہتے ہیں کہ اللہ نے کسی کو عتاب نہیں فرمائی تھی جو اس سے پیچھے رہا۔

بات یہ ہوئی کہ رسول اللہ ﷺ نکل گئے ان کے ساتھ اصحاب میں سے جو نکلے تھے اس قافلے کا راستہ روکنے کے لئے جو کفار قریش کا قافلہ تھا جس کو ابو سفیان بن حرب لا رہے تھے۔کہتے ہیں کہ راوی نے اس حدیث مذکورہ کو ذکر کیا اور عقیل زہری سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے قریش کے قافلے کا ارادہ کیا تھا،یہاں تک کہ اللہ نے ان کے اور ان کے دشمنوں کو جمع کر دیا بغیر وعدے اور بغیر وقت مقرر کے۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں محمد بن یحیٰی سے،اس نے احمد بن ابو شعیب سے یحیٰی بن بکیر سے۔

(کتاب التفسیر۔الحدیث ص ۴۶۷۷ اور البخاری۔کتاب الاحکام)

عاتکہ بنت عبد المطلب کا خواب دیکھنا .... (۲) ہمیں خبر دی ابو عبداللہ بن حافظ نے اور ابو سعید محمد بن موسیٰ بن فضل نے ان دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابو العباس محمد بن یعقوب نے،ان کو احمد بن عبد الجبار نے عطاردی نے،وہ کہتے ہیں کہ ہمیں

حدیث بیان کی ہے یونس بن بکیر نے ابن اسحاق سے، وہ کہتے ہیں مجھے حدیث بیان کی ہے حسین بن عبداللہ بن عبیداللہ بن عباس نے عکرمہ سے، اس نے ابن عباس سے ابن اسحاق سے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی یزید بن رومان نے عروہ بن زبیر سے، ان دونوں نے کہا کہ عاتکہ بنت عبدالمطلب نے خواب دیکھا تھا کہ ضمضم بن عمرو غفاری کے قریش مکے میں آئے تین رات قبل عاتکہ کے خواب میں۔ جب صبح کی تو اس خواب کو اس نے بڑی اہمیت دی اور اس نے اپنے بھائی عباس بن عبدالمطلب کو بلوایا اور جب وہ آئے تو ان سے عاتکہ نے کہا بھائی میں نے آج رات ایک خواب دیکھا ہے تیری قوم پر اس سے بہت بڑا شر اور آزمائش اور مصیبت آن پڑی ہے۔ اس نے پوچھا کہ خواب کیا ہے۔

اس نے بتایا کہ میں نے ایسے دیکھا ہے جیسے کہ یہ نیند کرنے والا دیکھتا ہے کہ ایک آدمی اپنے اُونٹ پر آیا ہے اور مقام ابطح پر یا وادی ابطح میں آکر رک کر کھڑا ہو گیا ہے اور اس نے کہا ہے نکلو تم اے ال غذر! اپنی اپنی موت کے گھاٹ کی طرف (یعنی مرنے کی جگہوں کی طرف)۔ اس نے لوگوں میں یہ اعلان کیا ہے اور لوگ سارے کے سارے اس کے پاس جمع ہو گئے ہیں۔ اس کے بعد اس کا اُونٹ اس کو مسجد الحرام کے اندر لے کر چلا گیا ہے اور سارے لوگ بھی اسی کے پاس جمع ہو گئے ہیں، پھر اس کا اُونٹ ایسے لگا جیسے اُونٹ سوار کی شکل میں کعبے کی چھت پر چلا گیا ہے۔ پھر کعبے کے اُوپر کھڑے ہو کر اس نے اعلان کیا ہے، اے ال غذر! تین دن کے اندر اندر اپنے اپنے مرگھٹ کی طرف نکلو۔ اس کے بعد میں نے اس کے اُونٹ کو دیکھا ہے کہ وہ اس کی شبیہہ کو لے کر جبل ابوقبیس کی چوٹی پر چڑھ گیا ہے پھر اس نے اعلان کیا ہے

اے ال غذر! تم لوگ تین دن کے اندر اندر اپنے اپنے مرنے کی جگہ پر چلو، اس کے بعد اس آدمی نے جبل ابوقبیس کی چوٹی سے ایک پتھر یا چٹان اُٹھائی اور اس کو پہاڑ کی چوٹی سے پھینک دیا ہے اور وہ چٹان نیچے کی طرف آ رہی ہے، جب وہ نیچے پہنچ گئی تو وہ ریزہ ریزہ ہو گئی۔ لہٰذا آپ کی قوم کا کوئی گھر، حویلی باقی نہیں رہی سب میں اس کا کچھ نہ کچھ حصہ ضرور داخل ہو گیا ہے۔

عباس نے بہن کا خواب سُن کر کہا یہ ایسا خواب ہے کہ آپ اس کو چھپائیے۔ عاتکہ نے کہا کہ آپ بھی پھر اس کو چھپائیے گا۔ اگر یہ خواب قریش کو پہنچ گیا تو وہ ہم لوگوں ایذا پہنچائیں گے۔ عباس اس کے بعد وہاں سے نکلے اور ولید بن عقبہ کو ملے وہ اس کا دوست تھا۔ انہوں نے یہ خواب اس کو بتا دیا اور اس سے کہا کہ یہ کسی کو بتانا نہیں۔

ولید نے اپنے والد کو بتایا، اس نے اس خواب کو عام بیان کر دیا لہٰذا بات پھیل گئی۔ عباس نے کہ اللہ کی قسم میں صبح صبح کعبے جاؤں گا اور اس کا طواف کروں گا۔ چنانچہ میں مسجد میں داخل ہوا تو میں نے دیکھا کہ ابوجہل کچھ قریش کے ساتھ بیٹھے ہوئے باتیں کر رہے تھے عاتکہ کے خواب کے بارے میں۔ ابوجہل نے کہا، اے ابوالفضل اپنے طواف سے فارغ ہو کر ہمارے پاس آنا۔ جب میں طواف سے فارغ ہو گیا تو ان کے پاس گیا جا کر ان کے ساتھ بیٹھ گیا۔ ابوجہل نے کہا تمہارے اندر یہ عورت کب سے نبی بن گئی ہے؟ میں نے پوچھا کیا ہوا؟ اس نے کہا کہ یہ کیسا خواب ہے عاتکہ بنت عبدالمطلب کا؟ کیا تم لوگ اس بات سے خوش نہیں تھے کہ تمہارے مرد نبی بنتے تھے؟ اب تو تمہاری عورتیں بھی نبی بننے لگی ہیں۔ ہم انتظار کریں گے تمہارے تین دن کا جو عاتکہ نے ذکر کیا ہے اگر یہ خواب سچا ہو گیا تو ہو گیا ورنہ ہم تمہارے خلاف ایک تحریر لکھیں گے تمہارا گھرانہ سارے عرب سے بہت بڑا جھوٹا گھرانہ ہے۔ اللہ کی قسم جو بھی یا کوئی بھی اس سے بڑا یہ کہے گا جو اس نے بات کہی ہے میں اس کا انکار کرتا ہوں اور اس سے کہتا ہوں کہ اس نے نہ کچھ دیکھا ہے نہ ہی کچھ سُنا ہے اس بارے میں۔

میں نے جب شام کی تو بنوعبدالمطلب میں سے کوئی عورت باقی نہ رہی مگر میرے پاس آئیں (ابوجہل کے بارے میں) کہنے لگیں کہ تم لوگوں نے صبر کئے رکھا اس فاسق خبیث کے لئے کہ وہ فتنہ واقع کرتا رہا تمہارے مردوں کے درمیان۔ پھر اس نے عورتوں کو بھی لے لیا ہے آڑے ہاتھوں اور تم سُنتے رہے ہو۔ تمہارے پاس اس بارے میں کوئی غیرت نہیں تھی؟ میں نے کہا، تحقیق اللہ کی قسم تم لوگ سچ کہتی ہو اور

میرے پاس اس بارے میں کوئی غیرت نہیں تھی۔ ہاں مگر یہی کہ جو کچھ اس نے کیا تھا میں نے اس کا انکار کیا تھا۔ اب میں ضرور اس کے آگے آؤں گا اور اس کے درپے ہوں گا۔ اگر اس میں پھر دوبارہ کہا تو میں اس کو کفایت کروں گا۔

چنانچہ میں تیسرے دن صبح ہی صبح گیا اور میں سامنے آیا تاکہ اگر وہ میرے سامنے آئے اور مجھے کچھ کہے تو میں بھی اس کو گالیاں بکوں گا۔ اللہ کی قسم! جب وہ نظر آیا تو میں اس کی طرف روانہ ہوا، وہ تیز چہرے والا، تیز نظر والا، تیز زبان والا آدمی تھا۔ جب وہ مسجد کے دروازے کی طرف مڑا تو سختی کے ساتھ چلا گیا۔ میں نے دل میں کہا، اَللّٰهُمَّ الْعَنْهُ۔ اے اللہ! اس کو لعنت فرمائیے۔ یہی اس کے لئے کافی ہے بجائے اس کے کہ میں اس کو گالیاں دوں۔ مگر وہ تو شاید کچھ سن رہا تھا جو میں نہیں سن سکا تھا وہ ضمضم بن عمرو کی آواز سن رہا تھا۔ اور وہ شخص، اپنا اونٹ البطح میں کھڑا کیا تھا اور اس کا پالان الٹا ہوا تھا۔ اس نے اپنی قمیض پھاڑ کر تار تار کر لی تھی اور اس نے اپنے اونٹ کے ناک کان کاٹ دیئے تھے۔ اور وہ چیخ رہا تھا یا قریش کی جماعت اللطیمۃ، اللطیمۃ اپنے قیمتی سامان سے لدے ہوئے قافلے کو بچاؤ، سامان بچاؤ، تمہارے مال ابوسفیان کے پاس ہیں اسے بچاؤ اور اپنی تجارت کا سامان بچاؤ۔ راستے میں محمد (ﷺ) اور اس کے اصحاب نے ابوسفیان کے قافلے پر حملہ کر دیا ہے۔ فریاد، فریاد، پہنچو، پہنچو۔

عباس کہتے ہیں کہ اس پکارنے ابوجہل کو مجھ سے غافل کر دیا تھا اور مجھے اس سے غافل کر دیا۔ اس کے بعد تو پھر کچھ بھی نہیں تھا کسی کو کسی کی خبر نہیں تھی بس تیاری ہی تیاری کی بات تھی تیاری ہوگئی تو ہم روانہ ہوگئے۔ ابوسفیان کے تجارتی قافلے کو بچانے کے لئے۔ بس وہی نکلنا ان سب سرداروں کی موت کا سبب بن گیا۔ چنانچہ اس روانگی کے نتیجے میں قریش کو بدر میں وہ مصیبت پہنچی جو پہنچنا ان کے مقدر میں تھی کہ وہاں جا کر قریش کے اشراف مارے گئے اور ان کے چنیدہ لوگ قید ہوگئے۔

عاتکہ بنت عبدالمطلب نے سنا تو اس نے جو خواب دیکھا تھا اور قریش نے جو کچھ کہا تھا اس بارے میں اشعار کہے تھے۔

ألم تكن الرؤ يا بحق و جاء كم ... بتصديقها فل من القوم هارب

فقلتم ولم اكذب كذبت و انما ... يكذبنا باالصدق من هو كاذب

کیا بھلا میرا خواب سچا نہیں تھا؟ حالانکہ تمہارے پاس اس کی تصدیق آگئی ہے کہ کس طرح پوری قوم بھاگ کر گئی ہے۔

میں نے تو جھوٹ نہیں بولا تھا مگر تم لوگوں نے کہا کہ جھوٹ بولتی ہے، حقیقت یہ ہے کہ ہمیں تو سچ کہنے پر بھی وہ جھٹلاتا ہے جو خود جھوٹ ہے۔

ابوعبداللہ نے کتاب المغازی میں عاتکہ بنت عبدالمطلب کا طویل قصیدہ نقل کیا ہے اس بارے میں۔

(سیرۃ ابن ہشام ۲/۲۴۵۔۲۴۷۔ مغازی الواقدی۔ المستدرک للحاکم ۳/۱۹۔۲۰)

مسلمانوں کا قریش کے تجارتی قافلے کو روکنا .... (۳) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو خبر دی احمد بن عبدالجبار نے، ان کو یونس بن بکیر نے، ان کو ابن اسحاق نے، ان کو یزید بن امان نے، عروہ بن زبیر سے اور مجھے حدیث بیان کی ہے زہری نے اور محمد بن یحییٰ بن حبان نے اور عاصم بن عمر بن قتادہ نے اور عبداللہ بن ابوبکر نے اور ان کے سوا دیگر نے ہمارے علماء میں سے بعض نے اس طرح بیان کیا ہے جو بعض دوسروں نے نہیں بیان کیا اور ان سب کی بات متفق ہوگئی ہے اس بارے میں جو میں نے تیرے سامنے یوم بدر کے سلسلے میں ذکر کی ہے۔

انہوں نے کہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سنا تھا ابوسفیان بن حرب قریش کے چالیس سواروں پر مشتمل ایک تجارتی قافلہ لے کر آ رہا ہے شام کے ملک سے۔ ان میں مخرمہ بن نوفل، عمرو بن العاص بھی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں میں اعلان کیا اور ان سے کہا کہ ابوسفیان قریش کی تجارت کا قافلہ لے کر آ رہا ہے۔ لہٰذا اس کے لئے نکلو شاید کہ اللہ عزوجل تمہیں غنیمتیں دے دے اس کی۔ لہٰذا رسول اللہ ﷺ خود بھی

اور مسلمان بھی قافلے والوں کا راستہ روکنے کے لئے نکلے۔ کچھ لوگ خالی ہاتھ ہلکے پھلکے ان کے ساتھ نکلے اور کچھ نے تاخیر کر دی۔ یہ اس لئے کہ اعلان نہ تو جنگ کا تھا نہ یہ گمان تھا کہ وہاں جا کر جنگ سے سابقہ پڑ جائے گا۔ اعلان تو تھا قافلے سے سامان اخذ کرنے کا (اس لئے کہ ایک تو مسلمانوں کو اس مال کی شدید ضرورت تھی اور دوسرے قریش نے جوان کے ساتھ روانہ ہوئے تھے زیادہ تر لوگ ان میں سے پیدل تھے۔ ان کے پاس اسّی (۸۰) اُونٹ تھے اور گھوڑے تھے۔ بعض لوگوں کا گمان ہے کہ وہ مقدار کے تھے۔

حضور جب روانہ ہوئے تو حضور ﷺ اور حضرت علی اور فرثد بن مرثد غنوی تینوں کے پاس ایک اُونٹ تھا۔ حضور روانہ ہوئے تھے بنو دینار کے راستے ح ر ہ سے عقیق پر۔ راوی نے آپ کے راستے ذکر کئے ہیں حتیٰ کہ جب وہ مقام عِرف ضبیہ میں پہنچے تو ایک دیہاتی آدمی ملا۔ اس سے ان لوگوں نے قافلے والوں کے بارے میں پوچھا مگر اس کے پاس کوئی خبر نہیں تھی جبکہ جس وقت ابوسفیان حجاز کے قریب پہنچ جاتا تو وہ علاقے کے حالات کا جائزہ لیتا اور علاقے کی خبریں معلوم کرتا تھا۔ اس نے معلوم کیا تو اس کو بعض سواروں سے کوئی خبر پہنچ گئی۔

چنانچہ ابوسفیان نے ضمضم بن عمرو غفاری کو اُجرت اور معاوضے پر لیا، اس نے قریش کے پاس بھیجا اس نے ان سے التجا کی تھی کہ وہ آئیں اور اپنے مالوں کی حفاظت کے لئے آئیں اور ان کو اس کے واسطے سے ان کو خبر دی تھی کہ محمد ﷺ اپنے اصحاب سمیت اس کے قافلے اور مال کو چھیننے کے لئے آ گئے ہیں۔ لہٰذا ضمضم نامی شخص تیزی سے روانہ ہوا یہاں تک کہ وہ مکے میں قریش کے پاس پہنچا اور اعلان کیا، اے قریش کی جماعت! قافلے کے مال کو بچاؤ اور محمد ﷺ اپنے اصحاب کے ساتھ درپے ہوا ہے۔ اور لُطَمَہ سے مراد تجارت ہے، فریاد۔ میں نہیں سمجھتا کہ تم اس مال کو حاصل کر سکو گے۔ قریش نے کہا، کیا محمد ﷺ اور اس کے اصحاب ہی گمان کرتے ہیں کہ یہ بھی ابن الحضرمی کا قافلہ (جیسے ان کو مار کر انہوں نے قافلہ لوٹ لیا تھا)، یعنی پورا پورا دفاع کریں گے لہٰذا قریش ہر مضبوط اور سخت سواری اور کمزور سواری پر مکے سے نکلے اور ان کے شرفاء میں سے کوئی بھی پیچھے نہ رہا سوائے ابولہب کے وہ پیچھے رہ گیا تھا۔ اس نے اپنی جگہ پر عاص بن ہشام بن مغیرہ کو بھیجا۔ لہٰذا قریش مکے سے نکلے نو سو پچاس (۹۵۰) جنگجوؤں کو لے کر۔ ان کے ساتھ دو سو گھوڑے تھے جو ان کے آگے آگے تھے اور ان کے ساتھ گانے بجانے والیاں بھی تھیں جو دف بجاتی رہتی تھیں اور مسلمانوں پر ہجو اور بُرائی کے شعر گاتی جا رہی تھیں۔

اس کے بعد انہوں نے ان میں کھانا کھلانے والوں کے نام ذکر کئے ہیں۔ طالب بن ابوطالب کے واپس ہونے کا ذکر بھی کیا ہے۔ یہاں تک کہ وہ پہنچے مقام جحفہ پر تو وہاں پھر جُهَيم بن صلیت نے خواب دیکھا۔ وہ ابوجہل تک پہنچ گیا۔ اس نے کہا کہ یہ نبی آخر الزماں ہے بنو عبدالمطلب میں سے اور یہ کہ اس نے دیکھا کہ ایک سوار قریش کے پاس آیا ہے اس کے پاس ایک اُونٹ ہے، یہاں تک کہ وہ لشکر کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا ہے اور وہ کہہ رہا ہے کہ فلاں شخص قریش میں سے قتل ہو گیا ہے اور فلاں شخص قتل ہو گیا ہے اور فلاں شخص قتل ہو گیا ہے، وہ اشراف قریش کے نام گنتا جا رہا تھا، ان لوگوں کے نام جو بدر میں قتل ہو گئے تھے۔ اس کے بعد اس شخص نے اپنے اُونٹ کے سینے یا حلق میں تیر مار دیا ہے اور پھر اس کو لشکر میں چھوڑ دیا ہے۔ لہٰذا قریش کے خیموں میں سے کوئی خیمہ باقی نہیں رہا سب میں اس کا خون جا گرا ہے۔

اس خواب کے بعد راوی نے ذکر کیا کہ پھر رسول اللہ ﷺ اپنے اسی رُخ پر اسی مہم کے لئے روانہ ہو گئے۔ راوی نے اس کی طرف روانگی کو ذکر کیا حتیٰ کہ جب آپ مقام صفرآء کے قریب ہوئے آپ نے ابوسفیان کی خبر معلوم کرنے کے لئے دو آدمی روانہ کئے جن کا نام بسبس بن عمرو تھا دوسرا عدی بن ابوالزعباء جھنی، وہ دونوں روانہ ہوئے۔ جب وہ مقام بدر میں پہنچے انہوں نے وہاں اپنے دونوں اُونٹ بٹھائے کنکریلی زمین کے ایک ٹیلے کے پاس اور انہوں نے وہاں پر اپنی مشکوں میں پانی بھرا، انہوں نے دو لڑکیوں سے سُنا کہ ایک دوسری سے کہہ رہی تھی کہ قافلہ صبح آ جائے گا انہوں نے آپس میں اس بات کا نتیجہ نکالا اور مجدی بن عمرو کو بھی مشورے میں بلا لیا۔ اس نے کہا کہ لڑکی نے صحیح کہا ہے۔ چنانچہ یہ سُننے کے بعد بسبس بن عمرو اور عدی اپنے اُونٹ پر بیٹھے اور رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر ان کو خبر دی۔

ان دونوں کے واپس لوٹنے کے بعد ابوسفیان بھی پہنچ گیا۔مگر اس کو خطرہ ہو گیا لہٰذا وہ خود اپنے قافلے سے آگے آگے آیا اور اس نے مجدی بن عمرو سے پوچھا کہ آپ نے اس پانی کے مقام پر کسی ایسے انسان کو محسوس کیا ہے جو اجنبی ہو جس کو آپ نے اُوپر سمجھا ہو؟ اس نے کہا کہ نہیں اللہ کی قسم! ہاں مگر میں نے دو سوار دیکھے تھے جنہوں نے اس ٹیلے کے پاس اُونٹ بٹھایا اور انہوں نے اپنی مشکوں میں پانی بھرا پھر وہ دونوں چلے گئے۔

ابوسفیان ان دونوں کے اُونٹ بٹھانے کی جگہ پر آیا اور اس نے وہاں پر اُونٹوں کی مینگنیوں کو غور سے دیکھا اور ان کو اس نے توڑ کر جائزہ لیا تو اس میں کھجور کی گٹھلیاں تھیں، اس نے دیکھ کر کہا اللہ کی قسم! اس میں تو یثرب کا چارہ ہے (مطلب تھا کہ یہ اُونٹ مدینے سے آئے تھے اور یہ محمد کے ساتھیوں کے ہوں گے)۔لہٰذا فوری طور پر واپس لوٹا۔اس نے جا کر اپنے قافلے کو روکا اور قافلے کو ساحل کی طرف لے گیا حتیٰ کہ جب اس نے محسوس کیا کہ اب اس نے قافلے کو محفوظ کر لیا ہے تو اس نے قریش کی طرف بندہ بھیجا کہ اللہ نے تمہارے قافلے کو نجات دے دی ہے اور تمہارے مال بھی بچ گئے ہیں اور تمہارے جوان بھی بچ گئے ہیں۔اب تم لوگ واپس لوٹ جاؤ مکے۔

مگر ابوجہل نے (جس کی شامت اعمال اور بدبختی آ چکی تھی) اس نے نہ مانا اور کہنے لگا اللہ کی قسم! ہم لوگ واپس نہیں جائیں گے بلکہ ہم لوگ مقام بدر تک ضرور جائیں گے اور بدر اس وقت ایک مشہور بازار ہوا کرتا تھا عرب کے بازاروں میں۔ہم لوگ تین دن وہاں ٹھہریں گے۔وہاں پر ہم لوگوں کو کھانا کھلائیں گے اور وہاں پر اُونٹ ذبح کریں گے اور شرابیں پئیں گے اور گانے بجانے والیاں محفل سجائیں گی یہاں تک کہ عرب کو پتہ چلے کہ ہم یہاں پر آئے ہیں اور ہم یہاں پر ایسی دھاک بٹھا کر جائیں گے کہ ہمیشہ لوگ ہم سے ڈرتے رہیں گے۔مگر اخنس بن شریق نے کہا، اے جماعت بنوزہرہ دیکھو اللہ نے تمہارے مال بچا دیئے ہیں تمہارے قافلہ سالار کو بچا لیا ہے بس تم واپس لوٹ چلو۔لہٰذا انہوں نے ان کی بات مان لی اور بنوزہرہ والے واپس لوٹ گئے لہٰذا وہ بدر میں موجود نہ ہوئے اور نہ ہی بنوعدی بن کعب بدر میں گئے۔

ادھر سے رسول اللہ نے مدینہ سے کوچ کیا۔راوی نے آپ کی روانگی کا تذکرہ کیا ہے حتیٰ کہ جب آپ بعض وادی ذفاء میں آ گئے تو وہاں پر اُترے اور ان کو خبر مل گئی قریش کے بارے میں کہ وہ لوگ مکے سے اپنے قافلے کی حفاظت کے لئے روانہ ہو گئے ہیں۔حضور نے اپنے صحابہ سے مشورہ کیا، ابوبکر صدیق نے مشورہ دیا کہ آپ نے اس کی تحسین کی اس کے بعد عمر کھڑے ہوئے انہوں نے اچھا مشورہ دیا اس کے بعد مقداد بن عمرو کھڑے ہوئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ ﷺ آپ وہ کام کریں جس کا آپ کو حکم ملا ہے ہم آپ کے ساتھ ہیں۔اللہ کی قسم! ہم آپ کو اس طرح نہیں کہیں گے جیسے بنی اسرائیل نے کہا تھا موسیٰ علیہ السلام سے کہ جاؤ آپ اور آپ کا ربّ جا کر لڑو ہم تو یہیں بیٹھے رہیں گے، بلکہ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ آپ اور آپ کا ربّ لڑیں ہم آپ کے ساتھ مل کر لڑیں گے۔قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے اگر آپ ہمیں برك الغماد تک لے جائیں گے تو بھی ہم آپ کے ساتھ چلیں گے یہاں تک کہ آپ وہاں تک پہنچ جائیں۔

رسول اللہ ﷺ نے حق دعاء فرمائی اور اس کے بعد فرمایا کہ لوگو! آپ لوگ مشورہ دو مجھے یعنی انصار سے پوچھنا چاہتے تھے اس لئے کہ وہ بڑی تعداد میں تھے اور انہوں نے جب آپ سے عقبہ میں بیعت کی تھی تو کہا تھا کہ یا رسول اللہ ﷺ! ہم آپ کی ذمہ امور سے لاتعلق ہیں حتیٰ کہ آپ ہمارے گھروں تک پہنچ جائیں، جب آپ پہنچ جائیں گے پھر ہماری نگرانی اور ذمہ داریوں میں ہوں گے ہم آپ کا تحفظ کریں گے ان تمام باتوں سے جن سے ہم اپنے نفسوں کی حفاظت کرتے ہیں اور جن سے اپنی اولادوں کی اور اپنی عورتوں کی حفاظت کرتے ہیں۔

حضور اس بات سے ڈر رہے تھے کہ کہیں انصار یہ نہ سوچ بیٹھیں کہ ان کے ذمے حضور کی نصرت کرنا صرف مدینے کے اندر ہی لازم ہے اور بس۔اور ان پر یہ لازم نہیں کہ وہ حضور کے ساتھ چل کر جائیں دشمن کی طرف دوسرے شہروں میں۔

جب رسول اللہ ﷺ نے اَشِیۡرُ وَعَلَیَّ اَیُّھَا النَّاس کہا تو سعد بن معاذ نے کہا، اللہ کی قسم! شاید آپ ہمیں مخاطب کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جی ہاں میری مراد انصار سے ہے تو سعد بن معاذ نے کہا کہ تحقیق ہم لوگ آپ کے ساتھ ایمان لے آئے ہیں، ہم نے آپ کو سچا جانا ہے اور ہم نے اس بات کی گواہی دی ہے کہ آپ جو کچھ لے کر آئے ہیں وہ حق ہے۔ اور ہم نے آپ کے ساتھ اسی بات پر عہد کئے ہیں اور میثاق قائم کئے ہیں سمع پر اور اطاعت پر۔ آپ چلئے یارسول اللہ اس مقصد کے لئے جس کا آپ ارادہ کر چکے ہیں ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے اگر آپ ہمیں اس سمندر پر لا کر کھڑا کریں گے تو ہم بھی آپ کے ساتھ اس میں گھس جائیں گے ہم میں سے کوئی ایک بھی پیچھے نہیں رہے گا۔

اور ہم اس بات کو بھی ناپسند نہیں کریں گے کہ ہم کل صبح اپنے دشمن سے ٹکرائیں، بے شک ہم جنگ کے وقت البتہ صابر ہوں گے ثابت قدم ہوں گے، سچے ہوں گے ٹکراتے وقت۔ شاید اللہ تعالیٰ آپ کو دکھائے گا ہم سے وہ کیفیت جس سے آپ کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی اور آپ ہمارے بارے میں خوش ہوں گے اللہ کی برکت پر۔ چنانچہ اس سے رسول اللہ ﷺ خوش ہو گئے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، چلو روانگی اختیار کرو اور خوشخبری سُن لو بے شک اللہ تعالیٰ نے وعدہ دیا ہے دو جماعتوں میں سے ایک کا۔ اللہ کی قسم! البتہ گویا کہ میں دیکھ رہا ہوں ابھی ابھی قوم قریش کے گرنے کی جگہوں کو (یعنی جہاں جہاں وہ مر کر گریں گے)۔

کہتے ہیں کہ ادھر سے قریش بھی روانہ ہو چلے اور آ کر وہ وادی میں سے پرلے کنارے پر اُترے اور بدر کے کنویں کے قریب والے کنارے پر تھے۔ اور مسلمان بدر میں قریب والے کنارے میں تھے ٹیلے کے بطن میں مدینے کی طرف سے۔ اتنے میں اللہ نے بارش بھیج دی۔ وادی بدر کی زمین نرم تھی۔ حضور نے اور صحابہ نے جو جگہ منتخب کی تھی وہ ایسی تھی کہ بارش سے زمین مزید جم گئی، اس پر چلنا آسان ہو گیا اور قریش نے جو جگہ منتخب کی تھی وہ ایسی تھی کہ اس پر چلنا دشوار ہو گیا تھا نیز حضور نے جلدی سے پانی پر قبضہ کر لیا بدر کے کنویں اور عمدہ جگہ پر پڑاؤ کیا تھا۔ حجاب بن منذر نے کہا تھا۔

یارسول اللہ ﷺ! کیا اس ٹھکانے پر اللہ نے آپ کو اُتارا ہے؟ یعنی اچھی جگہ پر۔ ہمیں اس سے آگے بھی نہیں جانا چاہئے اور اس کو چھوڑنا بھی نہیں چاہئے؟ یا یہ محض رائے ہے؟ یا جنگی چال ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہیں بلکہ یہ ایک جنگی چال ہے بھی اور رائے بھی؟ لہٰذا حجاب نے کہا کہ نہیں یہ کچھ مناسب جگہ نہیں ہے یارسول اللہ ﷺ! آپ اُٹھیئے اور ہم لوگ تمام قلیبوں کو اور کھائیوں کو اپنے پیچھے کی جانب کر لیں، اس کے بعد ہر قلیب اور کھائی کو گہرا کروالیں۔ ہاں مگر ایک قلیب کو چھوڑ دیں اس پر ایک حوض کھود لیں۔ ہم لوگ ان لوگوں سے لڑتے بھی رہیں گے اور پانی بھی پیتے رہیں گے اور وہ پانی نہیں پی سکیں گے حتیٰ کہ اللہ ہمارے اور ان کے بیچ میں فیصلہ کر دے گا۔ حضور ﷺ نے اس کی رائے کو پسند کیا۔ آپ نے یہی کیا کہ قلیبیں گہری کر دی گئیں اور جس قلیب پر آپ اُترے تھے اس پر حوض بنا دیا گیا، اسے پانی سے بھروا دیا گیا پھر اس میں برتن ڈال دیئے گئے۔

صبح ہوئی تو قریش اس پر آئے۔ عقبہ بن ربیعہ اس پر آیا اپنے سرخ اُونٹ پر۔ حضور نے جب ان کو ٹیلے سے اُترتے دیکھا تو فرمایا:

اللھم ھذہ قریش قد اقبلت بخیلائھا و فخرھا تحادُّك و تکذب رسولك اللھم فأحنھم الغداۃ۔

اے اللہ یہ قریش ہیں جو پورے اپنے کبر وغرور کے ساتھ آئے ہیں، انہوں نے آپ کو چیلنج کیا ہے اور تیرے رسول کی تکذیب کی ہے۔

اے اللہ! تو ان کو ہلاک فرما صبح ہی صبح۔

اس کے بعد ابن اسحاق نے حکم بن حزام کا اشارہ ذکر کیا ہے ترک قتال کے بارے میں اور عتبہ بن ربیعہ کی خاص اس کی موافقت اور ابوجہل کی مخالفت کا اور ابوجہل کا عتبہ کو شرم وعار دلانے کا ذکر کیا ہے یہاں تک کہ اس نے عتبہ کو بُرا بھلا کہا تھا۔ (ابن ہشام ۲/۲۴۳-۲۶۱)

☆☆☆

باب ۶

تذکرۂ تعداد ان اصحاب رسول ﷺ کا

جو آپ کے ساتھ بدر میں شرکت کے لئے نکلے تھے

(۱) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی احمد بن سلمان فقیہ نے، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی احمد بن عیسیٰ نے اور اسماعیل بن اسحاق نے، ان دونوں نے کہا کہ حدیث بیان کی محمد بن کثیر نے، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی سفیان بن سعید ابواسحاق سے، اس نے براء بن عازب سے، وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ آپس میں حدیث بیان کرتے تھے کہ اصحاب بدر تین سو دس سے کچھ اُوپر تھے اصحاب طالوت بادشاہ کی تعداد کے مطابق جن لوگوں نے ان کے ساتھ نہر پار کی تھی اور ان کے ساتھ نہر پار کرنے والے صرف مؤمن ہی تھے۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں محمد بن کثیر سے۔ (کتاب المغازی۔ باب عدۃ اصحاب بدر۔ الحدیث ص ۳۹۵۹)

(۲) ہمیں خبر دی ابوالحسین علی بن عبداللہ بن بشران العدل نے بغداد میں، ان کو خبر دی ابوالحسین بن ابوعمرو عثمان بن احمد بن سماک نے، وہ کہتے ہیں کہ ان کو حدیث بیان کی حنبل بن اسحاق نے، ان کو ابوعبداللہ احمد بن حنبل نے، ان کو یحییٰ بن سعید نے، ان کو سفیان نے، ان کو ابواسحاق نے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سُنا حضرت براء سے کہ میں اور ابن عمر بدر والے دن چھوٹے سمجھے گئے تھے جبکہ ہم بھی اصحاب محمد تھے۔ ہم اس میں حدیث بیان کرتے تھے کہ اصحاب بدر کی تعداد تین سو اور دس سے کچھ اُوپر تھی۔ اصحاب طالوت کی طرح جنہوں نے ان کے ساتھ نہر پار کی تھی اور ان کے ساتھ نہر اہل ایمان نے ہی پار کی تھی۔

اس کو بخاری نے روایت کیا ہے صحیح میں ابوبکر بن ابوشیبہ سے، اس نے یحییٰ بن قطان سے۔ (فتح الباری ۷/۳۹۱۔ عن ابن ابی شیبہ)

(۳) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب حافظ نے بطور املاء کے، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی علی بن حسین بن ابوعیسیٰ نے، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی عبدالملک بن ابراہیم جُدّی نے، ان کو شعبہ نے ابواسحاق ہمدان سے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے سُنا براء بن عازب سے، وہ کہتے ہیں کہ مہاجرین یوم بدر میں اسی کے لگ بھگ تھے اور انصار دو سو چالیس کے قریب تھے۔

بخاری نے اس کو نقل کیا ہے صحیح میں حدیث وہب بن جریر سے، اس نے شعبہ سے۔ (کتاب المغازی۔ باب عدۃ اصحاب بدر۔ فتح الباری ۷/۲۹۰)

اصحاب بدر کی تعداد اصحاب طالوت کی طرح تھی .... (۴) ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے بغداد میں، ان کو خبر دی عبداللہ بن جعفر بن درستویہ نے، ان کو یعقوب بن سفیان نے، ان کو سعید بن ابومریم نے، ان کو خبر دی ابن محبقہ نے، ان کو یزید بن ابوحبیب نے، ان کو حدیث بیان کی اسلم ابوعمران نے کہ اس نے سُنا ابوایوب انصاری سے، وہ کہتے ہیں کہ ہم مدینے میں تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے کہا تھا کیا تم تیار ہو اس پر کہ ہم لوگ نکل جائیں اور اس قافلے کو جا کر ملیں، شاید کہ اللہ تعالیٰ ہمیں غنیمت دے دے۔ چنانچہ ہم نے کہا ٹھیک ہے۔ لہٰذا ہم لوگ روانہ ہوئے۔ جب چلے تو ایک دن یا دو دن چلتے رہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم ایک دوسرے کی گنتی کریں۔ گنا تو ہم لوگ تین سو تیرہ آدمی تھے۔ ہمیں خبر دی نبی کریم ﷺ نے ہمارے شمار کرنے کے لئے۔ حضور اس پر خوش ہوئے اور اللہ کا شکر ادا کیا اور فرمایا کہ ان کی تعداد اصحاب طالوت کی طرح تھی۔

(۵)　ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل قطان نے، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی عبداللہ بن جعفر نے، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی یعقوب بن سفیان نے، ان کو عبدالعزیز بن عمران نے (ح)۔ اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی احمد بن محمد عنبری نے، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ابوعبداللہ حافظ، وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی عثمان بن سعید دارمی نے، ان کو یحییٰ بن سلیمان جعفی نے، وہ دونوں کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ابن وہب نے، وہ کہتے ہیں کہ حُیّی نے ابوعبدالرحمٰن حُلمی سے اور اس نے عبداللہ بن عمرو سے یہ کہ نبی کریم ﷺ یوم بدر میں نکلے تین سو پندرہ جنگجوؤں کے ساتھ جیسے طالوت نکلے تھے۔ ابوعبداللہ نے اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے لئے دعا کی تھی، جب آپ نکلے تھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّھُمْ حُفَاۃٌ فَاحمِلْھُمْ ۔ اِنَّھُمْ عُرَاۃٌ فَاکْسِھِمْ اَللّٰھُمَّ اِنَّھُمْ جِیَاعٌ فَأَشْبِعْھُمْ ۔

اے اللہ! یہ اصحابہ کرام ننگے پاؤں ہیں پیدل ہیں ان کو سواری عطا فرما۔ اے اللہ! بے شک یہ ننگے ہیں آپ ان کو لباس عطا فرما۔ اے اللہ! یہ لوگ بھوکے ہیں ان کو پیٹ بھر رزق عطا فرما۔

لہٰذا اللہ نے بدر والے دن ان کو فتح عطا فرمائی۔ جب واپس لوٹ کر گئے تو ان میں سے کوئی آدمی ایسے نہیں رہا تھا بلکہ کسی کے پاس ایک اُونٹ تھا تو کسی کے پاس دو اُنٹ تھے اور انہوں نے کپڑے بھی پہنے اور خوب سیر ہو گئے تھے۔

گھڑ سوار مقداد بن اسود .... (۶) ہمیں خبر دی ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن عبداللہ حزمی نے بغداد میں، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے حمزہ بن محمد بن عباس نے، ان کو کہا حسن بن سلام نے، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی مسلم بن ابراہیم نے، ان کو عمر یعنی ابن ابوزائدہ نے، ان کو ابواسحاق نے براء سے، وہ کہتے ہیں کہ بدر کے دن گھڑ سوار مقداد بن اسود تھے اور کوئی نہیں تھا۔

(۷)　ہمیں خبر دی ابوالقاسم حزمی نے، ان کو حمزہ بن محمد نے، ان کو حسن بن سلام نے، ان کو ابوغسان مالک بن اسماعیل نہدی نے، ان کو زہیر نے، ان کو ابواسحاق نے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سُنا عامر شعبی سے، وہ کہتے ہیں کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے، وہ کہتے تھے کہ جنگ بدر والے دن ہم لوگوں میں گھڑ سوار مقداد ہی تھے اور کوئی نہیں تھا وہ سفید سیاہ رنگ یا چتکبرے گھوڑے پر سوار تھے۔

(۸)　ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوسعید بن افراہی نے، ان کو حسن بن محمد زعفرانی نے، ان کو ابن ابوعدی نے شعبہ سے، اس نے ابواسحاق سے، اس نے حارثہ بن فضرّب سے یہ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ہم سب نے بدر کی رات اپنے آپ کو دیکھا تھا کہ ہم لوگ سب نیند کر رہے تھے سوائے رسول اللہ ﷺ کے کہ درخت کے پاس نماز پڑھ رہے تھے اور دعاء مانگ رہے تھے حتیٰ کہ صبح ہو گئی۔ اور ہم لوگوں نے اپنے آپ کو دیکھا تو کوئی بھی ہم میں سے گھڑ سوار نہیں تھا سوائے مقداد کے۔

حسن نے کہا اور ہمیں حدیث بیان کی ابوعباد ۔ نے شعبہ سے، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابواسحاق نے حارثہ سے، اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل۔

(۹)　ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوعبداللہ بن اسحاق بغوی نے بغداد میں، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے اسماعیل بن اسحاق قاضی نے، ان کو ابن وہب نے، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوصخر سے ابومعاویہ بجلی سے، اس نے سعید بن جبیر سے، اس نے ابن عباس سے، یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابوطالب نے اس سے کہا تھا ہمارے پاس بدر میں دو گھوڑے تھے ایک گھوڑا زبیر کا تھا اور دوسرا گھوڑا مقداد کا تھا یعنی بدر والے دن۔

رسول اللہ ﷺ کا طالبِ اجر وثواب ہونا .... (۱۰) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی عبداللہ بن اسحاق خراسانی عدل نے بغداد میں، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی حسن بن مکرم نے، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی روح بن عبادہ نے، وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی حماد بن سلمہ نے عاصم بن بھدلہ سے، اس نے زر سے، اس نے عبداللہ بن مسعود سے، وہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ

جنگ بدر والے دن تین تین افراد ایک اُونٹ پر باری باری سوار ہو رہے تھے۔ حضرت علی حضرت ابولبابہ زملی اور رسول اللہ ﷺ ایک اُونٹ پر سوار تھے۔ جب رسول اللہ ﷺ کی باری آئی تو وہ کہتے آپ سوار ہو جایئے ہم پیدل چلتے ہیں۔ حضور فرماتے تھے کہ مجھے بھی تمہاری طرح اجر و ثواب کی ضرورت ہے، میں اجر وثواب کے لئے تم سے کچھ کم ضرورت مند نہیں ہوں اور نہ ہی تم پیدل چلنے میں مجھ سے زیادہ قوی ہو۔

(اخرجہ النسائی فی السیر۔ تحفۃ الاشرف ۷/ ۲۶۔ الحاکم فی متدرک ۳/ ۲۰)

اسی طرح روایت کیا گیا ہے اس اسناد کے ساتھ اور اہل مغازی کے نزدیک مشہور مرشد بن ابو مرشد غنوی ہے ابولبابہ کے بدلے میں کہ اس کو رسول اللہ ﷺ نے مقام روحاء سے واپس بھیج دیا تھا اور اس کو مدینے پر اپنا نائب مقرر کیا تھا۔

تعداد اہل بدر .... (۱۱) ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے، وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی عبداللہ بن جعفر نے، ان کو یعقوب بن سفیان نے، ان کو ابوعمر حفص بن عمر نمیری نے، ان کو حماد نے، ان کو ہشام نے محمد سے، اس نے عبیدہ سلمانی سے، وہ کہتے ہیں کہ اہل بدر کی تعداد تین سو تیرہ یا چودہ تھی۔ ان میں سے دو سو ستر انصار بھی تھے اور باقی سارے لوگ تھے۔

(۱۲) ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے، ان کو خبر دی ابوعمرو بن سماک نے، ان کو جنید بن اسحاق نے، ان کو ابوعبداللہ نے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی یحیٰ نے، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی اشعث نے حسن سے، وہ کہتے ہیں کہ اہل بدر کی تعداد تین سو دس سے کچھ زیادہ تھی۔ دو سو ستر سے کچھ اُوپر انصار تھے اور باقی سارے مہاجرین میں سے تھے ان میں سے بارہ غلام تھے۔ کہتے ہیں کہ کہا محمد بن سیرین نے کہ اہل بدر کی تعداد تین سو تیرہ یا چودہ تھی۔ ان میں سے دو سو تیرہ انصار تھے باقی سارے مہاجر تھے۔

(۱۳) ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے، ان کو ابوعمرو بن سماک نے، ان کو حنبل بن اسحاق نے، ان کو ابوعبداللہ نے، ان کو عبد الرزاق نے، وہ کہتے ہیں کہ معمر نے کہا کہ میں نے سُنا زہری سے، وہ کہتے ہیں کہ بدر میں جو لوگ حاضر ہوئے یا تو وہ قریش تھے یا انصاری تھے یا دونوں فریقوں میں سے کسی ایک کے حلیف تھے۔

(۱۴) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو احمد بن عبدالجبار نے، ان کو یونس بن بکیر نے ابن اسحاق سے، ان لوگوں کے اسماء گرامی میں جو بدر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حاضر ہوئے تھے فرمایا کہ تین سو تیرہ آدمی تھے۔ ان میں سے مہاجرین ستر آدمی تھے اور انصار دو سو چھتیس تھے۔

انہوں نے کہا ہے ایک روایت میں عبداللہ بن ادریس سے مروی ہے کہ مسلمانوں کی تعداد یوم بدر میں تین سو تیرہ تھی۔ ان میں سے قریش اور مہاجرین چوہتر آدمی تھے باقی سارے انصار تھے۔

(۱۵) ہمیں خبر دی ابوالحسین بن فضل نے، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی عبداللہ بن جعفر نے، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی یعقوب بن سفیان نے، ان کو حسن بن ربیع نے، ان کو ابن ادریس نے ابن اسحاق سے، اس نے اس مذکورہ کو ذکر کیا ہے۔

اور یونس بن بکیر نے ان سے اسماء اہل بدر کا ذکر کیا ہے اور ان کو موسیٰ بن عقبہ وغیرہ نے بھی ذکر کیا ہے۔ اور میرا ارادہ ہے کہ میں ان لوگوں کے اسماء بعد میں ذکر کروں جو شخص کسی بھی مشہد میں حاضر ہوا مشاہد رسول میں سے ہے۔ اس کے بعد انشاءاللہ ان کا تذکرہ الگ کروں گا ایک عمدہ جلد کے ساتھ تاکہ یہ کتاب طویل نہ ہو جائے۔ اللہ ہی توفیق دیتا ہے صحیح اور درست کام کی۔

☆☆☆

باب ۷

تذکرہ۔ تعداد ان مشرکین کی جو بدر کی طرف چل کر آئے تھے

(۱) ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ بن یوسف اصفہانی نے، وہ کہتے ہیں کہ ان کو خبر دی ابوسعید بن المزائی نے، ان کو حسن بن محمد زعفرانی نے، ان کو عمرو بن محمد عنقزی نے، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی اسرائیل نے ابواسحاق سے، اس نے ابواسحاق سے، اس نے حارثہ بن مضرب سے، اس نے حضرت علی بن ابی طالب سے کہ ہم نے بدر والے دن دو آدمیوں کو پکڑا، ایک عرب تھا اور دوسرا غلام تھا۔ میں نے عربی کو چھوڑ دیا اور ہم نے غلام کو پکڑ لیا، وہ غلام تھا عقبہ بن ابومعیط کا۔ بس کہا کہ زیادہ تر تعداد ان کی ایسی تھی کہ ان کا خطرہ شدید تھا۔ ہم لوگوں نے اسے پیٹنا شروع کیا، یہاں تک کہ ہم اس کو رسول اللہ کے پاس لے گئے، اس نے ان کو بھی کچھ بتانے سے انکار کر دیا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ لوگ ایک ہزار کی تعداد میں ہیں، ہر اُونٹ کے لئے ایک سو آدمی ہوتے ہیں کھانے والے۔

حضرت علی، سعد، زبیر کو جاسوسی کے لئے روانہ کرنا .... (۲) اور ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو خبر دی ابوالعباس رحم نے، ان کو احمد بن عبدالجبار نے، ان کو یونس ابن اسحاق سے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی یزید بن رومان نے، وہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ جب بدر کے قریب آئے تو آپ نے علی بن ابوطالب کو روانہ کیا اور سعد بن ابووقاص کو اور زبیر بن عوام کو اپنے اصحاب کی ایک جماعت کے ساتھ کہ وہ جا کر اس کے لئے خبروں کی جاسوسی کریں۔ انہوں نے قریش کو پانی پلانے والے غلام پالئے جو غلام تھے بنوسعید بن العاص کے۔ اور غلام واسطے بنوحجاج کے، وہ ان کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آئے۔

راوی نے قصہ ذکر کیا ہے اور اس میں کہا ہے۔ اس میں کتنے لوگ تھے؟ انہوں نے کہا کہ بہت تھے، ہم نہیں جانتے کہ ان کی تعداد کتنی ہے۔ آپ نے پوچھا روزانہ وہ کتنے اُونٹ ذبح کرتے ہیں؟ انہوں نے بتایا ایک دن دس اور دوسرے دن نو اُونٹ ذبح کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ لوگ نو سو سے ہزار کے درمیان ہیں۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں سے کہا، ان میں قریش کے اشراف اور سردار لوگ کون کون ہیں؟ ان دونوں نے بتایا کہ سردار یہ ہیں، عتبہ اور شیبہ۔ اسی طرح انہوں نے ان کے صنادید کا ذکر کیا۔ اس کے بعد رسول اللہ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ یہ ہے مکہ جس نے اپنے جگر کے ٹکڑے تمہاری طرف پھینک دیئے ہیں۔ (ابن ہشام ۲/ ۲۵۵۔۲۵۶)

باب ۸

عریش (سائبان، چھپرا) جو رسول اللہ کے لئے بنایا گیا تھا

بدر کے دن جب لوگ باہم ٹکرا گئے تھے

ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو احمد بن عبدالجبار نے، ان کو یونس نے ابن اسحاق سے، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی عبداللہ بن ابوبکر بن حزم نے یہ کہ سعد بن معاذ نے رسول اللہ سے فرمایا، بدر کے دن جب لوگ مسلمان اور مشرک باہم ٹکرائے تھے یا رسول اللہ کیا ہم آپ کے لئے ایک سائبان نہ بنا دیں آپ اس کے اندر رہیں اور ہم وہاں پر آپ کے لئے سواریاں بھی بٹھا دیں اور ہم اپنے دشمن سے ٹکرائیں۔ اگر اللہ نے ہمیں ان پر غلبہ عطا کیا اور ہمیں کامیابی سے ہمکنار فرمایا تو یہ وہ چیز ہے جو ہمیں محبوب ہے۔

اور خدانخواستہ اگر دوسری کیفیت ہوگئی یعنی اگر ہم مارے گئے تو آپ اپنی سواریوں پر بیٹھ کر پچھلوں سے جاملیں گے ہماری قوم سے۔ اللہ کی قسم! آپ کے پیچھے بھی ایسے لوگ ہیں جو آپ کے ساتھ محبت کرنے میں کسی طرح ہم سے کم نہیں ہیں۔

اگر ان کو پتہ چل جائے کہ ہم لوگ جنگ میں گھرے ہوئے ہیں تو وہ آپ سے پیچھے نہیں رہیں گے۔ وہ آپ سے محبت کریں گے اور آپ کی نصرت کریں گے۔

حضور نے اس مشورے کو سراہا۔ سعد بن معاذ اور اس کے لئے دعا فرمائی۔ لہٰذا آپ ﷺ کے لئے ایک سائبان بنایا گیا، اس میں حضور کے ساتھ ابوبکر بھی تھے اور کوئی آپ کے ساتھ نہیں تھا۔ (ابن ہشام ۲/۲۶۰)

باب ۹

حضور ﷺ کا مشرکین کے خلاف بددعا کرنا

دونوں جماعتوں کے باہم ٹکرانے سے قبل اور بعد

اور آپ کے اصحاب کا مشرکین کے خلاف بددعا کرنا اور ان کا اپنے ربّ سے فریاد کرنا اور اللہ تعالیٰ کا ان کی دعاؤں کو قبول کرنا اور فرشتوں سے ان کی مدد کروانا اور نبی کریم ﷺ کا مشرکین کے مرکر گرنے کی جگہوں کی خبر دینا ان کے مرکر گرنے سے قبل اور اس سب کچھ میں آثارِ نبوت کا ظہور

ارشادِ باری تعالیٰ :

واذ یعد کم اللہ احدی الطائفتین انھا لکم وتودون ان غیر ذات الشوکۃ تکون لکم ویرید اللہ ان یحق الحق بکلماتہ ویقطع دابر الکفرین لیحق الحق ویبطل الباطل ولو کرہ المجرمون اذ تستغیثون ربکم فاستجاب لکم انی ممدکم بالف من الملائکۃ مردفین ۔ (سورۃ الانفال : آیت ۷، ۸، ۹)

اے پیغمبر! یاد کرو اس وقت کو جب اللہ نے تمہیں وعدہ دیا تھا کہ دو چیزوں میں سے ایک تمہارے لئے ہوگی (قافلہ یا اللہ کی مدد) اور تم پسند کرتے تھے کہ تمہارے لئے وہ چیز ہو جس میں تمہیں کانٹا بھی نہ چبھے۔ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے وہ سچ کو سچا کرے اپنے کلام میں اور کافروں کی جڑ کاٹ دے۔ تاکہ سچا کرے سچ کو اور جھوٹا کرے جھوٹ کو۔ اگرچہ مجرم لوگ اس کو ناپسند کریں۔ یاد کرو اس وقت کو جب تم اپنے ربّ سے فریاد کر رہے تھے، بس اس نے تمہاری دعا قبول کی بایں صورت کہ میں تمہاری مدد کرنے والا ہوں یکے بعد دیگر آنے والے فرشتوں کے ذریعے۔

اس آیت کے بعد والی آیات بھی دلائل نبوۃ میں سے ہیں، جن میں نعاس وانزال المطر والتثبیت والتقلبل فی العین وغیرہ آثار نبوت ہیں۔

ہم قوم موسیٰ علیہ السلام کی طرح نہیں .... (۱) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابومحمد جناح بن بدیر بن جناح محاربی نے کوفے میں۔ دونوں نے کہا کہ ان کو ابوجعفر محمد بن علی بن رحیم نے، ان کو احمد بن حازم بن ابوغرزہ نے، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی عبیداللہ بن موسیٰ نے اور ابو نعیم نے، ان دونوں نے کہا کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے اسرائیل نے مخارق سے، اس نے طارق بن شہاب سے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سُنا ابن مسعود سے، وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت مقداد ابن اسود کے ساتھ جنگ میں موجود تھا۔ مجھے ان کا مصاحب ہونا بہت پسند تھا۔ وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور وہ مشرکین کے خلاف بددعا کررہے تھے تو مقداد نے کہا، ہم آپ کو ایسے نہیں کہیں گے جیسے قوم موسیٰ نے ان سے کہا تھا:

اذهب انت وربك فقاتلا انا ههنا قاعدون ۔

جاؤتم اور تمہارا رب جاکر لڑو، ہم تو یہاں بیٹھے ہیں۔ بلکہ ہم تو آپ کے آگے لڑیں گے، پیچھے لڑیں گے، دائیں بائیں لڑیں گے۔

ابن مسعود کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ کا چہرہ، یہ سُن کر چمک اُٹھا تھا اور آپ بہت خوش ہوگئے تھے۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں ابونعیم سے۔ (کتاب المغازی۔ باب قول اللہ تعالیٰ اذ تستغیثون ربکم ناستجاب لکم۔ فتح الباری ۷/۲۸۷)

غزوہ بدر میں مشرکین کی ہلاکت کی جگہ کی نشاندہی کرنا .... (۲) ہمیں خبر دی ابوعلی حسین بن محمد رودباری نے، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوبکر محمد بن بکر بن عبدالرزاق تمار نے بصرہ میں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی نے، ان کو موسیٰ بن اسماعیل نے، ان کو حماد نے ثابت سے، اس نے انس سے یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب کو بُلایا اور بدر کی طرف روانہ ہوگئے تھے۔ اچانک انہوں نے قریش کے ایک آدمی کو بُلایا جو سیاہ فام غلام تھا بنوحجاج کا، اصحاب نبی نے اس کو پکڑا تھا اور اس سے پوچھنا شروع کیا کہ ابو سفیان کہاں ہے؟ اس نے کہا کہ اللہ کی قسم! مجھے اس کے بارے میں کوئی علم نہیں ہے مگر قریش کے بارے میں بتا سکتا ہوں کہ وہ آگئے ہیں (قریب میں)۔ ان میں ابوجہل ہے عتبہ ہے، شیبہ ہے، ربیعہ کے دونوں بیٹے ہیں، اُمیہ بن خلف ہے۔

کہتے ہیں جب اس نے ان کو یہ بتایا تو انہوں نے اس کی پٹائی کردی۔ اس نے کہا کہ مجھے چھوڑ مجھے چھوڑ۔ میں تمہیں بتاتا ہوں۔ جب انہوں نے اس کو چھوڑ دیا تو اس نے کہا کہ اللہ کی قسم مجھے ابوسفیان کے بارے میں کوئی علم نہیں ہے لیکن قریش تمہارے اُوپر آیا چاہتے ہیں۔ ان میں ابوجہل ہے اور ربیعہ کے بیٹے اور شیبہ ہیں، اُمیہ بن خلف ہے۔ نبی کریم ﷺ نماز پڑھ رہے تھے اور یہ باتیں سُن رہے تھے۔ جب آپ نے سلام پھیرا تو فرمایا کہ اللہ کی قسم! جس کے قبضے میں میری جان ہے تم لوگ اس کو مار رہے ہو حالانکہ وہ تمہیں سچ بتا رہا ہے اور تم اس کو چھوڑنا چاہتے ہو جب وہ تم سے جھوٹ بولے گا۔ یہ قریش ابوسفیان کی حفاظت کے لئے آرہے ہیں۔

انس کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، یہ جگہ فلاں کے مرکر گرنے کی ہے صبح۔ اور آپ نے زمین پر ہاتھ رکھ لیا تھا۔ اور فرمایا کہ یہ فلاں کے مرکر گرنے کی جگہ ہے صبح۔ پھر آپ نے زمین پر ہاتھ رکھ لیا۔ انس نے کہا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے جن جن کا نام لے کے جگہ آپ نے متعین کی تھی اس جگہ سے ذرا بھر بھی کوئی شخص ادھر اُدھر نہیں ہوا، اسی جگہ پر ہی مرکر گرے تھے۔ حضور ﷺ نے حکم فرمایا انہیں پاؤں سے پکڑ کر گھسیٹ کر بدر کی کھائی میں گرادیا جائے۔ (ابوداؤد۔ کتاب الجہاد۔ الحدیث ص ۲۶۸۱۔ باب الاسیر ینال منہ، یضرب۔

(۴) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ہے ابوعمرو بن ابوجعفر نے، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی حسن بن سفیان نے، ان کو ابوبکر بن ابوشیبہ نے، ان کو عفان نے، ان کو حماد بن سلمہ نے ثابت سے، اس نے انس رضی اللہ عنہ سے یہ کہ نبی کریم نے صحابہ سے مشورہ کیا، جب ان کو ابوسفیان کے آنے کی اطلاع پہنچی، ابوبکر صدیق نے بھی کلام کیا۔ حضور نے اس سے بھی صرف نظر کرلی، اس کے بعد عمر نے کلام کیا آپ نے اس سے بھی صرف نظر کرلی۔ پھر سعد بن عبادہ کھڑے ہوئے انہوں نے عرض کی کہ کیا ہم لوگوں کی یعنی انصار کی رائے لینا چاہتے ہیں؟ یا رسول اللہ ﷺ! اللہ کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر ہمیں حکم دیں کہ تم لوگ سمندر میں گھس جاؤ تو گھس جائیں گے اور اگر آپ حکم دیں گے کہ ہم اپنی سواریوں کو مقام برک الغماد پر دوڑا دیں تو ہم بھی وہی کریں گے۔

کہتے ہیں کہ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو اعلان کے ذریعے بُلایا جانے کے لئے اور چل پڑے اور مقام بدر میں اُتر گئے۔ اس کے بعد راوی نے حدیث ذکر کی ہے۔ سیاہ فام غلام کے بارے میں جس کو انہوں نے پکڑ لیا تھا اور حضور کے اس قول کو جس میں فرمایا تھا کہ فلاں فلاں شخص قتل ہو کر فلاں جگہ مرے گا روایت موسیٰ کے مطابق۔

اس کو مسلم نے نقل کیا ہے صحیح میں ابوبکر بن ابوشیبہ سے۔ (کتاب الجہاد والسیر۔ باب غزوۃ بدر الحدیث ص۸۳)

اور اسی طرح واقع ہوا ہے روایت سعید بن عبادہ میں اور اس کے سواء دیگر نے سعد بن معاذ کہا ہے۔

(۵) ہمیں خبر دی ہے ابوبکر محمد بن حسین بن فورک نے، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی عبداللہ بن جعفر اصفہانی نے، ان کو یونس بن حبیب نے، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے ابوداؤد طیالسی نے، ان کو حدیث بیان کی ہے سلیمان بن مغیرہ نے ثابت سے، اس نے انس بن مالک سے، وہ کہتے ہیں ہم لوگ ایک دوسرے کو پہلی تاریخ کا چاند دکھا رہے تھے۔ سب نے میرے سوا یہ کہا کہ اس نے دیکھ لیا ہے۔ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا، اے امیر المؤمنین! کیا آپ نے اسے دیکھ لیا ہے۔ میں ان کو دکھانے لگا۔ جب وہ دیکھنے سے تھک گئے یعنی ان کو نظر نہ آیا تو وہ کہنے لگے میں تھوڑی دیر بعد اپنے بستر پر لیٹے لیٹے دیکھ لوں گا۔ اس کے بعد وہ ہمیں بدر کے متعلق بتانے لگے اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں خبر دے رہے تھے گذشتہ روز لوگوں کے گرنے اور جگہوں کے بارے میں کہ انشاء اللہ آئندہ صبح یہ جگہ فلاں کے گرنے کی ہوگی اور یہ جگہ انشاء اللہ فلاں کے گرنے کی ہوگی۔ میں قسم ہے اس ذات کی جس نے ان کو حق کے ساتھ بھیجا تھا اس جگہ حد سے انہوں نے خطاء نہ کی تھی بلکہ اسی اسی جگہ مرے تھے بلکہ اسی جگہ گرائے جاتے تھے اور اس کے بعد وہ قلیب بدر میں پھینک دیئے گئے تھے۔ اور نبی کریم ﷺ آئے اور فرمانے لگے، اے فلاں بن فلاں، اے فلاں بن فلاں کیا تم نے اپنے ربّ کے وعدے کو سچا پالیا ہے؟ مجھے میرے ربّ نے جو وعدہ دیا تھا اسے سچا پالیا ہے۔

میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ ایسے جسموں سے کلام کر رہے ہیں جن کے اندر رُوحیں ہی نہیں ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس کی جس کے قبضے میں میری جان ہے تم ان سے زیادہ نہیں سُن رہے بلکہ وہ خوب سُن رہے ہیں لیکن وہ میری بات کا جواب نہیں دے سکتے۔

مسلم نے اس کو روایت کیا ہے شیبان وغیرہ سے، اس نے سلیمان بن مغیرہ سے۔

(کتاب الجنة وصفة نعيمها واهلها۔ باب عرض مقعد الميت من الجنة والنار الحديث ص۷۶)

ہمیں خبر دی ابوالحسن علی بن محمد مقری اسفرائنی نے وہاں پر وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی حسن بن محمد بن اسحاق نے، ان کو خبر دی یوسف بن یعقوب نے، ان کو محمد بن ابوبکر نے، ان کو عبدالرحمن بن مہدی نے، ان کو شعبہ نے ابواسحاق سے، اس نے حارثہ سے، اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے، وہ کہتے ہیں کہ ہمارے اندر بدر والے دن گھڑ سوار کوئی نہیں تھا سوائے مقداد بن سعد کے، وہ کالے چتے گھوڑے پر سوار تھے۔ اور میں نے دیکھا کہ ہم میں سے ہر کوئی سو رہا تھا سوائے رسول اللہ ﷺ کے۔ مگر رسول اللہ ﷺ کیکر کے درخت کے نیچے نماز پڑھتے رہے اور روتے رہے حتیٰ کہ صبح ہوگئی تھی۔ (النسائی سنن الکبریٰ، فی الصلاۃ۔ تحفۃ الاشرف ۷/۳۵۷)

غزوۂ بدر پر رسول ﷺ کا طویل سجدہ .... (۷) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو محمد بن سنان القزاز نے، ان کو عبداللہ بن مہید ابوعلی حنفی نے، ان کو عبیداللہ بن عبدالرحمن نے بن موہب سے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی اسماعیل بن عون نے عبیداللہ بن ابورافع سے، اس نے عبداللہ بن محمد عمر بن علی بن ابوطالب نے اپنے والد سے، اس نے ان کے دادا سے، اس نے علی بن ابوطالب سے۔ وہ کہتے ہیں کہ جب بدر کا دن تھا تو میں نے کچھ قتال کیا۔ اس کے بعد میں جلدی جلدی آیا تا کہ میں رسول اللہ کو دیکھوں کہ وہ کیا کر رہے ہیں۔ میں جب آیا تو وہ سجدہ کر رہے تھے اور یہ کہہ رہے تھے اور وہ ہمیشہ یہ کہتے رہے یا حی یا قیوم، یا حی یا قیوم اس پر کچھ اضافہ نہیں کیا۔ پھر میں قتال کی طرف واپس لوٹ گیا، پھر آپ بدستور سجدے میں تھے اور وہی پڑھ رہے تھے۔ اس کے بعد پھر میں قتال کے لئے چلا گیا۔ پھر تیسری بار آیا تو وہ بدستور سجدے میں تھے اور یہی پڑھ رہے تھے یہاں تک کہ اللہ نے ان کو فتح دی۔

(طبقات ابن سعد ۲/۱۷۔ البدایۃ والنہایہ ۳/۲۶۷)

(۸) ہمیں خبر دی ابوبکر احمد بن حسن قاضی نے، ان کو خبر دی ابوالعباس اسماعیل بن عبداللہ بن محمد مکیالی نے، ان کو عبداللہ احمد اھواز نے، ان کو اسماعیل بن عثمان عسکری نے، ان کو اعمش سے اس نے ابواسحاق سے، اس نے ابوعبید سے، اس نے عبداللہ سے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے نہیں سُنا کسی قسم دینے والے کو کہ اس نے ایسی قسم دی ہو جو حق ہو، جو مناشد زیادہ شدید ہو محمد ﷺ کے مناشد سے (اللہ کی قسم دینے سے)۔ یوم بدر میں آپ فرمارہے تھے :

اللهم انی أنشدك عهدك ووعدك۔ اللهم ان تهلك هذه العصابة لاتعبد ۔

اے اللہ! میں تجھے قسم دیتا ہوں تیرے عہد کی اور تیرے وعدے کی۔ اے اللہ! اگر آپ نے اس مختصری جماعت کو ہلاک کردیا تو تیری عبادت نہیں کی جائے گی۔

اس کے بعد حضور متوجہ ہوئے اور آپ کا چہرہ چاند کا ٹکڑا بنا ہوا تھا۔ اور آپ نے فرمایا کہ گویا میں دیکھ رہا ہوں آنے والی شام لوگوں کی ہلاکت کی جگہ۔ (مسلم۔ کتاب الجہاد۔ باب الامداد بالملائکۃ فی غزوۃ بدر ۱۳۸۳/۳۔۱۳۸۴۔ مسند امام ۱/۳۰۔۳۲)

(۹) ہمیں خبر دی ابوعمرو محمد بن عبداللہ بسطامی نے، وہ کہتے ہیں کہ ہیں خبر دی ابوبکر اسماعیلی نے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی حسن بن سفیان نے اور عمران بن موسیٰ نے، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی وہب بن بطیہ نے، وہ کہتے ہیں ہمیں خبر دی خالد بن عبداللہ نے خالد، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی عبدالاعلیٰ نرسی نے، ان کو حدیث بیان کی عبدالوہاب نے، ان کو خالد نے، ان کو عبدالاعلیٰ نرسی نے، ان کو عبدالوہاب نے، ان کو خالد نے عکرمہ سے، اس نے ابن عباس سے یہ کہ نبی کریم ﷺ نے بدر والے دن اپنے خیمے میں کہا تھا :

اے اللہ! میں تجھے قسم دیتا ہوں تیرے عہد کی اور وعدے کی۔ اے اللہ! اگر تو چاہے تو آج کے دن کے بعد تو کبھی نہ پوجا جائے اور تیری کبھی بھی عبادت نہ کی جائے (یعنی آپ کی کبھی بھی عبادت پھر نہیں ہوگی)۔ اس کے بعد ابوبکر نے ان کا ہاتھ پکڑلیا اور کہا کافی ہے آپ کے لئے، کافی ہے آپ کے لئے۔ یارسول اللہ! آپ نے خوب عاجزی اور اصرار کیا اپنے ربّ کے ساتھ۔ اس وقت حضور زرہ میں تھے آپ نے وہ اُتاری اور یہ پڑھنے لگے :

سیهزم الجمع ویولون الدبر ۔ بل الساعة موعد هم والساعة ادهی وامر ۔

(سورۃ القمر : آیت ۴۵۔۴۶)

عنقریب شکست کھائیں گے لشکر اور پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے بلکہ ان کے وعدے کا وقت قیامت ہے اور قیامت سب سے زیادہ خوفناک ہے اور سب سے زیادہ شدید کڑوی ہے۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں محمد بن عبداللہ بن حوطب سے، اس نے عبدالوہاب ثقفی سے۔

(کتاب التفسیر۔ تفسیر سورۃ القمر۔ باب قولہ سیہزم الجمع، یولون الدبر۔ الحدیث ص ۴۸۷۔ فتح الباری ۶۱۹/۸)

رسول اللہ ﷺ کا اپنے ربّ کو قسمیں دینا .... (۱۰) ہمیں حدیث بیان کی اسماعیل بن احمد جرجانی نے، ان کو ابویعلی نے، ان کو زہیر بن حرب نے، ان کو عمر بن یونس حنفی نے، ان کو عکرمہ بن عمار نے، ان کو ابوزمیل سماک حنفی نے، ان کو عبداللہ بن عباس نے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے عمر بن خطاب نے، وہ کہتے ہیں کہ جب بدر کا دن تھا، رسول اللہ ﷺ نے مشرکین کی طرف دیکھا وہ ایک ہزار کی تعداد میں تھے اور آپ کے اصحاب تین سوانیس آدمی تھے۔ حضور ﷺ نے قبلے کی طرف منہ کیا اور اپنے دونوں ہاتھ دراز کردیئے اور اپنے ربّ کے ساتھ خفیہ باتیں اسی حالت میں کیں کہ آپ کے ہاتھ بدستور دراز کئے ہوئے تھے۔ قبلے کی طرف متوجہ تھے یہاں تک کہ آپ کے کندھے کے اُوپر سے چادر گرگئی تھی۔

عمر بن خطاب نے یہ دیکھ کر عرض کی یارسول اللہ ﷺ اتنا شدید آپ کا اپنے ربّ کو قسمیں دینا اتنی شدت ہے کہ اتنے میں حضرت ابوبکر صدیق آپ کے پاس آئے، انہوں نے آپ کی چادر اُٹھا کر واپس آپ کے کندھوں پر ڈالی اور آپ کے اُوپر آپ کی چادر لپیٹ دی اور عرض کی

کہ یارسول اللہ ﷺ آپ نے اپنے ربّ کے ساتھ اس قدر شدید مناشد کیا ہے (قسمیں دی ہیں) عنقریب وہ اس وعدے کو پورا کرے گا جو آپ سے وعدہ کیا ہے۔ لہٰذا اللہ نے یہ آیت اُتاری :

اذ تستغیثون ربکم فاستجاب لکم انی ممدکم بالف من الملائکة مردفین ۔

(سورۃ الانفال : آیت ۹)

جب تم لوگ اپنے ربّ سے فریاد کررہے تھے اور اس نے تمہاری دعا قبول کی تھی یہ کہہ کر کہ میں تمہاری امداد کرنے والا ہوں ایک ہزار فرشتوں کے ساتھ جو قطار اندر قطار ہوں گے۔

لہٰذا اللہ نے ان کی مدد فرمائی فرشتوں کے ذریعے۔

ابوزمیل نے کہا، مجھے حدیث بیان کی ہے ابن عباس نے، وہ کہتے ہیں کہ اچانک ایک آدمی تھا مسلمانوں میں اس دن، وہ بڑی کوشش کررہا تھا مشرکین سے کسی ایک کے تعاقب میں جو اس کے آگے آگے تھا۔ اچانک اس نے چابک کے مارنے کی آواز سُنی اپنے اُوپر سے، اور گھوڑے ہنہنانے کی آواز سُنی ، وہ (نظر نہ آنے والا آدمی) کہہ رہا تھا آگے بڑھ اے حیزوم (یہ فرشتے کے گھوڑے کا نام ہے)۔ اچانک اس صحابی نے دیکھا کہ وہ مشرک اس کے سامنے گر کر چت پڑا ہوا ہے۔ جب صحابی نے اسے دیکھا تو اس کی ناک کٹی ہوئی پڑی تھی اور اس کا چہرا چیرا ہوا تھا جیسے چابک اسے لگا تھا اور وہ پورا نیلا پڑ چکا تھا۔

وہ انصاری صحابی حضور ﷺ کے پاس آیا اور اس نے آپ کو بتایا۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ کہا ہے آپ نے ، یہ تیسرے آسمان سے آئی ہوئی مدد ہے۔

اس دن ستر مشرک قتل ہوئے اور ستر قیدی ہوئے۔ مسلم نے اس کو روایت کیا ہے زہیر بن حرب سے۔

(کتاب الجہاد والسیر ۔ باب الامداد بالملائکۃ فی غزوۃ بدر)

ملائکہ کا مدد ونصرت کے لئے اُترنا .... (۱۱) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو احمد بن عبدالجبار نے، ان کو یونس بن بکیر نے، ان کو ابن اسحاق نے، ان کو عبداللہ بن ابوبکر بن حزم نے، وہ کہتے ہیں کہ میں اور میرے ایک چچازاد بھائی بدر میں حاضر تھے حالانکہ اس وقت ہم شرک پر تھے اور ہم لوگ ایک پہاڑ میں بیٹھے انتظار کررہے تھے شکست کے واقع ہونے کا کہ ہم بھی کسی چیز پر جھپٹیں گے، اتنے میں ایک بادل آیا جب وہ پہاڑ کے قریب ہوا تو میں نے اس کے اندر سے ایک گھوڑے کے ہنہنانے کی آواز سُنی اور اسی میں سے ہم نے ایک گھوڑے سوار کی آواز سُنی ۔ کہہ رہا تھا آگے بڑھ اے حیزوم (فرشتوں کے گھوڑے کا نام)۔ بہر حال میرے ساتھی نے اپنے دل کا پردہ کھول لیا اور وہ اسی جگہ مر گیا اور بہر حال رہا میں تو میں بھی مرنے کے قریب ہی تھا اس کے بعد میں نے ہوش سنبھال لیا۔ (سیرۃ ابن ہشام ۲/۲۷۳۔۲۷۴)

(۱۲) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوسعید بن ابوعمرو نے، ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو عبداللہ بن ابوبکر نے، ان کو احمد بن عبدالجبار نے، ان کو یونس بن بکر نے، اس نے بن عمرو بن حزم نے بنوساعدہ کے کسی آدمی سے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سُنا ابوسعید مالک بن ربیعہ سے۔ اس کے بعد ان کی نظر ضائع ہوگئی تھی۔

وہ کہتے ہیں کہ اگر میں بدر میں آج موجود ہوتا اور میری بینائی بھی موجود ہوتی تو میں تمہیں اس گھاٹی کی خبر دیتا جس سے فرشتے نکلے تھے۔ نہ میں شک کرتا ہوں اور نہ ہی جھگڑا۔ (سیرۃ ابن ہشام ۲/۲۷۴)

جب فرشتے نازل ہوئے تھے اور ابلیس نے ان کو دیکھا اور اد ہر اللہ نے بتایا تھا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں تم لوگ پکارو اہل ایمان کو۔ اور فرشتوں کا اہل ایمان کو پکارنا بایں صورت تھا کہ فرشتہ آتا تھا آدمی کے پاس انسانی شکل میں جس کو وہ پہچانتا ہوتا تھا۔ وہ کہتے تھے تم لوگ خوش

ہوجاؤ یہ مشرک لوگ کچھ بھی نہیں ہیں اور اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے، وہ ان پر حملہ کردیتے تھے۔ جب ابلیس نے فرشتوں کو دیکھا تو وہ اپنی ایڑیوں پر واپس لوٹ گیا اور کہنے لگا کہ میں تم سے بیزار ہوں اور وہ فرشتہ سراقہ کی شکل میں تھا۔

اتنے میں ابوجہل سامنے آیا، وہ اپنے احباب کو جوش دلا رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ تم لوگوں کو سراقہ کا بے مدد چھوڑ جانا خوف زدہ نہ کرے، بے شک وہ تو محمد ﷺ اور اس کے صحاب کے وعدے پر تھا۔ پھر بولا قسم ہے لات وعزّیٰ کی ہم لوگ خالی واپس نہیں جائیں گے حتیٰ کہ ہم محمد (ﷺ) کو اس کے اصحاب کو پہاڑوں میں باندھ کر قید کریں گے۔ تم لوگ ان کو قتل نہ کرنا بلکہ گرفتار کرنا۔

(۱۲) ہمیں خبر دی ابونصر بن قتادہ نے، ان کو محمد بن محمد بن داؤد مسوری نے، ان کو عبدالرحمن بن محمد بن ادریس نے، ان کو عزیز نے۔ وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی سلامہ نے عقیل سے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے ابن شہاب نے، وہ کہتے ہیں کہ کہا ابوحازم نے سہل بن سعد سے، کہا ابواُسید ساعدی نے اس وقت جب اس کی بینائی ختم ہوگئی تھی۔ اے بھتیجے! اللہ کی قسم اگر میں بدر میں ہوتا اور تم بھی اور پھر اللہ تعالیٰ میری نظر کھول دے تو میں تجھے وہ گھاٹی دکھا دیتا جس سے ہمارے اُوپر اس دن فرشتے نکلے تھے بغیر کسی شک کے، آپ بھی شک نہ کیجئے۔

(۱۳) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو خبر دی ابوعبداللہ محمد بن احمد بن بُطہ نے، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی ہے حسن بن جہم نے، ان کو حسین بن فرج نے، ان کو محمد بن عمر نے، ان کو ابن ابوحبیب نے داؤد بن حسین سے، اس نے عکرمہ سے، اس نے ابن عباس سے (ح)۔ وہ کہتے ہیں ہمیں حدیث بیان کی ہے موسیٰ بن محمد بن ابراہیم تیمی نے اپنے والد سے (ح)۔ وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ہے عائذ بن یحییٰ نے ابوالحویرث سے، اس نے عمارہ بن اکیمہ لیثی سے، اس نے حکیم بن حزام سے، انہوں نے کہا جب جنگ شروع ہوگئی تو رسول اللہ دونوں ہاتھ اُٹھائے اللہ سے دعا مانگ رہے تھے اور جو اللہ نے ان سے وعدہ کیا تھا اور کہہ رہے تھے اے اللہ! اگر چہ مشرک لوگ اس مٹھی بھر جماعت پر غالب آگئے تو شرک غالب ہوجائے گا اور تیرا دین قائم نہ ہو سکے گا۔ اور ابوبکر کہہ رہے تھے اللہ کی قسم! اللہ ضرور آپ کی مدد کرے گا، اللہ آپ کے چہرے کو ضرور چمکائے گا۔ لہٰذا اللہ نے یہ آیت اُتاری :

الفا من الملائکہ مردفین

قطار اندر قطار ہزار فرشتے دشمن کے کندھوں کے پاس۔

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، خوش ہو جاؤ اے ابوبکر یہ رہے جبرائیل علیہ السلام پیلا عمامہ باندھے ہوئے تین آسمان وزمین کے مابین اپنے گھوڑے کی باگ تھامے ہوئے ہیں۔ جب زمین اُترے تو ایک ساعت کے لئے وہ مجھ سے ملے اور غائب ہو گئے۔ اس کے بعد وہ نمودار ہوئے حالانکہ اس کے سامنے کے دانت چمک رہے تھے اور وہ کہہ رہے تھے آپ کے پاس اللہ کی نصرت اسی وقت آگئی تھی جب آپ دعا کر رہے تھے۔ (البدایۃ والنہایۃ ۳/۲۷۶)

(۱۴) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ حافظ نے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی ابواحمد حافظ نے، ان کو خبر دی ابوجعفر محمد بن عبدالرحمن نے، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی عبدالرحمن بن محمد بن سلام نے، ان کو ابراہیم بن موسیٰ فراء نے، ان کو حدیث بیان کی عبدالوہاب نے، ان کو خالد نے عکرمہ سے، اس نے ابن عباس سے یہ کہ نبی کریم ﷺ نے بدر والے دن فرمایا تھا، یہ رہے جبرائیل علیہ السلام اپنے گھوڑے کے سر پر ہاتھ رکھے ہوئے ہیں اس پر آلات حرب لدے ہوئے ہیں۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح میں ابراہیم بن موسیٰ سے۔ (کتاب المغازی۔ باب شہود الملائکۃ بدرالحدیث ص ۳۹۹۵۔ فتح الباری ۷/۳۱۲)

(۱۵) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوعبداللہ محمد بن یعقوب حافظ نے، ان کو ابراہیم بن عبداللہ بن سعدی نے، ان کو خبر دی محمد بن خالد بن عثمہ نے، ان کو موسیٰ بن یعقوب زمعی نے، ان کو ابوالحویرث نے یہ کہ محمد بن جبیر بن مطعم نے، اس کو حدیث بیان کی ہے کہ اس نے حضرت علی ؓ سے سُنا جو کہ خطبہ دے رہے تھے۔ فرمایا کہ میں قلیب بدر میں سے باہر آرہا تھا اچانک شدید ہوا آئی جس نے مجھے واپس اسی جگہ

دھکیل دیا۔اس کے بعد پھر شدید ہوا آئی اس قدر شدید ہوا میں نے نہیں دیکھی مگر بس پہلے والی ہوا۔اس کے بعد پھر شدید ہوا آئی۔چنانچہ پہلی ہوا جبرائیل تھے جو ایک ہزار فرشتوں میں اُترے تھے رسول اللہ کے ساتھ مدد کے لئے جو کہ دائیں طرف تھے اور دوسری ہوا میکائیل علیہ السلام تھے جو حضور کی مدد کے لئے ہزار فرشتوں کے ساتھ اُترے تھے بائیں طرف تھے۔تیسری ہوا اسرافیل علیہ السلام تھے جو ایک ہزار فرشتے کے ساتھ حضور کی مدد کے لئے اُترے یہ بائیں طرف میسرہ میں تھے۔اور میں بھی میسرہ میں تھا۔

اللہ نے جب حضور کے دشمنوں کو شکست دی تو حضور نے مجھے اپنے گھوڑے پر سوار کیا، وہ بدکا جس کی وجہ سے میں گر گیا پیچھے کی طرف۔ پھر میں نے اللہ سے دعا کی اس نے مجھے روک دیا جب میں اس پر پوری طرح بیٹھ گیا تو میں نے اپنے اس ہاتھ سے قوم میں نیزہ مارا حتیٰ کہ اس نے اس جگہ کو رنگین و خون آلود کر دیا، اس نے اپنی بغل کی طرف اشارہ کر کے بتایا۔

(الھیثمی فی مجمع الزوائد ۶/ ۷۷۔البدایۃ والنہایۃ ۳/ ۲۷۹۔السیرۃ الشامیۃ ۴/ ۶۱۔الخصائص الکبریٰ ۱/ ۲۰۰)

(۱۶) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے اور ابوسعید بن ابوعمرو نے، ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو احمد بن عبدالجبار نے، ان کو یونس بن بکیر نے مسفر بن کدام سے، اس نے ابوعون سے، اس نے ابوصالح سے، اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے، وہ کہتے ہیں کہ بدر والے دن مجھ سے ابوبکر سے کہا گیا تھا۔ہم میں سے ایک سے کہا گیا تھا کہ تیرے ساتھ جبرائیل ہے اور دوسرے سے کہا تھا کہ ترے ساتھ میکائیل اور اسرافیل فرشتے ہیں جو قتال میں موجود ہیں اور قتال کا مشاہدہ کر رہے ہیں، وہ خود قتال نہیں کر رہے مگر صف میں ہیں۔

(مسند احمد ۲/ ۲۵۵۔البدایۃ والنہایۃ ۳/ ۲۷۹۔الخصائص الکبریٰ ۱/ ۲۰۱)

(۱۷) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو حدیث یاد تھی ابوزکریا یحییٰ بن محمد عنبری نے، ان کو محمد بن ابراہیم عبدی نے، ان کو یحییٰ بن عبداللہ بن بکیر نے، ان کو محمد یحییٰ بن زکریا حمیدی نے، ان کو علاء بن کثیر نے، ان کو ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن مسور بن مخرمہ نے، ان کو ابو امامہ بن سہل نے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے میرے والد نے کہا تھا، اے بیٹے! ہم لوگوں نے بدر والے دن خود کو دیکھا تھا کہ ہم میں سے کوئی ایک آدمی اپنی تلوار کا اشارہ کرتا تھا کسی مشرک کے سر کی طرف لیکن اس کا سر اس کے دھڑ سے علیحدہ ہو کر گر جاتا تھا تلوار کے اس تک پہنچنے سے بھی قبل۔(البدایۃ والنہایۃ ۳/ ۳۸۰۔السیرۃ الشامیہ ۴/ ۶۳)

(۱۸) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو احمد بن عبدالجبار نے، ان کو یونس بن بکیر نے، ان کو ابن اسحاق نے، ان کو میرے والد اسحاق بن یسار نے، ان کو بنی مازن کے کچھ مردوں نے ابوواقد لیثی سے، وہ کہتے ہیں کہ میں بدر والے دن مشرکین میں سے ایک کا تعاقب کر رہا تھا تا کہ میں اسے ماردوں مگر میں نے دیکھا کہ میری تلوار کے اس تک پہنچنے سے قبل ہی اس کا سر تن سے جدا ہو چکا ہے جس سے میں سمجھ گیا کہ میرے سوا کسی اور نے اس کو قتل کر دیا ہے۔

(۱۹) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ اور ابوسعید بن ابوعمرو نے، ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو احمد بن عبدالجبار نے، ان کو یونس بن بکیر نے، ان کو عیسیٰ بن عبداللہ تیمی نے ربیع بن انس سے، وہ کہتے ہیں کہ بدر والے دن لوگ فرشتوں کے ہاتھوں قتل ہونے والوں کو پہچان رہے تھے جن کو انہوں نے قتل کیا تھا گردن کے اُوپر سے۔اس وجہ سے کہ ان کے پوروں پر آگ کے ایسے نشان تھے جیسے اس سے جلائے گئے ہیں۔(البدایۃ والنہایۃ ۳/ ۲۸۱۔السیرۃ الشامیہ ۴/ ۶۳)

بدر کے دن فرشتوں کی پہچان سفید پگڑیاں .... (۲۰) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو حسین بن علی بن محمد بن یحییٰ دارمی نے، ان کو احمد بن محمد بن حسین نے، ان کو عمرو بن زاروہ نے، ان کو زیاد بن عبداللہ نے محمد بن اسحاق سے، اس نے کہا کہ مجھے اس نے خبر دی ہے جس کو میں جھوٹ کی تہمت نہیں لگا سکتا۔اس نے مقیم سے جو مولیٰ تھے عبداللہ بن حارث کے، اس نے ابن عباس سے، وہ کہتے ہیں کہ فرشتوں کی

پہچان بدر والے دن سفید پگڑیاں تھیں جن کے طرے و شملے پیٹھ کے پیچھے لٹکائے ہوئے تھے اور یوم حنین میں سُرخ عمامے تھے اور ملائکہ نے کسی جنگ میں خود قتال نہیں کیا تھا سوائے جنگ بدر کے۔ دیگر جنگوں میں وہ تعداد بڑھانے اور مدد دینے کے لئے تھے وہ خود نہیں مارتے تھے۔
(سیرۃ ابن ہشام ۲/۲۷۴)

(۲۱) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو خبر دی ابوعبداللہ محمد بن احمد اصفہانی نے، ان کو حسن بن جہم نے، ان کو حسین بن فرج نے، ان کو محمد بن عمر نے، ان کو عبداللہ بن موسیٰ بن عبداللہ بن ابوامیہ نے وہب بن عبداللہ سے، اس نے مولیٰ سہیل بن عمرو سے، اس نے سہیل بن عمرو سے۔ کہتے ہیں میں نے بدر والے دن ابلق گھوڑوں پر سوار سفید جوان دیکھے تھے جو آسمان و زمین کے درمیان تھے۔ ان پر نشان لگے ہوئے تھے وہ قتل بھی کررہے تھے اور قید بھی کررہے تھے۔

اور ابواسید ساعدی بعد میں حدیث بیان کرتا تھا کہ جب ان کی بینائی چلی گئی تھی کہتے تھے کہ میں آج بھی بدر میں تمہارے ساتھ ہوتا اور میری بینائی بھی ہوتی تو میں تمہیں وہ گھاٹی دکھاتا جس میں سے فرشتے نکلے تھے۔ مجھے اس میں نہ کوئی شک ہے نہ ہی کوئی وہم ہے۔
(البدایۃ والنہایۃ ۳/۲۸۱۔ الخصائص الکبری ۱/۲۰۱۔ سبل الھدی ۴/۶۳)

وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی تھی خارجہ بن ابراہیم نے اپنے والد سے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جبرائیل علیہ السلام سے کہا تھا۔ کون کہہ رہا تھا فرشتوں میں سے بدر والے دن آگے بڑھ اے حیزوم؟ جبرائیل علیہ السلام نے کہا تھا اے محمد ﷺ! میں یہ آسمان کے فرشتوں کو نہیں پہچانتا۔ (البدایۃ والنہایۃ ۳/۲۸۱۔ سبل الھدی ۴/۶۳)

وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی اسحاق بن یحییٰ نے حمزہ بن صہیب سے، اس نے اپنے والد سے، وہ کہتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کتنے ہاتھ کٹے ہوئے تھے یا کتنے گہرے زخم تھے جن کے زخم خون نہیں دے رہے تھے بدر والے دن میں نے انہیں دیکھا تھا۔
(البدایۃ والنہایۃ ۳/۲۸۱)

انہوں نے کہا کہ مجھے حدیث بیان کی ہے محمد بن یحییٰ نے ابوعقیل سے، اس نے محمد بن سہیل بن ابی خیثمہ سے، اس نے رافع بن خدیج سے، اس نے ابو بردہ بن بنار سے، وہ کہتے ہیں کہ میں بدر والے دن تین انسانی سر اُٹھا کر لایا اور حضور ﷺ کے سامنے رکھ دیئے، اور میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ ان میں دو سر تو وہ ہے جن کو میں نے خود قتل کیا ہے۔ اور بہرحال تیسرا سر ایسا ہے کہ میں نے دیکھا تھا کہ ایک لمبے قد والا سفید رنگ کا آدمی تھا اس نے اس کو قتل کیا ہے اور میں یہ سر بھی لایا ہوں، رسول اللہ ﷺ نے دیکھ کر فرمایا، یہ فلاں فرشتہ تھا۔
(ابن کثیر ۳/۲۸۱۔ الزوائد للہیثمی ۶/۸۳)

اور حضرت ابن عباس فرمایا کرتے تھے کہ نہیں قتال کیا تھا ملائکہ نے مگر یوم بدر میں۔ (سیرۃ ابن ہشام ۲/۲۷۴)

کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی ابراہیم بن ابوحبیبہ نے داؤد بن حصین سے، اس نے عکرمہ سے، اس نے ابن عباس سے، وہ کہتے ہیں کہ فرشتہ کسی ایسے شخص کی صورت اختیار کرتا تھا لوگوں میں سے جس کو یہ لوگ جانتے ہوتے تھے وہ آکر ان مجاہدین کو ثابت قدم رہنے کی تلقین کرتے تھے۔ اور وہ کہتا تھا تمہارے قریب میں ہوں۔ میں نے سُنا تھا ان لوگوں سے وہ کہتے تھے کہ اگر یہ لوگ مجھ پر حملہ کریں گے تو ہم ان کو رہنے نہیں دیں گے۔ یہ لوگ مشرک کچھ بھی نہیں ہیں۔ اسی بات کو بیان کرنے کے لئے یہ آیت نازل ہوئی تھی:

اذ یوحی ربك الی الملائکة انی معکم فثبتوا الذی آمنوا ۔ الخ

(سورۃ انفال: آیت ۱۲)

یاد کرو اس وقت کو جب تیرا رب وحی کرتا تھا فرشتوں کی طرف کہ میں تمہارے ساتھ ہوں تم لوگ اہل ایمان کو پکا رکھو۔

کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی موسیٰ بن محمد بن ابراہیم نے اپنے والد سے، وہ کہتے ہیں کہ سائب بن جیش حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں حدیث بیان کیا کرتے تھے۔ اللہ کی قسم لوگوں میں سے کسی نے مجھے اسیر نہیں بنایا تھا۔ کہا گیا کہ کون؟ وہ کہنے لگے کہ جب قریش شکست کھا گئے میں بھی ان کے ساتھ ساتھ تھا میں بھی شکست کھا گیا۔ مجھے ایک سفید رنگ طویل قامت شخص نے پکڑ کر باندھ دیا۔ میں نے دیکھا وہ سفید گھوڑے پر سوار تھا آسمان وزمین کے درمیان قائم تھا۔ اس نے مجھے کس کر باندھ دیا۔ اتنے میں عبدالرحمٰن بن عوف آئے اس نے مجھے باندھا ہوا پایا تو اس نے لشکر میں اعلان کرنا شروع کیا کہ اس کو کس نے باندھ دیا ہے (یعنی یہ تو کسی کے قابو میں نہیں آتا تھا)۔ کوئی ماننے کو تیار نہیں تھا کہ کسی نے مجھے بھی باندھ دیا۔ وہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے ابن جیش تجھے کس نے قید کیا ہے؟ میں نے کہا کہ میں اس کو پہچانتا نہیں ہوں اور میں نے اس کو جس طرح دیکھا ہے میں ان کو بیان کرنا بھی پسند نہیں کرتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تجھے فرشتوں نے باندھا ہے اے ابن عوف لے جائیے اپنے قیدی کو۔ چنانچہ عبدالرحمٰن بن عوف مجھے لے گئے۔ سائب کہتے ہیں کہ میں ہمیشہ اس جملے کو یاد کرتا تھا اور میرا اسلام مؤخر ہو گیا تھا حتیٰ کہ میرا معاملہ ہوا سو ہوا۔ (الواقدی ۱/۶۸۔ البدایۃ والنہایۃ ۳/۲۸۱۔ الخصائص الکبریٰ ۱/۲۰۲)

کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی عائذ بن یحییٰ نے ان کو ابوالویرث نے عمار بن اکیمہ لیثی سے، اس نے حکیم بن حزام سے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگوں نے خود دیکھا تھا بدر والے دن۔ تحقیق وادی خلص میں آسمان سے گھوڑے اترے تھے جنہوں نے آسمان کے کنارے کو بھر رکھا تھا اور وادی چیونٹیوں سے بہنے لگی تھی تو میرے دل میں یہ بات آئی تھی کہ یہ کوئی آسمانی چیز ہے جس کے ساتھ محمد ﷺ کی مدد کی گئی ہے اور وہ فرشتے تھے۔ لہٰذا کیا ہونا تھا شکست ہی ہونا تھی۔ (الواقدی فی المغازی ۱/۸۰۔ ابن کثیر ۳/۲۸۱)

(۲۲) اور اس میں سے جس کی مجھے خبر دی ہے ابوعبدالرحمٰن سلمی نے، اس کو اجازت دی ہے کہ ابوالحسن بن صبیح نے، اس کو خبر دی ہے کہ عبداللہ بن محمد بن شرویہ نے، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی اسحٰق حنظلی نے، ان کو خبر دی وہب بن جریر بن حازم نے، ان کو ان کے والد نے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سنا محمد بن اسحٰق سے، وہ کہتے ہیں کہ مجھے حدیث بیان کی میرے والد نے جبیر بن مطعم سے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے لوگوں کو شکست کھا جانے سے قبل دیکھا تھا جب کہ لوگ قتال کر رہے تھے سیاہ گھوڑے دیکھے تھے جو آسمان سے آئے تھے، سیاہ چیونٹیوں کی طرح (کثرت کے ساتھ)۔ مجھے یقین ہے کہ وہ فرشتے تھے۔ پھر کیا ہوا شکست ہی ہوئی۔ (البدایۃ والنہایۃ ۳/۲۸۲۔ الخصائص الکبریٰ ۱/۲۰۲)

ابن مبارک نے اس کے متابع بیان کی ہے محمد بن اسحٰق سے۔

باب ۱۰

بدر میں قتال کی ابتداء اور جنگ پر آمادہ کرنا کیوں کر ہوا تھا؟

(۱) ہمیں خبر دی ابومحمد عبداللہ حافظ بن یوسف اصفہانی نے، ان کو خبر دی ابوسعید بن اعرابی نے، ان کو حسن بن محمد زعفرانی نے، ان کو شبابہ نے، ان کو اسرائیل نے ابواسحٰق سے، اس نے حارثہ سے، اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے۔ وہ فرماتے ہیں کہ جب ہم لوگ مدینے میں آئے تو ہم نے مدینے میں پھل استعمال کئے لہٰذا ہمیں مدینے کی فضا و آب وہوا موافق نہ آئی، بیمار ہو گئے ہمیں شدید بخار ہو گیا۔ اور حضور ﷺ بدر کے بارے میں معلومات کر رہے تھے۔ جب ہمیں خبر ملی کہ مشرکین (ہم سے لڑنے کے لئے) آرہے ہیں تو رسول اللہ ﷺ بدر کی طرف روانہ ہو گئے۔ بدر ایک کنواں تھا لہٰذا ہم لوگوں نے مشرکین کے وہاں پہنچنے سے قبل پہل کی بدر پہنچنے میں۔ ہم نے وہاں دو آدمیوں کو پایا ایک آدمی قریش کا تھا دوسرا عقبہ بن ابومعیط کا غلام تھا۔ قریشی تو غائب ہو گیا وہاں سے باقی رہا عقبہ بن ابومعیط کا غلام سو اس کو ہم نے پکڑ لیا۔ ہم نے اس سے پوچھا

کہ اس طرف آنے والے قریشی کے لوگ کتنے ہیں؟ اس نے بتایا کہ اللہ کی قسم بہت بڑی تعداد میں ہیں۔ان کا شدید خطرہ ہے جب اس نے یہ بات بتائی تو مسلمانوں نے اس کی پٹائی شروع کر دی اور اس کو نبی کریم ﷺ کے پاس لے گئے۔ حضور ﷺ نے وہی سوال کیا کہ قریشی کتنی تعداد میں آرہے ہیں؟ اس نے بتایا کہ اللہ کی قسم بہت بڑی تعداد میں ہیں۔ان کی جنگ سخت ہوگی۔ نبی کریم ﷺ نے کوشش کرلی کہ وہ پوری تعداد بتادے مگر اس نے نہیں بتائی تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کہ وہ کتنے اُونٹ ذبح کرتے ہیں روزانہ۔اس نے بتایا کہ ہرروز دس اونٹ ذبح کرتے ہیں تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ وہ لوگ ایک ہزار افراد ہیں ایک اونٹ ایک سو بندوں کے لئے ہوتا ہے۔

اس کے بعد ہمیں رات کو بارش آن پہنچی ہم لوگ درخت کے نیچے چلے گئے اور خیمے تلے۔ہم اس کے ساتھ بارش سے بچاؤ کرنے لگے۔ حضور ﷺ نے ساری رات اپنے رب سے دعا کرنے میں گزار دی تھی۔ آپ ﷺ بار بار یہ کہتے رہے اے اللہ اگر آپ نے اس مٹھی بھر جماعت کو ہلاک کر دیا تو زمین پر آپ کی عبادت نہیں ہوگی۔ جب صبح ہوگئی تو حضور ﷺ نے اعلان کیا کہ نماز قائم ہو رہی ہے۔لوگ درخت کے نیچے سے چلے آئے اور جھف سے حضور ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی اور قتال پر اُبھارا۔اس کے بعد فرمایا بے شک قریش کی جماعت اس سرخ پہاڑ کے پاس ہوگی۔جب مشرک قوم ہمارے قریب آئی اور ہم نے ان کے سامنے صف بندی کی۔ایک آدمی ان میں سے قوم میں چل رہا تھا ایک اونٹ پر۔حضور ﷺ نے فرمایا اے علی، حمزہ کو میرے پاس بلا کر لاؤ۔وہ ان مسلمانوں میں سے مشرکین کے اس سرخ اُونٹ پر سوار کے زیادہ قریب تھے (حمزہ)۔اور اس بات کے لئے زیادہ موزوں تھے کہ ان سے کیا بات کرنی ہے پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر ہے قوم میں کوئی ایک جو خیر کا امر کرتا ہے تو قریب ہے کہ وہ صاحب ہو۔

اتنے میں حمزہ آ گئے انہوں نے بتایا کہ وہ عقبہ بن ربیعہ ہے اور وہ منع کر رہا ہے قتال سے۔اور ان سے کہہ رہا ہے اے میری قوم! میں نے ان لوگوں کو دیکھا ہے کہ وہ موت کو گلے لگانا چاہتے ہیں۔تم لوگ ان کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے جبکہ تمہارے اندر سردار اور چیدہ لوگ موجود ہیں۔ اے میری قوم! تم لوگ اس معاملے کو مجھ پر رکھ دو اور یہ کہہ دو کہ عقبہ نے بزدلی دکھائی ہے جب کہ تم لوگ اچھی طرح جانتے ہو کہ میں تم میں سے بزدل نہیں ہوں۔ابوجہل نے یہ بات سنی تو بولے عقبہ کیا تم یہ بات کہہ رہے ہو اللہ کی قسم اگر تیرے سوا کوئی اور اس بات کو کہتا تو میں اس کو کچا چبا جاتا لگتا ہے کہ تیرا سینہ خوف سے بھر چکا ہے۔عقبہ نے کہا کہ کیا آپ کی مراد مجھ سے ہے اے اپنی سرین کو پیلا کرنے والے (نہایہ میں ہے کہ یہ کہہ کر اس نے اس کی بیٹی کے ساتھ تہمت لگائی تھی۔دوسری توجیہ یہ ہے کہ وہ خود اپنی سرین پر زعفران ملتا تھا۔تیسری توجیہ یہ ہے کہ وہ محاورہ ہے جو مالدار اور آسودہ حال شخص کے لئے بولا جاتا ہے جس کو سختیوں کے تجربات نہ ہوئے ہوں)۔

عقبہ نے کہا عنقریب آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ ہم میں سے کون بزدل ہے۔ چنانچہ عقبہ مقابلے کے لئے باہر آیا اور اس کا بھائی اور اس کا بیٹا ولید بیک وقت غیرت کھا کر۔انہوں نے اعلان کیا کون ہمارے مقابلے پر آئے گا۔اتنے میں ایک انصاری شیبہ کے مقابلے پر آیا تو عقبہ نے کہا کہ نہیں ہم ان سے نہیں لڑنا پسند کریں گے بلکہ ہمارے مقابلے پر ہمارے چچا زاد سے کوئی ہمارے سامنے آئے بنو عبدالمطلب میں سے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے علی اُٹھئے، اے حمزہ اُٹھئے، اے عبیدہ بن حارث۔لہٰذا قتل کر دیا عقبہ اور شیبہ ربیعہ کے بیٹوں کو اور ولید بن عقبہ کو اور عبیدہ بن حارث زخمی ہو گئے تھے۔ہم لوگوں نے ان میں سے ستر کو قتل کیا اور ستر کو قیدی بنایا۔ چنانچہ انصار میں سے ایک آدمی جو چھوٹے قد کا تھا وہ بنو ہاشم کے ایک آدمی کو قیدی بنا کر لے آیا۔اس قیدی نے کہا اللہ کی قسم اس نے مجھے قید نہیں کیا اللہ کی قسم اسی شخص نے قید کیا ہے جو چہرے کے اعتبار سے سب لوگوں سے زیادہ خوبصورت تھا۔اس کی کنپٹیوں کے بال صاف تھے، وہ سفید و سیاہ گھوڑے پر سوار تھا۔ مجھے وہ ان تمام لوگوں میں نظر نہیں آرہا۔اس انصاری نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں نے اسے قید کیا ہے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم چپ ہو جاؤ، اللہ نے تیری تائید فرمائی تھی معزز فرشتے کے ذریعے۔ حضرت علی ﷺ نے فرمایا ہم نے بنو عبدالمطلب میں سے عباس کو اور عقیل کو اور نوفل بن حارث کو قید کیا تھا۔(مسند احمد ۱/۱۱۷۔الزوائد للھیثمی ۶/۷۵۔البدایۃ والنہایۃ ۳/۲۷۷۔۲۷۸)

عمیر بن وہب کو جاسوسی کے لئے بھیجنا .... (۲) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ،ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے ،ان کو احمد بن عبدالجبار نے ،ان کو یونس نے ،ان کو ابن اسحٰق نے ،ان کو ان کے والد اسحاق بن یسار نے انصار کے شیوخ میں سے۔ انہوں نے کہا کہ قریش نے بدر والے دن عمیر بن وہب کو بھیجا اور انہوں نے کہا تھا کہ تم ہمیں اصحاب محمد ﷺ کا جائزہ لے کر بتاؤ۔ چنانچہ وہ لشکر کے گرد گھوم گیا گھوڑے پر سوار ہو کر، پھر وہ اس کے پاس لوٹ گیا۔ اس نے بتایا کہ تین سو پچاس ہیں یا کچھ کم وبیش ہیں لیکن تم لوگ میرا انتظار کرو میں وادی میں دیکھ کر آتا ہوں کیا پیچھے ان کی مدد میں اور ہیں یا کمین گاہ میں۔ اس نے وادی چھان ماری ،غور سے دیکھا پھر آکر بتایا کہ مجھے کچھ بھی نظر نہیں آیا لیکن سنوا ے جماعت قریش میں نے بلائیں دیکھیں ہیں (بلایا بلیۃ کی جمع ہے)۔ ایک سواری یا ایک اُونٹنی کو کہتے تھے جس کو کسی میت کی قبر پر باندھ دیتے تھے۔ نہ اسے چارہ دیا جاتا تھا نہ پانی یہاں تک کہ وہ مرجاتی)۔

بعض عرب جو بعث کے قائل تھے وہ عقیدہ رکھتے تھے کہ اس قبر کا مردہ اسی پر اُٹھایا جائے گا)۔ عمیر نے کہا تھا کہ میں نے بلایا دیکھی ہیں جو مُردہ کو اٹھائی ہوئی ہیں اور اونٹ ہیں جو موت ثابت کو اٹھائے ہوئے ہیں۔ میں نے ایسی اقوام دیکھی ہیں جن کے پیچھے کوئی ٹھکانہ نہیں اور ان کا تحفظ بس ان کی تلواریں ہیں اور بس۔ نہیں اللہ کی قسم میں نہیں دیکھتا کہ آدمی قتل ہوتا ہے جب وہ اپنے جیسے کو خود قتل کر لے۔ جب وہ اپنے برابر تعداد میں لوگوں کو قتل کر لیں (یعنی تم میں سے) تو اس کے بعد زندہ رہنے میں کوئی خیر نہیں ہے۔ باقی آپ لوگ اپنی رائے دیکھ لو۔

(سیرۃ ابن ہشام ۲/ ۲۶۱-۲۶۲)

ابن اسحٰق نے کہا اسی اسناد میں جو مذکور ہوئی ہے البتہ قصۂ بدر ہے اور تحقیق ہم نے اس کو ذکر کیا ہے پہلے کہ جب حکیم بن حزام نے یہ بات سنی تو وہ چل کر لوگوں کے پاس گیا اور وہ جا کر عقبہ بن ربیعہ سے ملا اور کہنے لگا اے ابوالولید آپ قریش کے بڑے ہیں اور سردار ہیں اور ایسے مقام پر ہیں کہ آپ کی ہر بات مانی جاتی ہے۔ کیا آپ ایسی بات مانیں گے جس کے بعد آپ آخر وقت تک خیر وعافیت سے رہ جائیں؟ اس نے کہا وہ کیا ہے؟ حکیم نے کہا آپ لوگوں کو واپس لے جائیں اور اپنے حلیف عمرو بن الحضرمی کے خون بہا دینے کی ذمہ داری آپ لے لیں۔

عقبہ نے کہا ٹھیک ہے یہ تو میں مان لیتا ہوں لیکن تم جاؤ ابن حنظلیہ کے پاس یعنی ابوجہل کے پاس۔ اس کے بعد عقبہ لوگوں کو خطاب کرنے کھڑا ہوا۔ اے قریش کی جماعت! تم لوگ اللہ کی قسم کیا کرو گے محمد سے اور ان کے اصحاب سے ٹکرا کر۔ حالانکہ اللہ نے تمہارے قافلے کو تجارت دی ہے اور تمہارے مال بھی بچا لئے ہیں اب تمہیں ضرورت نہیں ہے کہ تم بے مقصد امر میں چلو۔ تم لوگ نکلے تھے اس لئے کہ تم اپنے قافلے کو بچاؤ اور اپنے مالوں کو بچاؤ وہ کام ہو گیا تو اب تم لوگ بزدلی کا الزام محمد پر ڈال دو اور واپس لوٹ چلو۔ اللہ کی قسم اگر تم لوگ محمد سے ٹکراؤ گے تو ہمیشہ ایک دوسرے کی نظروں میں بُرے بن جاؤ گے کیونکہ کوئی اپنے چچا کے بیٹے کو مارے گا کوئی ماموں کے بیٹے کو یا کسی دوسرے اپنے خاندان کے بندے کو۔ لہٰذا واپس لوٹ چلو اور محمد کے اور سارے عرب کے درمیان تخلیہ چھوڑ دو اگر وہ یعنی عرب آپ کو نقصان پہنچائیں گے تو یہ وہ بات جو تم چاہتے ہو اور اگر کوئی اس کو نقصان پہنچائے تو تم تو اس سے بچ کر نکل جاؤ گے تم کسی غیر ضروری امر کے درپے نہیں ہو گے۔

حکیم بن حزام کہتے ہیں کہ میں ابوجہل کے پاس چلا گیا۔ میں نے جا کر کہا، اے ابوالحکم! مجھے عقبہ بن ربیعہ نے آپ کے پاس بھیجا ہے اور وہ ایسے ایسے کہہ رہے ہیں کہ ہم واپس چلے جائیں۔ ابوجہل نے خوب پھنکارتے ہوئے کہا کہ اللہ کی قسم! محمد نے اس پر جادو کر دیا ہے جب اس نے اس کو دیکھا تھا تو اس پر جادو ہو گیا ہے، جیسے اس نے محمد کو اور اس کے اصحاب کو دیکھا ہے۔ ہر گز نہیں ایسے نہیں ہو سکتا۔ ہم واپس نہیں جائیں گے حتیٰ کہ اللہ ہمارے اور محمد کے درمیان فیصلہ کر دے۔ کیا ہو گیا ہے عقبہ کو کہ اس نے ایسی بات کہی ہے۔ بلکہ بات یہ ہے کہ محمد اور اس کے اصحاب اُونٹ کا گوشت کھا رہے ہیں اور ان میں اس کا بیٹا بھی ہے اس لئے وہ تم سب کو ڈرا رہا ہے۔

(سیرۃ ابن ہشام ۲/ ۲۶-۲۷۳)

اس کے بعد ابوجہل نے) عمرو بن الحضرمی کے بھائی) عامر بن الحضرمی کے پاس پیغام بھیجا کہ تمہارے حلیف عقبہ کا یہ حال ہے کہ وہ لوگوں کو واپس لے جانا چاہتا ہے (وہ چاہتا ہے کہ ہم تیرے بھائی کا بدلہ نہ لیں)۔اور میں تیرا بدلہ اور قصاص تیری نظروں کے سامنے دیکھ رہا ہوں تو اُٹھ کھڑا ہو۔لوگوں کو اپنے عہد کی یاد دہانی کرا،اور اپنے بھائی کا قتال یاد دلا۔ چنانچہ عامر حضرمی کھڑا ہو گیا،اس نے منہ سے کپڑا ہٹایا پھر وہ چیخا،اے عمرو ہے عمرو۔ چنانچہ اس کے بعد جنگ گرم ہو گئی یعنی برپا ہو گئی شروع ہو گئی اور لوگوں کا معاملہ خراب ہو گیا اور وہ جس شرارت پر تھے اس کو اس پر مزید پکا کر دیا اور لوگوں کی رائے خراب ہو گئی۔جس رائے کی طرف اس نے لوگوں کو بُلایا تھا۔

ابوجہل کا یہ قول جب عقبہ کو پہنچا اس نے گردن کی رگیں پھلاتے ہوئے کہا،عنقریب پیتل کے چوتڑوں والا دیکھ لے گا (یعنی ابوجہل) کہ ہم میں سے کون بزدل تھا جس نے اپنی قوم کو مروایا تھا، میں یا وہ۔

اس کے بعد عقبہ بن ربیعہ نے لوہے کا خود مانگا سر پر رکھنے کے لئے ،مگر بدقسمتی سے اس کے لئے کوئی خود بھی نہ مل سکا جو اس کے سر پر پورا آسکے کیونکہ اس کا سر بڑا تھا۔ چنانچہ اس نے اپنی چادر سر پر لپیٹ لی تھی اور قریش کے کچھ حواری آئے۔انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے پانی کے حوض سے پانی پیا،ان میں حکیم بن حزام بھی تھے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ چھوڑ وان کو۔جس جس نے بھی ان میں سے پانی پیا تھا وہ سارے مارے گئے تھے سوائے حکیم بن حزام کے وہ قتل نہیں ہوئے تھے اور اس کے بعد وہ مسلمان ہو گئے تھے۔اسلام کو اچھا کر دکھایا۔وہ جب بھی کوئی بات ہوتی تو کہتے تھے،قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے بدر والے دن بچا لیا تھا۔(سیرۃ ابن ہشام ۲/۲۶۳۔۲۶۴)

وہ کہتے ہیں کہ جب اسود بن اسود نے حوض دیکھا تو کہا اللہ کی قسم !میرا جانا ہوا، جا کر یا تو حوض کو توڑ دیتا ہوں یا میں اس سے قبل مارا جاؤں گا اور وہ آدمی سخت خو تھا اس نے یہ قسم کھائی تھی بد اخلاق تھا۔وہ حوض کو توڑنے کے لئے نکلا۔ادھر سے ان کی طرف حمزہ بن عبدالمطلب نکلے۔انہوں نے اس کو مارا اور انہوں نے نصف پنڈلی سے اس کا پیر کاٹ دیا حالانکہ ابھی وہ حوض تک نہیں پہنچا تھا اور وہ پیٹھ کے بل گر گیا۔اس نے اپنا خون آلود پیر اپنے ساتھیوں کی طرف پھینک دیا اور وہ حوض کی طرف گھسٹنے لگا حتیٰ کہ وہ حوض میں جا پڑا اپنی قسم پوری کرنے کے لئے۔حضرت اس کے پیچھے بھاگے اس کو مارنے کے لئے یہاں تک کہ انہوں نے جا کر اس کو حوض کے اندر ہی قتل کر دیا، یہ مشرکین میں سے پہلا مقتول تھا بدر میں۔

(سیرۃ ابن ہشام ۲/۲۶۴۔۲۶۵)

(۳) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو یحییٰ بن ابوطالب نے، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی اسحاق بن منصور نے، ان کو اسرائیل نے ابواسحاق سے، اس نے ابوعبیدہ سے، اس نے عبداللہ بن منصور سے، وہ کہتے ہیں کہ مشرکین ہم لوگوں کی نظروں میں بدر کے دن قلیل بتائے گئے تھے حتیٰ کہ میں نے ایک آدمی سے کہا تھا جو ہمارے پہلو میں کھڑا تھا کہ آپ ان کو دیکھتے ہیں کہ یہ ستر افراد ہوں گے؟ اس نے کہا کہ میں ان کو سمجھتا ہوں کہ یہ ایک سو ہوں گے۔کہتے ہیں کہ ہم نے مشرکین کے ایک آدمی کو قید کیا تھا، میں نے اس سے پوچھا کہ تم لوگ کتنے ہو؟ اس قیدی نے بتایا کہ ہم لوگ قریش ایک ہزار ہیں۔

☆☆☆

باب ۱۱

نبی کریم ﷺ کا یوم بدر میں قتال پر لوگوں کو اُبھارنا

اوراس دن کی جنگ کی شدت

(۱) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے ،ان کو العباس محمد بن یعقوب نے ،ان کو محمد بن اسحاق صغانی نے ،ان کو ابوالنضر نے ،ان کو سلیمان بن مغیرہ نے ثابت سے ،اس نے انس بن مالک سے ،وہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے لبسبس کو جاسوس بنا کر بھیجا تھا کہ وہ دیکھ کر آئے کہ ابوسفیان کا قافلہ کیا کررہا ہے؟ وہ جب واپس آیا تو گھر میں میرے سوا کوئی اور نہیں تھا اور رسول اللہ کے سوا۔ کہا کہ میں نہیں جانتا کہ اس نے حضور کی بعض عورتوں کو مستثنیٰ کہا تھا۔اس نے رسول اللہ ﷺ کو بات بتائی۔حضور باہر آئے آپ نے لوگوں سے اس بارے میں بات کی۔آپ نے فرمایا کہ ہماری طلب ہے اور ضروریات ہیں جس کے پاس سواری ہو سوار ہونے کے لئے وہ ہمارے ساتھ چلے۔کچھ لوگ آپ سے اجازت مانگنے لگے اپنی سواریوں کی جو بالائی مدینے میں تھیں۔آپ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ وہ لوگ چلیں جن کی سواریاں فی الحال موجود ہیں۔

حضور ﷺ اور آپ کے اصحاب مدینے سے روانہ ہو کر مشرکین سے قبل بدر میں پہنچ گئے (وہاں پر پانی کا وافر انتظام تھا اور مشہور منزل بھی دونوں فریقوں نے وہیں پہنچنا تھا) مشرکین بھی آگئے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی آدمی بھی کسی کام سے نہ اُٹھے یہاں تک کہ میں خود بتاؤں گا۔مشرکین قریب آگئے تو رسول اللہ ﷺ نے اعلان فرمادیا اُٹھو جنت کی طرف لپکو جس کا عرض آسمان وزمین کی طرح فراخ ہے۔

اتنے میں عمیر بن حمام انصاری نے عرض کی ،یارسول اللہ! کیا واقعی جنت کی وسعت ارض وسماء کے برابر ہے؟ فرمایا ،جی ہاں۔اس نے کہا بس بس بڑی بات ہے بڑی بات ہے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم نے یہ لفظ بخ بخ کیوں کیا؟ اس نے بتایا کہ کچھ نہیں یارسول اللہ! بس اس امید پر کہ میں بھی اہل جنت میں سے ہوں گا۔رسول اللہ ﷺ نے عمیر سے کہا واقعی تو اہل جنت سے ہے۔اتنے میں اس نے اپنی تھیلی میں خشک کھجوریں نکالیں اور ان کو کھانے لگا اور کہنے لگا اگر میں زندہ رہا تو میں اپنی یہ کھجوریں کھاؤں گا زندگی بڑی پڑی ہے۔

یہ کہہ کر اس نے وہ کھجوریں پھینک دیں جو اس کے پاس تھیں اور اس نے مشرکین سے قتال شروع کیا حتیٰ کہ قتل ہوگیا۔

اس کو مسلم نے صحیح میں روایت کیا ہے ابوبکر بن ابوشیبہ سے اور ایک جماعت ابوالنضر سے۔

(البخاری۔کتاب الامارۃ۔باب ثبوت الجنۃ للشہید الحدیث ص ۱۴۵)

(۲) ہمیں خبر دی ابومحمد بن یوسف اصفہانی نے ،ان کو خبر دی ابوسعید بن اعرابی نے ،وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی حسن بن محمد زعفرانی نے ،ان کو عمرو بن محمد عنقری نے ،وہ کہتے ہیں کہ ان کو حدیث بیان کی اسرائیل نے ابواسحاق سے ،اس نے حارثہ بن مضرب سے ،اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ،وہ کہتے ہیں جب یوم بدر آیا تو ہم لوگ مشرکین سے بچنے کے لئے رسول اللہ کا سہارا لیتے تھے آپ سخت جنگجو تھے یعنی سب لوگوں سے زیادہ جنگجو تھے۔(مسندامام احمد ۱/۱۲۶)

کہتے ہیں کہ ہمیں حدیث بیان کی حسن نے ،ان کو حدیث بیان کی شبابہ نے ،ان کو اسرائیل نے ،اس نے ذکر کی اس کی مثل اور اس میں اس نے اضافہ کیا ہے (مقابلے کے لئے) رسول اللہ ﷺ سے مشرکین کے سب سے زیادہ قریب اور کوئی نہیں ہوتا تھا۔

(۳)　ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو خبر دی ابوالحسن احمد بن محمد بن عبدوس نے، ان کو عثمان بن سعید دارمی نے، ان کو احمد بن عبداللہ بن یونس نے، ان کو عبدالرحمٰن بن غسیل نے عباس بن سہل بن سعد حمزہ بن ابوالسید ساعدی سے، اس نے اپنے والد سے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ جب بدر میں باہم ٹکرائے تھے مشرکین کے ساتھ تو رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا تھا کہ جب وہ تمہارے قریب ہوں (یعنی تمہاری رینج میں ہوں) جب ان کو تیر مارنا (کہ کہیں خواہ مخواہ ضائع نہ ہو) اور اپنے اپنے تیروں کو سیدھا رکھو (پہلے سے تیار رکھو)۔

(۴)　ہمیں خبر دی ابوعلی رودباری نے، ان کو ابوبکر بن درسہ نے، ان کو حدیث بیان کی ابوداؤد نے، ان کو احمد بن سنان نے، ان کو ابواحمد زبیری نے، ان کو عبدالرحمن بن سلیمان بن غسیل نے حمزہ بن اسد سے، اس نے اپنے والد سے، وہ کہتے ہیں کہ بدر والے دن جب ہم نے صف بندی کی (مشرکین کے ساتھ جہاد کرنے کے لئے) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ جب وہ تمہارے قریب آجائیں تو تم ان پر تیر چلا دینا اور اپنے تیروں کو سیدھا سامنے رکھو۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے عبداللہ بن محمد جعفی سے، اس نے ابواحمد زبیری سے۔

(کتاب المغازی۔ باب حدثنی عبداللہ محمد الجعفی۔ فتح الباری ۷/۳۰۶۔ مسند احمد ۳/۴۹۸)

بدر کے دن مہاجرین کا شعار .... (۵) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوالعباس محمد بن یعقوب نے، ان کو احمد بن عبدالجبار نے، ان کو یونس نے ابن اسحاق سے ان کو حدیث بیان کی عمر بن عبداللہ بن عروہ نے حضرت عروہ بن زبیر سے، وہ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے بدر والے دن مہاجرین کا شعار اور علامتی نشان یا نبی عبدالرحمٰن مقرر کیا تھا اور بنوخزرج کا شعار یا نبی عبداللہ اور قبیلہ اوس والوں کا شعار یا نبی عبیداللہ مقرر کیا تھا اور اپنے گھوڑے کا نام خیل اللہ رکھا تھا۔ (سیرۃ الشامیہ ۴/۶۹)

ابن سعد نے یہ اضافہ کیا ہے اپنی روایت میں کہ مجموعی شعار سب کے لئے یہ مقرر کیا تھا، یَا مَنْصُوْرَ أمت ۔

باب ۱۲

عتبہ بن ربیعہ اور اس کے دو ساتھیوں کا

میدانِ کارزار میں مقابلہ کا چیلنج کرنا اور اس موقع پر اللہ تعالیٰ کا اپنے دین کی نصرت کرنا

(۱)　ہمیں خبر دی ابوالقاسم عبدالرحمٰن بن عبداللہ حُرفی نے بغداد میں، ان کو حدیث بیان کی حمزہ بن محمد بن عباس نے، ان کو حسن بن سلام نے، ان کو عبیداللہ بن موسیٰ نے، ان کو اسرائیل نے، ان کو ابواسحاق نے حارثہ بن مضرب سے، اس نے حضرت علی ؓ سے، وہ کہتے ہیں کہ عتبہ مقابلے کے لئے سامنے آئے اور ان کے بھائی شیبہ اور ان کے بیٹے ولید غیرت کھا کر اُٹھے اور کہنے لگے کوئی ہے ہم سے مقابلہ کرنے والا۔ چنانچہ ان کے مقابلے کے لئے انصار میں سے چند نوعمر جوان سامنے آئے مگر عتبہ نے کہا کہ ہم ان سے نہیں لڑنا چاہتے بلکہ ہمارے ساتھ مقابلہ ہمارے چچازادوں میں سے یعنی بنوعبدالمطلب میں سے کوئی سامنے آئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اُٹھئے اے علی، اُٹھے حمزہ، اُٹھئے اے عبید بن حارث۔ چنانچہ اللہ نے قتل کیا عتبہ اور شیبہ اُمیہ کے بیٹوں کو اور ولید بن عتبہ کو اور زخمی ہو گیا تھا عبید بن حارث۔ (مسند احمد ۱/۱۱۷)

(۲)　ہمیں خبر دی ابوعلی رودباری نے، ان کو خبر دی ابوبکر بن درسہ نے ابوداؤد نے، ان کو ہارون بن عبداللہ نے، ان کو عثمان بن عمر نے، ان کو خبر دی اسرائیل نے، اس نے ان کو ذکر کیا اپنی اسناد کے ساتھ اور اسی مفہوم کے ساتھ۔ انہوں نے اضافہ کیا ہے۔ حمزہ آئے عتبہ کے

مقابلے کے لئے اور میں آیا شیبہ کے لئے عبیدہ اور ولید میں دوضربوں کا تبادلہ ہوا۔ دونوں میں سے ہر ایک نے دوسرے کو بوجھل کر دیا پھر ہم لوگ ولید پر بل پڑے اسے قتل کر دیا اور عبید کو ہم نے اُٹھالیا۔

حضرت حمزہ کا شیبہ کو قتل کرنا .... (۳) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو ابوالعباس محمد یعقوب نے، ان کو احمد بن عبدالجبار نے، ان کو یونس نے، ان کو ابن اسحاق نے، ان سے جن سے قصہ بدر مروی ہے اس نے کہا، پھر عتبہ اور شیبہ اور ولید مقابلے کے لئے نکلے اور انہوں نے مقابلے کے لئے چیلنج دیا۔ لہٰذا اس کے مقابلے کے لئے انصار کے کچھ نوجوان سامنے آئے یعنی عوف اور معوذ عفرآء کے بیٹے اور ایک دوسرا آدمی جسے عبداللہ بن رواحہ کہا جاتا تھا۔ عتبہ نے ان لوگوں سے پوچھا کہ تم لوگ کون ہو؟ انہوں نے بتایا کہ ہم انصار کا گروہ ہیں، عتبہ ان لوگوں سے بولے کہ ہم کو آپ لوگوں سے کوسروکار نہیں ہے۔ اس کے بعد ان کے منادی نے اعلان کیا اے محمد! ہمارے مقابلے پر ہماری ہی کفو کے لوگوں کو نکالئے ہماری قوم میں سے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اُٹھئے اے حمزہ، اُٹھئے سے علی، اُٹھئے سے عبید۔ جب مقابلے کے لئے کھڑے ہوگئے اور ان کے قریب ہوئے تو مشرکین نے کہا جی ہاں عزت والے کفو تو ہیں۔ چنانچہ عبید نے عتبہ کو مقابلہ کیا، دونوں نے ایک دوسرے کو چوٹیں دیں اور ایک دوسرے کو مضبوط پکڑ لیا۔ اور حمزہ نے شیبہ کا مقابلہ کیا اور اس کو اس کی جگہ پر قتل کر دیا۔ اور علی نے ولید کا مقابلہ کیا اس نے اس کو بھی اسی جگہ قتل کر دیا۔ اس کے بعد دونوں نے پلٹ کر عتبہ پر حملہ کیا اور دونوں نے اس کو قتل کر دیا اور اپنے ساتھی کو زخمی حالت میں اُٹھالائے۔ اور سامان میں ان کی حفاظت کی۔ (سیرۃ ابن ہشام ۲/۲۶۵)

(۴) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ حافظ نے، ان کو خبر دی ابوجعفر محمد بن علی بن دحیم شیانی نے کوفے میں، ان کو احمد بن حازم بن ابوغرزہ نے، ان کو خبر دی عبیداللہ بن موسیٰ نے، ان کو سفیان بن سعید نے، ان کو ابوہاشم نے، ان کو ابومجلز نے قیس بن عباد سے، اس نے ابوذر سے، وہ کہتے ہیں کہ یہ آیت نازل ہوئی :

هذان خصمان اختصموا فی ربهم ۔ (سورۃ الحج : آیت ۱۹)

(یہ دو لڑنے والے ہیں جو اپنے رب کے لئے لڑ رہے ہیں)۔

فرمایا کہ یہ علی اور حمزہ اور عبید بن حارث۔ اور عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

بخاری و مسلم نے اس کو نقل کیا ہے صحیح میں حدیث ثوری سے۔ (بخاری کتاب التفسیر تفسیر سورۃ حج۔ باب ہذان خصمان اختصموا۔ فتح الباری ۸/۴۴۳)

(۵) ہمیں خبر دی ابوالحسین بن بشران نے، ان کو خبر دی اسماعیل بن محمد صفار نے، ان کو خبر دی محمد بن عبدالملک نے، ان کو یزید بن ہارون نے، ان کو سلیمان تیمی نے، ان کو ابومجلز نے قس بن عباد سے، وہ کہتے ہیں کہ علی حمزہ اور عبیدہ بن حارث اور عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ نے باہم مقابلہ کیا انہیں کے بارے میں یہ آیت اُتری :

هذان خصمان اختصموا فی ربهم ۔

(۶) ہمیں خبر دی ابوعبداللہ نے، ان کو ابوبکر بن عبداللہ وراق نے بغداد میں، ان کو ابراہیم بن عبیداللہ بصری نے، ان کو محمد بن اعلیٰ نے، ان کو معتمر بن سلیمان تیمی نے اپنے والد سے، اس نے ابومجلز سے، اس نے قیس بن عباد سے، وہ کہتے ہیں کہ علی بن ابوطالب نے انہوں نے کہا کہ میں پہلا شخص ہوں گا جو اللہ کے آگے قیامت کے دن خصومت کے لئے بحث کروں گا۔

کہتے ہیں کہ قیس نے کہا اس نے مذکورہ معنی اور مفہوم ذکر کیا ہے۔

بخاری نے اس کو روایت کیا ہے صحیح محمد بن عبداللہ رواشی سے، اس نے معتمر سے۔ (کتاب المغازی۔ باب قتل ابی جہل)

☆☆☆